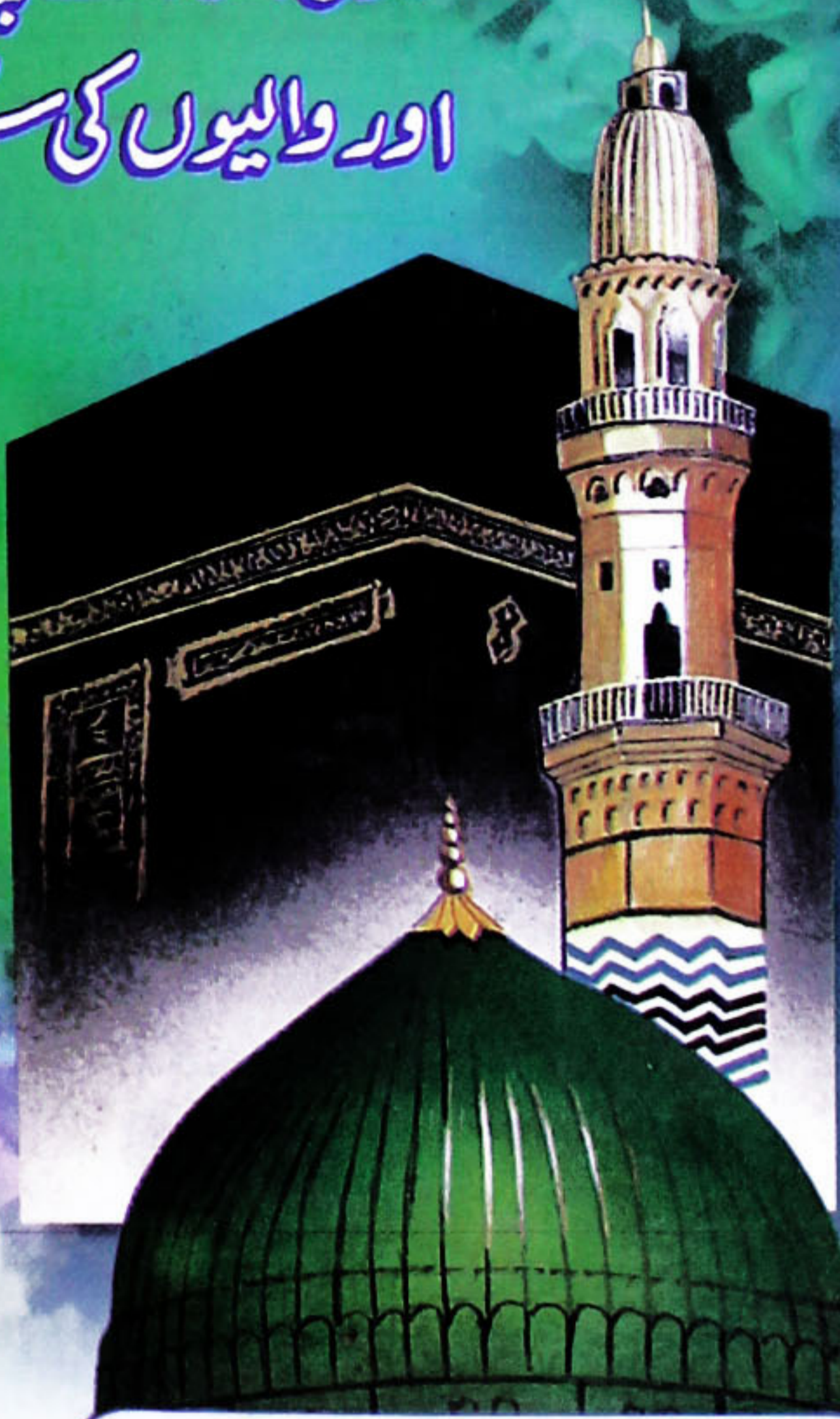


# مَدَنی گلدستہ

مَدَنی انعامات پر عمل کرنے والوں  
اور والیوں کی سہولت کے لیے



مکتبۃ الدینیہ

شہید مسجد کھارادر کراچی فون:

203311 2314045

E-Mail: [islam@paknet3.ptc.pk](mailto:islam@paknet3.ptc.pk)

[www.dawateislami.net](http://www.dawateislami.net)

3162



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى نَبِيِّ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دانت کا نام ہے

امیر اہلسنت کا رسالہ ”مدنی انعامات“ ولی اللہ بنانے والے اعمال کا

## مدنی کلامت

شیطان لاکھ سسہویہ لاکھ اسے منگول بڑھ لیجئے ان شاء اللہ  
عزوجل آپ اپنے لڑکیوں کو تمہیں انقلاب برپا ہوتا محسوس  
فرمائیں گے۔

امیر اہلسنت ”یقیناً وہ لوگ خوش نصیب ہیں جو مرنے سے قبل  
فرماتے ہیں موت کی تیاری کر لیتے ہیں۔“ زندگی برف کی طرح پگھلتی  
جا رہی ہے، موت اپنی تمام تر سختیوں سمیت پچھا کئے چلی آرہی ہے۔ عنقریب مرنا،  
اندھیری قبر میں اترنا اور اپنی کرنی کا پلٹ بٹھنا پڑے گا۔ یقیناً وہ لوگ خوش نصیب ہیں جو  
مرنے سے قبل موت کی تیاری کر لیتے ہیں۔

امیر اہلسنت نے دعوت اسلامی سے وابستہ اسلامی بھائیوں

کو ”۷۲“ اور اسلامی بہنوں کو ”۶۳“ مدنی انعامات بصورت سوالات اپنے رسالے کے ذریعے عطا فرمائے ہیں۔ اس میں آپ فرماتے ہیں کہ ”کاش! دیگر فرائض و سنن کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ان مدنی انعامات کو اپنی زندگی کا دستور العمل بنالیں کاش! تمام ذمہ داران دعوت اسلامی بھی اپنے اپنے حلقے میں ان کو عام کر دیں۔ اور ہر ایک اپنی قبر و آخرت کی بہتری کیلئے ان مدنی انعامات کو اخلاص کے ساتھ اپنا کر اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے جنت الفردوس میں مدنی آقا ﷺ کا پڑوسی بننے کا عظیم ترین انعام پالے۔“

چھپ چھپ کے جہاں سے کہ انہیں دیکھ سکوں میں  
جنت میں مجھے ایسی جگہ میرے خدا دے

آپ رسالہ ”مدنی انعامات“ کا مطالعہ فرمائیں گے تو اس میں اسلامی بھائیوں کے لئے ”۷۲“ مدنی انعامات کی فہرست میں ”۵۳“ متفرق انعامات کی ابتداء میں بقیہ لکھا ہے یہ اسلامی بہنوں کیلئے بھی ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ان میں ضروری ترمیم کر کے انہیں قبول کر کے اپنی دنیا اور آخرت کو بہتر بنانے میں مشغول ہو جائیں۔ آپ مزید ارشاد فرماتے ہیں۔ بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اور بہنو! نہایت سنجیدگی کے ساتھ اپنے کردار کا جائزہ لیجئے۔ اپنے گناہوں سے سچی توبہ کیجئے اور اپنے اندر از سر نو جوش ایمانی پیدا کیجئے اور یہ مدنی سوچ بنائیے کہ مجھے اپنی اور دنیا بھر کے لوگوں کی اصلاح کرنی ہے اگر ہم نے اللہ اور رسول عزوجل ﷺ کی محبت میں ڈوب کر اس مدنی کام کا بیڑا اٹھالیا تو اللہ اور رسول عزوجل ﷺ کے فضل و کرم سے ہمارا دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا۔

## مدنی انعامات کا فکری جائزہ

آئیں ہم شیطان کے تمام دسوس کو دور کرتے ہوئے نور کریں کہ ہمارا کتنے مدنی انعامات پر عمل ہے۔ اصل میں شیطان یہ محسوس کراتا ہے کہ اتنا تو عمل کرتے ہیں دینی کاموں میں معروف بھی رہتے ہیں پھر مزید یہ انعامات پر عمل کا سلسلہ کس طرح ممکن ہے۔ تو پیارے اسلامی بھائیو! اور اسلامی بہنو! امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ یہ تمام انعامات اضافی نہیں ہیں

الحمد لله اعزوجل ۲۰ مدنی انعامات تو مدنی ماحول کی برکت سے تنظیمی طور پر پہلے ہی سے نافذ ہیں اور جن کے بارے میں ماہانہ کارکردگی فارم کے ذریعے معلومات کا سلسلہ جاری ہے جس کی وجہ سے اکثر پر ہمارا عمل بھی ہے۔

مدینہ ① ہر ہفتہ داراجتماع میں آغاز ہی سے شریک ہو کر حتی الامکان نگاہیں نیچی کئے ہر بیان، ذکر و دعا اور صلوة و سلام میں شرکت فرماتے ہیں یا نہیں؟ اور ہر اجتماع میں بیان کے اہم نکات ڈائری میں تحریر فرماتے ہیں یا نہیں؟

مدینہ ② ہفتہ داراجتماع میں ساری رات مسجد میں (جمع حلقہ تہجد و نماز فجر، اشراق، چاشت) اعتکاف فرماتے ہیں یا نہیں؟ (حلقوں کے فوراً بعد سو جائیں یا عبادت کریں، باہر گھومنا اعتکاف نہیں۔)

مدینہ ③ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر کتنے نئے اسلامی بھائیوں سے ملاقات کا

شرف حاصل کر کے ان کا نام پتا اور فون نمبر حاصل کرتے ہیں؟ (کم از کم چار سے ملاقات اور کم از کم ایک کا پتا وغیرہ ضرور لیں پھر ان سے رابطہ بھی رکھیں۔)

مدینہ ④ یومِ تعطیل کے علاوہ ہفتہ میں کم از کم ایک بار علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت فرماتے ہیں یا نہیں؟ آپکو ”نیکی کی دعوت“ اور ”علاقائی دورہ“ کی اصطلاحیں یاد ہیں یا نہیں؟

مدینہ ⑤ ہفتے میں کم از کم ایک اسلامی بھائی کو مکتوب لکھتے یا لکھواتے ہیں یا نہیں؟ (مکتوب میں اپنی اصلاح اور مدنی قافلے میں سفر کی ترغیب دلائیں۔ فیضانِ سنت، نیکی کی دعوت اور رسالہ ”بھیانک اونٹ“ وغیرہ سے مدد مل سکتی ہے)

مدینہ ⑥ ہفتے میں کم از کم ایک بیان کی کیسٹ بیٹھ کر توجہ کے ساتھ سنتے ہیں یا نہیں؟ (اگر میسر ہو تو ہفتہ وار ”کیسٹ اجتماع“ میں شرکت فرمایا کریں۔)

مدینہ ⑦ ہفتہ وار یومِ تعطیل عصر تا مغرب مسجد میں اعتکاف کرتے ہیں یا نہیں؟ (اگر آپکے علاقے میں یہ سلسلہ نہ ہو تو ذیلی نگران سے مل کر شروع کروائیں ورنہ اکیلے اعتکاف فرمائیں۔)

مدینہ ⑧ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت پر مشتمل چار ورق پمفلٹ اور رسالے میں دیئے ہوئے مختلف ۱۲ مدنی پھول کے تمام صفحات ہر مہینے



(جب تک خلاف شرع کرنے کا حکم نہ دیں) اطاعت فرماتے ہیں یا نہیں؟

کسی ذمہ دار (یا عام اسلامی بھائی سے) اختلاف ہو جائے اور اصلاح کی

ضرورت محسوس ہو تو تحریری طور پر یا براہ راست مل کر

(دونوں صورتوں میں نرمی کیساتھ) سمجھانے کی کوشش فرماتے ہیں یا

معاذ اللہ عزوجل کسی اور پر اظہار کر بیٹھتے ہیں؟ (ہاں خود سمجھانے کی

جرات نہ ہو تو اس سے بڑے ذمہ دار کو شکایت کرنے میں مضائقہ

نہیں۔)

روزانہ کم از کم دو اسلامی بھائیوں سے ملاقات کر کے انہیں مدنی قافلے

میں سفر کی ترغیب دلاتے ہیں یا نہیں؟

سارا دن عمامہ شریف (نوکری یا دوکان وغیرہ پر نیز گھر کے اندر بھی)

زُلفیں، سنّت کے مطابق آدمی پنڈلی تک کرتا (سفید) سامنے جیب میں

نمایاں مشواک اور ٹخنوں سے اونچے پانچے کا معمول ہے یا نہیں؟

وزانہ دو درس (مسجد، گھر، دوکان، بازار، چوک وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیتے

یا سنتے ہیں یا نہیں؟

روزانہ مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں پڑھنے یا پڑھانے کا سلسلہ ہے یا نہیں؟

روزانہ مسجد محلّہ کی عشاء کی جماعت کے وقت سے دو گھنٹے (مثلاً عشاء کی



جماعت ۸ بجے ہو تو دس بجے) کے اندر اندر اپنے گھر پہنچ جاتے ہیں یا نہیں؟ (اجتماع، بڑی راتیں نیز رات کی ڈیوٹی والے مستثنیٰ ہیں)

مدینہ ۲۰) روزانہ صدائے مدینہ لگاتے ہیں یا نہیں؟ (نماز فجر کیلئے مسلمانوں کو جگانا دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں صدائے مدینہ لگانا کہلاتا ہے۔)

۲۲) انعامات میں سے اکثر انعامات تو شرعی طور پر مسلمان پر لازمی ہیں ان پر توجہ دے کر اپنا معمول نہ بنانے پر آخرت میں شدید پکڑ کی وعید ہے۔

مدینہ ۱) کیا آپ روزانہ پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرماتے ہیں؟

مدینہ ۲) ظہر، عصر اور عشاء کی سنت قبلیہ جماعت شروع ہونے سے قبل نیز جمعہ کی خطیب کے منبر پر بیٹھنے سے پہلے ادا فرمالتے ہیں یا نہیں؟

مدینہ ۳) ظہر، مغرب اور عشاء کے فرضوں کے بعد والے نوافل ادا فرماتے ہیں یا نہیں؟ (درس و بیان کے بعد بھی ادا کر سکتے ہیں)

مدینہ ۴) کیا آپ خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرنے کی سعی فرماتے ہیں؟

مدینہ ۵) یکسوئی کے ساتھ روزانہ کم از کم ۱۲ منٹ ”فکرِ مدینہ“ کرتے ہیں یا نہیں؟ (”فکرِ مدینہ“ میں ”مدنی انعامات“ کے مطابق آج کہاں تک عمل ہوا۔ نیز سفرِ مدینہ،

خاتمہ بالخیر، احوال قبر و حشر وغیرہ پر غور کرنا ہے۔)

مدینہ ۶) دُعایاں لگتے وقت خشوع و خضوع کیساتھ (یعنی دل و دماغ حاضر کئے روتے

ہوئے یا رونانہ آئے تو رونے جیسی صورت بنائے) نگاہیں نیچی اور ہتھیلیاں

آسمان کی طرف پھیلی ہوئی رکھتے ہیں یا نہیں؟

مدینہ ۷) زبان پر قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے فضول گوئی سے بچنے کی عادت ڈالنے کیلئے

روزانہ کچھ نہ کچھ گفتگو اشارے سے اور لکھ کر کرتے ہیں یا نہیں؟ (روزانہ

کم از کم چار بار کی ہوئی تحریری گفتگو کے حساب سے اس کے صفحات یا ان

کی فوٹو کاپیاں مجھے ہر ماہ ارسال فرمائیں۔)

مدینہ ۸) کیا آپ نے بہارِ شریعت یا رسائلِ عطاریہ حصہ اول سے پڑھ

یا سن کر اپنے وضو، غسل اور نماز درست کر کے کسی سنی عالم

یا کسی ذمہ دار مبلغ کو یاد دیا ہے؟

مدینہ ۹) کیا آپ نے درست مخارج کیساتھ کم از کم ایک بار قرآن پاک ناظرہ ختم کر لیا ہے؟

مدینہ ۱۰) کیا آپ کو اذان اور اس کے بعد کی دعاء، اقامت، سورۃ فاتحہ، قرآن

شریف کی آخری دس سورتیں دعائے قنوت، التجیات، درود

ابراہیم علیہ السلام اور کوئی ایک عربی دعایہ سب صحیح مخارج

کیساتھ زبانی یاد ہیں؟

مدینہ ۱۱) کیا آپ کو چھ کلمے، ایمان مفصل اور ایمان مجمل یہ سب ترجمے کے ساتھ زبانی یاد ہیں؟ اور کم از کم ہر پیر شریف کو یہ سب پڑھتے ہیں؟

مدینہ ۱۲) کیا آپ کو بالغ، نابالغ اور نابالغہ کے جنازے کی دعائیں اور تلبیہ یعنی لُتْبِیْکُ (ترجمے کے ساتھ) زبانی یاد ہیں؟ تمام سورتیں اور مذکورہ اذکار کسی قاری صاحب کو سنا کر ان کی تصدیق کی فوٹو کاپی ایک بار بھیجنا ضروری ہے۔ رسالہ ”نماز کا چور“ ص ۲۰ تا ۲۱۸ غور سے دیکھ لیں۔

مدینہ ۱۳) کیا آپ نے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی تمہید الا ایمان اور حُسامُ الْحَرَمِیْنِ پڑھا یا سُن لی ہیں؟

مدینہ ۱۴) کیا آپ نے بہارِ شریعت حصہ ۹ سے ”مُرْتَد کا بیان“ حصہ ۲ سے ”نجاتوں کا بیان“ اور کپڑے پاک کرنے کا طریقہ حصہ ۱۶ سے جھوٹ، غیبت، چُغلی، بَغْض و حَسَد، تکبر اور والدین کے حُقُوق کا بیان (اگر شادی شدہ ہیں تو حصہ ۷ سے ”مُحْرَمَات کا بیان اور حُقُوقُ الزَّوْجِیْنِ“ حصہ ۸ سے بچوں کی پرورش کا بیان، طلاق کا بیان، نِظہار کا بیان، طلاق کے کِنایہ کا بیان بھی) پڑھا یا سُن لیا ہے؟

مدینہ ۱۵) کیا فضول بارت منہ سے نکل جانے کی صورت میں فوراً نام ہو کر دُرُود

شریف پڑھنے کی عادت بنائی ہے؟

مدینہ ۱۶) کیا آپ ضروری گفتگو بھی کم سے کم الفاظ میں نمٹانے کی کوشش فرماتے ہیں؟

مدینہ ۱۷) سلام کا جواب اور چھینکنے والا الْحَمْدُ لِلَّهِ کہے تو اس کا جواب (يَرْحَمُكَ

اللَّهُ) فوراً اتنی آواز سے کہنا واجب ہے کہ سلام کرنے والا اور چھینکنے والا

سن لے۔ آپ کا اس مسئلہ پر عمل ہے یا نہیں؟ اگر جواب تاخیر سے دیا تب

بھی گنہگار ہوئے اور توبہ واجب۔ جب کبھی کوئی گناہ سرزد ہو جائے اس

صورت میں فوراً توبہ کر کے آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرتے ہیں یا نہیں؟

مدینہ ۱۸) آپ راہ چلتے وقت آنکھوں پر قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے حتی الامکان نیچی نگاہیں

رکھتے ہیں یا بلا ضرورت ادھر ادھر دیکھنے، سائن بورڈ وغیرہ پر نظر ڈالنے کی

عادت ہے؟

مدینہ ۱۹) کیا گاڑی میں سفر کرتے وقت شیشے وغیرہ سے ادھر ادھر دیکھنے کی عادت

ہے؟

مدینہ ۲۰) کسی سے بات کرتے وقت آپ کی نظر جھکی رہتی ہے یا جس سے بات کر

رہے ہیں اس کے چہرہ پر پڑتی رہتی ہے؟ (دوران گفتگو چہرہ پر نگاہ کاڑنا سنت نہیں۔)

مدینہ ۲۱) اپنے گھر کے برآمدوں سے (بلا ضرورت) باہر نیز کسی اور لے دروازوں وغیرہ سے ان کے گھروں کے اندر جھانکنے کی عادت تو نہیں؟

مدینہ ۲۲) نامحرم رشتے داروں نیز بھابھی سے معاذ اللہ بے تکلف ہو کر اور ہنس کر گفتگو کرنے کا گناہ تو نہیں کرتے؟ ان کے سامنے آنے سے کتراتے اور ان سے شرعی پردہ کرتے ہیں یا نہیں؟ (نامحرم رشتے داروں نیز دیور و جیٹھ اور بھابھی کے درمیان بے پردگی حرام ہے۔)

۲۴ مدنی انعامات کے ذریعے امیر اہلسنت نے کم وقت میں آسانی کے ساتھ دنیا اور آخرت بہتر بنانے کے طریقے عطا فرمانے ہیں۔

مدینہ ۱) آپ نے نماز پنجگانہ کے بعد نیز سوتے وقت کم از کم آیۃ الکرسی اور تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا پڑھنے کا معمول بنایا ہے یا نہیں؟

مدینہ ۲) ہر وقت باوجود زرتہ کی عادت بڑی ہے یا نہیں؟

مدینہ ۳) کیا آپ اپنے شجرہ کے کچھ نہ کچھ اور ادا پڑھنے کے عادی ہیں؟

مدینہ ۴) کیا آپ نے روزانہ کم از کم ایک ایک بار تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کرنے کی عادت بنائی ہے؟ (جن اوقات میں نوافل منع ہیں یہ نمازیں بھی نہیں پڑھ سکتے۔)

مدینہ ۵) کیا آپ روزانہ نماز اشراق و چاشت ادا فرماتے ہیں؟

مدینہ ۶) کیا روزانہ نماز ادا بین ادا کرتے ہیں؟ (درس کے بعد بھی پڑھ سکتے ہیں)

مدینہ ۷) کیا آپ روزانہ رات سورۃ الملك کی تلاوت فرماتے ہیں؟ (اگر سن لیں تب بھی الگ سے پڑھنا ہے۔)

مدینہ ۸) کیا آپ روزانہ بلا ناغہ تہجد پڑھتے ہیں؟ (جن کے

ذمے قضا عمری ہو ان کیلئے سنت غیر موکدہ اور نوافل کی جگہ

قضا نمازیں پڑھنا افضل ہے۔ مگر یہ نہیں ہونا چاہئے کہ قضا

عمری کے بہانے ان اوقات میں نہ قضا عمری ادا کریں نہ نفل

۔ یہ مسئلہ بھی ذہن میں رہے کہ قضا نماز کا دوسروں پر اظہار

کرنا گناہ ہے۔)

مدینہ ۹) روزانہ کم از کم ۳۱۳ بار درود شریف پڑھتے ہیں یا نہیں؟

مدینہ ۱۰) کیا آپ روزانہ کنز الایمان شریف سے کم از کم ایک رکوع

(مع ترجمہ و تفسیر) تلاوت فرماتے یا سنتے ہیں؟

مدینہ ۱۱) گھر میں مدنی ماحول بنانے کیلئے اسی رسالہ (مدنی انعامات) میں دیئے

ہوئے ”گھر میں مدنی ماحول بنانے کیلئے ۱۲ مدنی پھول“ کے مطابق عمل کرتے ہیں یا نہیں؟ (جب تک پورے ”۱۲“ پر عمل نہیں ہوگا جواب درست نہیں ہوگا۔)

مدینہ ۱۲) کیا آپ روزانہ سوتے وقت سرہانے اور سفر میں بھی سنت کے مطابق آئینہ، سرمہ، کنگھا، سوئی دھاگہ، مسواک، تیل کی شیشی اور قینچی ساتھ رکھتے ہیں؟

مدینہ ۱۳) بستر اور لباس تہ کر کے رکھتے ہیں یا نہیں؟ (بستر یا لباس پھیلا ہوا چھوڑ دیا جائے تو شیطن، تنہا کرتا ہے۔)

مدینہ ۱۴) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے، مسلمانوں کو سلام کرنے کی عادت بنائی ہے یا نہیں؟

مدینہ ۱۵) فیضان سنت (جدید) کے ص ۲۵۶ پر دیئے ہوئے طریقے کے مطابق (باہر اور گھر میں بھی) ”پردے میں پردہ“ کی عادت ڈالی ہے یا نہیں؟

مدینہ ۱۶) کیا آپ روزانہ ۱۲ منٹ کسی سنی عالم کی لکھی ہوئی کوئی اسلامی کتاب پڑھتے یا سنتے ہیں؟

مدینہ ۱۷) فیضان سنت کے ترتیب وار کم از کم چار صفحات کا (درس کے علاوہ) روزانہ مطالعہ

فرماتے ہیں یا نہیں؟

مدینہ ۱۸) آنکھوں کی حفاظت کی عادت بنانے کے لئے روزانہ سونے کے اوقات کے علاوہ کم از کم ۱۲ منٹ آنکھیں بند رکھتے ہیں یا نہیں؟

مدینہ ۱۹) روزانہ کم از کم ایک بار (بہتر یہ ہے کہ سونے سے قبل) دو رکعت "صلوۃ التوبہ" پڑھ کر دن بھر کے بلکہ سابقہ ہونے والے تمام گناہوں سے توبہ کر لیتے ہیں یا نہیں؟

مدینہ ۲۰) ہر پیر شریف (یا ہفتہ میں کم از کم کسی بھی ایک دن) کاروزہ رکھتے ہیں یا نہیں؟

مدینہ ۲۱) آپ گھر میں کم از کم تین راتیں (پانسک کی نہیں) کھجوری وغیرہ کی چٹائی پر سوتے ہیں یا نہیں؟

مدینہ ۲۲) ہفتہ میں کم از کم تین بار کھانے پینے میں مٹی کی پلیٹ اور مٹی کا پیالہ استعمال فرماتے ہیں یا نہیں؟

مدینہ ۲۳) کیا آپ ہر ماہ کسی سنی عالم (یا امام مسجد، مؤذن، خادم) کو ۱۱۲ روپے یا کم از کم ۱۲ روپے نذر کرتے ہیں؟ (نابالغ اپنی ذاتی رقم نہیں دے سکتے)

مدینہ ۲۴) کیا آپ نے فیضان سنت "رفیق الحرمین" اور میرے تمام رسائل (جو آپ کو معلوم ہیں) کا مطالعہ فرمایا ہے؟



۶ مدنی انعامات کے ذریعے امیر اہلسنت نے ہم میں اخلاقی نکھار پیدا کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔

مدینہ ۱ گھر میں بھی اور باہر بھی آپ کی مسخری اور طنز کرنے کی عادت تو نہیں؟  
(یہ عادتیں نکل جائیں گی جبھی جواب درست مانا جائے گا۔)

مدینہ ۲ (گھر میں یا باہر) غصہ آجانے کی صورت میں چپ سادھ کر غصہ کا علاج فرماتے ہیں یا بول پڑتے ہیں؟ (اعوذ باللہ وغیرہ پڑھ سکتے ہیں۔)

مدینہ ۳ (گھر میں یا باہر) ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ دوران گفتگو بات سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں ”ہیں؟“ ”کتے ہیں یا“ ”جی؟“ ”جی؟“ ”کہنا درست جواب ہے۔“

مدینہ ۴ آج کل اکثریت کا حال یہ ہے کہ دوران گفتگو بات سمجھ جانے کے باوجود بے ساختہ لفظ ”ہیں؟“ ”یا“ ”کیا؟“ بول کر سامنے والے کو خواہ مخواہ اپنی بات دوہرانے کی زحمت دیتے ہیں۔ خدا نخواستہ آپ کی تو یہ فضول عادت نہیں؟ (اس سوال پر اچھی طرح غور کر لیں شاید آپ بھی اس عادت کا شکار ہوں گے)

مدینہ ۵ ہر چھوٹے بڑے کو (گھر میں اور باہر بھی) حتیٰ کہ والدہ (اور اپنے بچوں اور ان کی اہلی) کو بھی ”تو“ ”کہہ کر مخاطب ہوتے ہیں یا“ ”آپ“ ”کہہ کر؟“ (پچھے سے بھی جمع کا صیغہ استعمال کریں مثلاً زید آبا تھا، کہتا تھا، کھڑا ہے وغیرہ کی جگہ زید بھائی آئے تھے، کہتے تھے، کھڑے ہیں وغیرہ۔)

مدینہ ۶ قہقہہ لگانا یعنی ہنسی میں اتنی آواز نکالنا کہ دوسرا موجود ہو تو سن لے لے یہ سنت نہیں۔ کیا آپ قہقہہ لگاتے ہیں؟

اس طرح غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے دنیا و آخرت کی بہ طریق کے خواہش مند ہر مسلمان کا ان انعامات پر عمل کرنا ضروری ہے۔

## اسلامی بھائی توجہ فرمائیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شیطن کی پہلی کوشش یہ ہوتی ہے کہ کوئی بھی رسالہ ”مدنی انعامات“ پڑھ نہ سکے اور دل میں یہ دوسرا ڈالتا ہے کہ یہ تو بہت ہی مشکل ہے۔ اس پر تو عمل کرنا ناممکن ہے۔ میں ۷۲ مدنی انعامات کے مطابق کس طرح عمل کر سکتا ہوں۔ پیارے اسلامی بھائیو! یہ شیطن کا خطرناک وار ہے جو ہمیں نیکیوں بھری زندگی گزارنے سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ اگر ہم کچھ توجہ دیں اور ان ”مدنی انعامات“ پر غور کریں تو ہمیں اندازہ ہوگا کہ ان کے مطابق عمل کرنا زیادہ مشکل نہیں ہے۔

### تعمیر و ترمیم

ہمیں روزانہ ۷۲ مدنی انعامات پر عمل نہیں کرنا بلکہ روزانہ صرف ۴۵ انعامات پر عمل کرنا ہے۔ اور دس انعامات تو ایسے ہیں جن پر پورے ہفتے میں صرف ایک بار عمل کرنا ہے اور چار (۴) انعامات ایسے ہیں جن پر مہینے میں ایک بار عمل کرنا ہے۔ ایک انعام پر سال میں صرف ایک بار عمل کرنا ہے اور بارہ (۱۲) انعامات تو ایسے ہیں جن پر زندگی بھر میں صرف ایک بار عمل کرنا ہے تو پیارے اسلامی بھائیو! یکس فور کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ان انعامات کو اپنے اوپر نافذ کرنا اتنا مشکل نہیں، جتنا محسوس ہوتا ہے اگر ہم اخلاص کے ساتھ کوشش کریں تو یہ انعامات ضرور حاصل کر سکتے ہیں۔ سیدنا ابراہیم بن لوطم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ”جو عمل دنیا میں جتنا دشوار ہوگا۔ ہر روز قیامت میزان میں اتنا ہی زیادہ وزن دار ہوگا“ جب ہم ہمت کر کے عمل شروع کر دیں گے تو ہو سکتا ہے ابتداءً مشکل محسوس ہو مگر پھر بتدریج ان شاء اللہ عزوجل آسان ہو جائیگا۔ ہر مشکل کام کا یہی اصول ہے۔ اگر آپ آئندہ صفحے پر دیئے ہوئے مدنی طریقے کو پوری توجہ سے پڑھ کر اس کے مطابق زندگی کے شب و روز گزارنے کی کوشش فرمائیں گے تو آسانی کیساتھ ان انعامات کی برکتیں حاصل کر سکتے ہیں۔

اسلامی بھائیوں  
کیلئے

۷۸۶

ضروریات

امیر اہلسنت ابو البلال مولانا محمد الیاس عطار  
قادری رضوی کے عطا کردہ ۷۲ مدنی انعامات پر عمل  
کرنیکا جذبہ رکھنے والے است ضرور پڑھیں۔

۴۵	یومیہ انعامات
۱۰	ہفتہ وار انعامات
۴	ماہانہ انعامات
۱	سالانہ انعام
۱۲	ہر بھر کے انعامات
۷۲	کل انعامات

تین تین دنوں میں پڑھ کر اسے شکر ہے

امیر اہلسنت فرماتے ہیں جو کوئی ان مدنی انعامات کے مطابق اِخْلَاص کے ساتھ اللہ عزوجل کی  
رضاکیلئے عمل کریگا تو وہ ان شاء اللہ عزوجل اللہ عزوجل کا ولی بن جائیگا۔ اور آپ اس کے لئے دُعا  
فرماتے ہیں کہ یا رب مصطفیٰ ﷺ جو تیری رضا کیلئے ان مدنی انعامات کے مطابق عمل کرے  
اسے اس سے پہلے موت نہ دے جب تک وہ چل مدینہ کی سعادت حاصل نہ کرے۔

(کاش! کہ ہم اپنا روزانہ کا معمول اس طرح بنالیں)

اللہ عزوجل ورسول ﷺ کے کرم سے روزانہ رات میں اگر ہم ① دو رکعت صلوٰۃ التوبہ  
پڑھ کر ہر وقت ② باوجود غور ہونے کی نیت کے ساتھ ③ تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا (۳۳ مرتبہ  
سُبْحَانَ اللَّهِ، ۳۳ مرتبہ الْحَمْدُ لِلَّهِ اور ۳۳ مرتبہ اللَّهُ أَكْبَرُ) اور آپ کے پڑھ کر یا کوئی کے  
ساتھ ④ فکرِ مدینہ ("فکرِ مدینہ" میں "مدنی انعامات" کے مطابق آج کہاں تک عمل  
ہوا نیز سفرِ مدینہ، خاتمہ بالخیر، احوالِ قبر و حشر وغیرہ پر غور کرنا ہے) کرتے ہوئے  
اپنے سر ہانے ⑤ سنت بکس جس میں (آئینہ، سُرمہ، کنگھا، سوئی دھماک، مسواک، تیل کی شیشی

اور قینچی) موجود ہو سفر میں بھی ساتھ لے جانے کی نیت کے ساتھ رکھ کر سو جائیں اور نیند سے بیدار ہونے پر ۶) بستر اور لباس ہمیشہ تہہ کر کے رکھنے کی نیت کے ساتھ تہہ کر لیں پھر کاش ہم ۷) تہہ اوضو کی نیت کیساتھ ۸) تہہ ادا کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو ۹) صدائے مدینہ

آسانی سے لگانے کی سعادت حاصل کر سکتے ہیں پھر مسجد میں داخل ہوں (جر کی سنتوں میں تحیۃ المسجد بھی آگئی۔ صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک نفل نہیں پڑھ سکتے) اور ۱۰) پہلی صف میں نماز فجر ادا کریں بعد فرض، تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا اور آیۃ الکرسی پڑھ لیں ہو سکے تو بعد نماز

۱۱) فیضان سنت سے درس ہو اور کم از کم دو اسلامی بھائیوں کو ۱۲) مدنی قافلے کی ترغیب دلانے کی

کوشش کریں پھر ۱۳) عمامہ شریف، زلفیں، سنت کے مطابق آدھی پنڈلی تک (سفید) کرتا

، سامنے کی جیب میں نمایاں مسواک اور ٹخنوں سے اونچے پانچوں پر سارے دن عمل کی

نیوٹوں کا عزم لئے ۱۴) کم از کم ایک، کوغ کنز الایمان شریف بمع ترجمہ و تفسیر اور ۱۵) چار

صفحات فیضان سنت کے پڑھنے یا سننے کا سلسلہ ۱۶) پردے میں پردہ کا اہتمام کرتے ہوئے رکھیں

۱۷) شجرہ شریف سے چند آواز بھی پڑھ لیں جب تک مسجد میں رہیں تو ۱۸) ضروری گفتگو بھی

کم سے کم الفاظ میں کریں اور لکھ کر یا اشارہ سے بات کرتے ہوئے ۱۹) نظریں جھکا کر

رکعتوں کی کوشش فرمائیں پھر ۲۰) اشراق و چاشت ادا فرمائیں۔

جیسا کہ (فیضان سنت میں امیر اہلسنت نقل کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "کہ جو فجر کی نماز باجماعت پڑھ کر ذکر اللہ

مزو جل کرتا رہا یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا پھر دو کہتیں پڑھے تو اسے پورے حج و عمرہ کا ثواب ملیگا۔ سبحن اللہ کتنا آسان نسخہ ہے حج و عمرہ کا ثواب لوٹنے کا پھر بھی جو سستی کرے وہ مقدر ہی کی بات ہے۔ ہمارے پیارے آقا ﷺ عموماً نماز اشراق ادا کر کے ہی مسجد شریف سے دو نٹ خانے پر تشریف لے جاتے تھے کبھی کبھی ہمیں بھی بلکہ ہمیشہ ہی اس سنت کو ادا کرنا چاہئے۔

الحمد للہ عزوجل امیر اہلسنت نے کسی پیاری حکمت کے ساتھ ہمیں مدنی انعامات کے ذریعے نماز اشراق تک رکنے کی میٹھی سنت ادا کرنے اور حج و عمرہ کا ثواب حاصل کرنے کا نیا طریقہ عطا فرمایا ہے۔ (۲۱) پھر نظریں نیچی کئے ہوئے گھر پہنچیں اور (۲۲) گھر میں مدنی

ماحول بنانے کیلئے ۱۲ مدنی پھولوں کے مطابق با آواز بلند سلام کریں اور والدین کو آٹا دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیں اور ان کے سامنے آواز پست رکھیں نظریں جھکائے واند کے ہاتھ اور داندہ کے پاؤں چوم لیں ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خلاف شرع نہ ہو فوراً کر ڈالیں گھرتیں کتنی ہی

ڈانٹ بلکہ مار پڑے زبان ہر گز نہ چلائیں ممکن ہو تو گھر میں صبح ہی صبح فیضانِ سنت سے درس ضرور دیں اور اپنے گھر والوں کی دنیا اور آخرت کی بہتری کیلئے دل سوزی کے ساتھ دعا بھی کرتے رہیں، (۲۳) غصہ آجانے کی صوت میں چپ سا دھ لینا، (۲۴) چھوٹے بڑے کیساتھ گفتگو

سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں ”جی“ کہنے کی عادت ڈالنا، (۲۵) بات سمجھنے کے باوجود اچانک ”ہیں“ یا ”کیا“ بول پڑنے کی فضول عادت نکالنا، (۲۶) نامحرم رشتہ داروں سے بھابھی سے بھی شرعی پردہ کرنا، (۲۷) فضول بات منہ سے نکل جانے پر نادم ہو کر درود شریف پڑھ لینا،

(۲۸) روزانہ سونے کے علاوہ کم از کم بارہ منٹ آنکھیں بند رکھنا، (۲۹) گاڑی میں سفر کرتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے کی عادت نکالنا، (۳۰) مذاق مسخری، طنز (۳۱) اپنے گھر کے برآمدوں سے بلا ضرورت باہر اور کسی کے دروازوں وغیرہ سے ان کے گھروں کے اندر جھانکے کی عادت نکالنا، (۳۲) گھر میں اور باہر بھی تو تکار سے گفتگو کرنے اور (۳۳) تہقہہ مارنے کی عادت نکالنے کی چکی نیت کے ساتھ مدرسے، اسکول، کالج، دوکان، یا زیوٹی وغیرہ پر جاتے ہوئے راستے میں (۳۴) عام مسلمانوں کو سلام کرتے ہوئے نیچی نگاہیں کئے درود پاک پڑھتے ہوئے پہنچیں تو ان شاء اللہ عزوجل تقریباً ۱۲ منٹ میں (۳۵) کم از کم ۳۱۳ بار درود شریف پڑھنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں اس طرح ہم تھوڑی سی توجہ دینے سے اپنے دن کا آغاز اللہ عزوجل اور پیارے آقا ﷺ کی رضا کیلئے امیر اہلسنت کی خواہش کی مطابقت کر سکیں گے اور ان شاء اللہ عزوجل ان کے عطا کردہ مدنی انعامات میں سے ۳۵ انعامات دن کے شروع ہوتے ہی حاصل کرنے میں کامیاب ہوں جائیں گے۔

واسطہ میریے پیرو مرشد کا  
مجھ کو تو متقی بنا یارب

پھر پورے دن بقیہ ۱۰ انعامات پر عمل کرنے کیلئے یاد دہانی کے (۳۶) ظہر، عصر اور عشاء کی سنت قبلہ (۳۷) ظہر، مغرب اور عشاء کے نوافل (۳۸) ہمیشہ تمام نمازیں خشوع و خضوع کی سعی کے ساتھ (۳۹) اور دعا بھی پورے آداب و کونوار سنتے ہوئے، (۴۰) روزانہ بلا ناغہ (باذان کے) مدرسہ المدینہ میں پڑھنے یا پڑھانے کا سلسلہ، (۴۱) کم از کم ۱۲ منٹ کسی سنی عالم کی کوئی

اسلامی کتاب کا مطالعہ (۴۲) عشاء کی جماعت کے وقت سے دو گھنٹے کے اندر اندر گھر پہنچنا ان تمام باتوں پر خصوصی توجہ کریں اور انہیں اپنے معمولات میں لانے کی کوشش فرمائیں۔

ہو سکے تو روزانہ مغرب سے عشاء کے درمیان (۴۳) بعد مغرب سلووا الاوائین (۴۴) اور سورۃ الملک پڑھنے کے ساتھ (۴۵) کم از کم چار مرتبہ تو لکھ کر گفتگو کر بی لیں تاکہ آئندہ مغرب تک مزید آسانی سے کئی مرتبہ لکھ کر گفتگو کرنے میں کامیاب ہو سکیں (پہلی صفحہ میں نماز تسبیح فالمر رضی اللہ عنہما آیۃ الکرسی پر دے میں پردہ کا اہتمام اور دیگر معمولات پورے دن کرنے پر ہی سوال پر عمل مانا جائے گا البتہ آغاز ان مدنی انعامات کا ہو جائے گا۔)

اس طرح ہم روزانہ کے مکمل ۴۵ انعامات حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے۔ تمام ذمہ داران کو چاہئے کہ اس مدنی طریقے کو تمام مساجد میں نافذ کرنے کی کوشش فرما کر اسکی خوب خوب برکتیں حاصل کریں امید ہے ہم سب مدنی انعامات کی دھوم مچانے والوں میں اپنے آپ کو ضرور شامل رکھیں گے ان شاء اللہ وعلیک

کاش ہم اپنا ہفتہ وار معمول کچھ اس طرح بنالیں

تمام اسلامی بھائی ہفتہ وار ۱۰ انعامات حاصل کرنے کیلئے (۱) کم از کم ہر پیر شریف کو نیکی کی دعوت میں ضرور شرکت فرمائیں یا کسی بھی دن علاوہ یوم تعطیل اس کے لئے وقت نکالیں (۲) اسی طرح پیر شریف یا ہفتے میں کسی بھی ایک دن روزورکھ لیں اور کم از کم شب پیر چھ لکھ، ایمان مفتکار اور ایمان بھنگل ضرور پڑھ لیں تاکہ یہ ہمیں یاد رہیں۔ ہفتہ بھر میں (۳) کم از کم

تین بار مٹی کے برتن میں کھانا کھانے اور ۴) کم از کم تین بار کھجور کی چٹائی پر سونے کا اہتمام فرمائیں۔ ۵) ہفتہ وار اجتماع میں حتیٰ الامکان نگاہیں نیچی کئے مکمل بیان ذکر و دعا اور صلوٰۃ و سلام میں شرکت فرمائیں اور بیان کے اہم نکات بھی ڈائری میں ضرور نوٹ کریں پھر ۶) کم از کم چار اسلامی بھائیوں سے ملاقات اور کم از کم ایک کاپتا و فون نمبر ضرور لیں ۷) اور ساری رات اعتکاف بھی فرمائیں پھر ۸) دوسرے دن عصر تا مغرب مسجد میں اعتکاف بھی کریں اور ۹) کم از کم کسی بھی ایک دن ایک بیان کی کیسٹ بیٹھ کر توجہ سے سن لیں۔ (زبے نصیب ہفتہ وار کیسٹ اجتماع شروع ہو جائے۔) ہر ہفتے (بروز بدھ) ۱۰) کم از کم ایک مکتوب ضرور تحریر کریں (جس کیلئے مدرسے میں پتہ لگانے اور تربیتی شہر اگاؤں کے اسلامی بھائیوں کے پتے اور فون نمبرز کی ڈائری مہیا ہو کہ اس کا تحریری کام میں بہت اہم کردار ہے) جو نہیں لکھ سکتے یا جنہیں خط لکھنے کا طریقہ نہیں آتا انہیں طریقہ سکھائیں یا پیشہ ور جامع انداز میں لکھ کر دیں اسلامی بھائیوں میں یہ عادت ڈالنا بہت ضروری ہے مکتوبات لکھنے یا لکھوانے کے معاملے میں اکثر اسلامی بھائی بہت گھبراتے ہیں جبکہ اسکے بہت جلد اور اچھے نتائج نکلتے ہیں مدرسے میں ایک اسلامی بھائی کی مدنی ڈیوٹی ہو کہ وہ دوسرے ہی دن فوراً تمام مکتوبات پوسٹ کر دے۔

کاش ہم ہر ماہ اور ۱۲ ماہ میں ایک بار کچھ اس طرح کولیں  
 ہمیں ہر ماہ میں چار اور سال میں ایک انعام پر عمل کرنا ہے تمام ذمہ داران اپنی مساجد میں مدنی ماہ کے پہلے جمعہ کو ہو سکے تو ہر بالغ اسلامی بھائی ۱۱۲ یا کم از



کم ۱۲ روپے کسی سنی عالم، امام مسجد، سوڈان یا خادم کو نذر کرے۔ (اجتماعی طور پر نذر نہ کریں) پھر ۲) اس رسالہ کے آخر میں دیئے ہوئے ۱۲ مدنی پھول اور علاقائی دورے کا طریقہ برائے نیکی کی دعوت پر مشتمل چار ورتی پمفلٹ مکمل پڑھ کر سنا میں اور اسکی اہمیت کو اجاگر کریں اور ۳) تمام اسلامی بھائیوں کا ہر ماہ تین دن (جہاں چار دن کا قافلہ ہے وہاں ہر دوسرے ماہ چار دن) کے سفر کیلئے مکمل ذہن بنائیں اور نام دیتے بھی نوٹ کریں بلکہ ۴) کم از کم ایک اسلامی بھائی کو قافلے میں سفر کیلئے ضرور تیار کریں اور خود بھی اس ماہ سفر کی پکی نیت کر لیں اور لازمی سفر بھی کریں کہ امیر اہلسنت فرماتے ہیں کہ "تربیتی قافلے دعوتِ اسلامی کیلئے دیڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں اور علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت قافلے چلانے کی مشین ہے۔"

اس طرح تھوڑا سا دھیان دینے سے ماہانہ چار انعامات پر پہلے ہفتہ ہی میں عمل کرنے کا موقع مل جائے گا اور پورے مہینے ان چار انعامات کیلئے ان شاء اللہ شیطان TENTION نہیں ڈال سکے گا کہ ابھی ہمیں عمل کرنا ہے کیونکہ اکثر کا آج کل آج کل ہی میں پورا مہینہ گزر جاتا ہے اور نیکی کی دعوت کا پرچہ و بارہ مدنی پھول نہیں پڑھ پاتے۔ اسلئے ماہانہ اس نشست سے انعامات پر عمل میں آسانی کے ساتھ ساتھ تنظیمی طور پر بھی نفع مند حاصل ہوگا۔ پھر بارہ ماہ میں ۳۰ دن کیلئے سفر کی بھی نیت کریں کہ نیت کرتے ہی تو اب فوراً لکھ دیا جاتا ہے ذمہ دار اپنا نام لکھوانے کے ساتھ ساتھ نئے اسلامی بھائیوں کو بھی رغبت دلا کر تیار کریں۔

## کاش ہم عمر بھرمیں ایک بار کچھ اسطرح کرلیں

زندگی بھر میں جن ۱۲ انعامات پر عمل کرنا ہے اس میں آسانی کیلئے روزانہ مدرسے میں کچھ دیر مُنڈر جہ ذیل طریقے کے مطابق سیکھنے سکھانے کے سلسلے کا اہتمام فرمائیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ اسکی برکتیں آپ خود ہی دیکھ لیں گے ① ایک یا چند سے دوستی گانٹھنے سے بچنا ② مرکز کی اطاعت ہر صورت میں کرنا، ③ کسی ذمہ دار یا عام اسلامی بھائی سے اختلاف کی صورت میں دوسروں پر اظہار نہ کرنا، ④ سلام کا جواب اور چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس کے جواب پر یہ حَمَلُكَ اللہ اتنی آواز سے کہنا کہ وہ سُن لے اور گناہ ہوتے ہی فوراً توبہ کر کے آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرنے کی پکی نیت کیساتھ ⑤ اذان اسکے بعد کی دعاء، اقامت، سورۃ فاتحہ، قرآن شریف کی آخری دس سورتیں، دعائے قنوت، التَّحِيَّات، دُرُودِ ابراہیم اور کوئی ایک عَزَبی دُعا اور ⑥ چھ کتے ایمان مفصل، ایمان مجمل، تَلْبِیْہ (یہ سب ترجمہ کیساتھ) ⑦ اور بالغ، نابالغ اور نابالغہ کے جنازے کی دعائیں صحیح مَخَارِج کے ساتھ زبانی سکھانے کا اہتمام فرمائیں ⑧ دُرُست مَخَارِج کے ساتھ کم از کم ایک بار قرآن پاک ناظرہ ختم کرنے کیلئے مدرسے میں ضرور وقت دیں اسکے لئے باقاعدہ نشست میں تیار ہونے کی روزانہ حاضری لیجائے اور انہیں پابند کیا جائے تاکہ تمام اسلامی بھائی اس سے صحیح طریقے سے مستفیض ہو سکیں۔ مدرسے کے اندر ⑨ تمبید الایمان، حَسَامِ الحَرَمِین، رَفِیقِ الحَرَمِین، ⑩ تمام رسائل، مدنی مکتبہ اور بہار شریعت لازمی طور پر مہیا کریں اور روزانہ نشست کے ذریعے ⑪ بہار شریعت حصہ ۱ سے مُرْتَد کا بیان، حصہ ۲ سے نَجَاسَتوں کا بیان اور کپڑے پاک کرینے کا طریقہ، حصہ ۱۶ سے جَمُوت، نِیْبَت، چَغَل، بَغْض و حَسَد، تَکْبَر، وَالِدِین کے حقوق کا بیان، اور شادی شدہ اسلامی بھائی حصہ ۷ سے مُحْرَمَات کا بیان اور حقوق الزَّوْجِیْنَ، حصہ ۸ سے بچوں کی پرورش کا بیان، طَلِاق کا بیان، خُطْبہ پر کا بیان، طَلِاق کے کِنایہ کا بیان، ضرور پڑھ لیں۔ اور ⑫ رسائل عَطَارِیہ حصہ اول سے اپنے وضع کردہ مسائل اور

نماز درست کریں اور مذکورہ کتب کو پڑھنے یا سننے کا سلسلہ کریں اگر ہم صحیح توجہ سے سیکھنے سکھانے کا سلسلہ رکھنے میں کامیاب ہو گئے تو ان شاء اللہ عقیق ان ۱۲ مدنی انعامات پر عمل کرنے کی سعادت حاصل کر لیں گے۔ ان ۱۲ مدنی انعامات کو حاصل کرنے والوں کیلئے یہ مدنی گلدستہ صرف ”۶۰ انعامات“ کارہ جائے گا اور جو چیزیں سالوں سے تمہیں معلوم نہ تھیں اور یا نہ ہو سکی تھیں وہ امیر اہلسنت کی حکمت کے تحت ملنے والے مدنی انعامات کی برکت سے ہماریلئے اور یاد کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے اس لئے تمام ذمہ داران کو چاہئے کہ اس طریقہ کو تمام مدرسوں میں لازمی طور پر رائج کرنے کی کوشش فرما کر اسکے اشباق کو مکمل کریں

پڑھنے کا مدنی نصاب	یاد کرنے کا مدنی نصاب
۱۔ تمہید الایمان ۲۔ شہد الاحرین ۳۔ نطق الاحرین ۴۔ تمام رسا کی شہادت شریعت حصہ ۹ سے نثر کا بیان حصہ ۲ سے نبی ستوں کا بیان ایک سے پکارتے ۵۔ طریقہ ۶۔ ۱۲ سے نبوت بیان شریعت ۷۔ ۱۱ سے نبیوں کا بیان ۸۔ ۱۱ سے نبیوں کے اشواق بیان۔ درست بخاری کیساتھ ایک بار پڑھنا۔ ناظرہ پڑھنا، تہا کی شہادت بیان ہر بیان اور اسلامی بیانیہ اپنے اپنے شریعت حصہ ۷ سے حکومات بیان اور اشواق بیان۔ ۱ سے بیانیہ پورے ۱۰ سے بیانیہ اور اشواق سے بیانیہ	۱۔ اذان ۲۔ اذان کے بعد کی دعا ۳۔ اقامت ۴۔ سورہ فاتحہ ۵۔ آخری دس سورتیں ۶۔ دعائے قنوت ۷۔ التحیات ۸۔ درود ابراہیم ۹۔ ایک عربی دعا ۱۰۔ چھٹے (ترجمہ کے ساتھ) الایمان مفصل ۱۱۔ ایمان مجمل (ترجمہ کے ساتھ) ۱۲۔ بالغ کے جنازے کی دعا ۱۳۔ بالغ کے جنازے کی دعا ۱۴۔ بالغ کے جنازے کی دعا ۱۵۔ بالغ کے جنازے کی دعا ۱۶۔ تجزیہ منی (بیانیہ) (ترجمہ کے ساتھ)

نگاہوں کو حرمانت اور فضول گونی سے بچنے کا مدنی طریقہ

امیر اہلسنت فرماتے ہیں کہ **مُعَايَاظَةُ الْقُلُوبِ** میں ہے "جس نے اپنی آنکھ کو حرام سے پُر کیا اللہ عزوجل بے رقیہ بنائے اس کی آنکھ کو آنکھ سے بچا دے گا" ①۔ ہمارے کہہ سکتے ہیں کہ یہ کلمہ کبھی مدینہ کے عیب کا

استعمال مفید ہے اسے بنانے کا طریقہ یہ ہے دووں GLASSES کے

اُپری ایک تہائی (1/3) حصہ کی گرینڈر سے گھسانا کروائیں۔ یا اتنے حصہ پر

ٹیپ لگائیں ②۔ اسکی عادت بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ابتداءً چار دن صرف

۱۲ منٹ پہنیں پھر رفتہ رفتہ وقت بڑھاتے جائیں پیارے اسلامی بھائیو! اس

مدنی انداز سے نگاہ کی حفاظت بزرگوں کا طریقہ رہا ہے کہ شیخ شہاب الدین

سُورِدِی نے (نگاہوں کو قابو کرنے کیلئے) پالیس سال آنکھوں پر پٹی باندھ

کر رکھی تھی۔ حضرت مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں۔

آنکھ اٹھتی تو میں بھنبھلا کے نپک رہی لیتا

دل بگڑتا تو میں گھبرا کے سنبھالا کرتا

(ذوق نعت)

سیدنا حضرت علیؓ کا فرمان عالی شان ہے، "جو چپ رہا اس نے نجات

پائی" ③۔ ①۔ خاموش رہنے کیلئے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ منہ

میں پتھر لئے رہتے تھے۔ ہو سکے تو آپ بھی سنتِ صدیقی ادا کرتے ہوئے روزانہ کم از کم ۱۲ منٹ منہ میں اتنے خچم کا پتھر رکھئے کہ اسے باہر نکالے بغیر نفلگو کرنا ممکن نہ رہے۔ پتھر کو روزانہ دھو لیا کریں پتھر میں معمولی سی بھی شستگی نہ ہو ورنہ میل جمع ہوگا اور ایسا پتھر منہ میں رکھنا مینہرِ صحت ہے۔ ②۔ ممکن ہے آپ کیلئے خاموشی کی عادت ڈالنا کٹھن ثابت ہو مگر ہمت نہ ہاریں۔ بار بار کوشش کریں۔ ہو سکتا ہے کسی ایک دن فضول گوئی سے بچنے میں کامیاب ہو جائیں مگر پھر کئی روز تک خاموشی نصیب نہ ہو مگر پھر کوشش کریں۔ پھر کوشش کریں۔ ان شاء اللہ عزوجل کبھی تو کامیابی حاصل ہو ہی جائے گی۔

کچھ ایسی توجہ ہو عینا پیہ کی یارب عزوجل  
کم بولوں بگاہوں کو مری جو کہ جھکاوت

مزید معلومات کیلئے رسالہ مدنی العامات کے صفحہ نمبر ۱۴ تا ۱۷ کا مطالعہ فرمائیں۔

## اسلامی توجہ نہ رہے

اسلامی بہنو! شیطن کی پہلی کوشش یہی ہوتی ہے کہ وہ ”مدنی انعامات“ کا رسالہ پڑھنے ہی نہ دے اور دل میں یہ دوسرے ڈالتا ہے کہ یہ تو بہت مشکل ہے اس پر عمل کرنا تو ناممکن ہے میں ”۶۳“ انعامات پر کیسے عمل کروں گی۔

اسلامی بہنوں! یہ شیطن کا خطرناک وار ہے جو ہمیں نیکیوں بھری زندگی گزارنے سے محروم کرنا چاہتا ہے اگر کچھ توجہ دیں اور ان مدنی انعامات پر غور کریں تو اندازہ ہوگا کہ ان انعامات کے مطابق عمل کرنا اتنا مشکل نہیں۔

### کیونکہ!

روزانہ ۶۳ انعامات پر عمل نہیں بلکہ روزانہ صرف ۱۰ انعامات پر عمل کرنا ہے۔ ”چھ“ انعامات تو ایسے ہیں جن پر پورے ہفتے میں صرف ایک بار عمل کرنا ہے۔ تین انعامات ایسے ہیں جن پر پورے مہینے میں صرف ایک بار عمل کرنا ہے۔ ایک انعام پر پورے ایک سال میں عمل کرنا ہے اور تیرہ انعامات ایسے ہیں جن پر تو زندگی بھر میں صرف ایک ہی بار عمل کرنا ہے۔

اسلامی بہنو! دیکھیں! غور کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ان انعامات کو اپنے اوپر نافذ کرنا اتنا مشکل نہیں ہے جتنا محسوس ہوتا ہے اگر آپ اِخْلَاص کے ساتھ کوشش کریں تو یہ انعامات آپ یقیناً حاصل کر سکتی ہیں۔ سیدنا ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جو عمل دنیا میں جتنا دشوار ہوگا۔ بروز قیامت میزان میں اتنا ہی زیادہ وزن دار ہوگا۔ جب آپ ہمت کر کے عمل شروع کر دیں گی تو ہو سکتا ہے ابتداءً مشکل محسوس ہو مگر پھر بتدریج ان شاء اللہ عزوجل آسان ہو جائیگا۔ ہر مشکل کام کا یہی اصول ہے اگر آپ آئندہ صفحے پر دیئے ہوئے مدنی طریقے کو پوری توجہ سے پڑھیں اور اس طریقے کے مطابق زندگی کے شب و روز گزارنے کی کوشش کریں تو آسانی کیساتھ ان انعامات کی برکتیں حاصل کر سکتی ہیں۔

اسلامی بہنوں  
کیلئے

امیر اہلسنت ابو البلال مولانا محمد الیاس مظاہر  
مدنی مرزا صاحب  
قادری رضوی کے عطا کردہ ۶۳ مدنی

انعامات پر عمل کرنا جذبہ رکھنے والی اسلامی بہنیں اسے ضرور پڑھیں۔

۴۰	دوسرے انعامات
۶	ہفتہ وار انعامات
۳	ماہانہ انعامات
۱	سالانہ انعام
۱۳	نمبر فجر کے انعامات
۶۳	کل انعامات

بہنوں کیلئے کرم سے قسم ہے

امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں جو کوئی ان مدنی انعامات کے مطابق انعامات کے ساتھ اللہ عزوجل کی رضا کیلئے عمل کرے گی تو وہ ان شاء اللہ عزوجل ولیہ بن جائے گی۔ اور آپ اس کیلئے دعا فرماتے ہیں کہ یارب مصطفیٰ ﷺ جو تیری رضا کیلئے ان مدنی انعامات کے مطابق عمل کرے اسے اس سے پہلے موت نہ دے جب تک وہ چل مدینہ کی سعادت حاصل نہ کرے۔

کاش! اپنا روزانہ کا معمول اس طرح بنالیں

اللہ ورسول عزوجل ﷺ کے کرم سے روزانہ رات میں اگر سونے سے پہلے ① دو رکعت صلوٰۃ التوبہ پڑھ کر ② ہر وقت با وضو رہنے کی نیت کے ساتھ ③ تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا (۳۳ بار شلحہ اللہ عزوجل) ۳۳ بار الحمد للہ (عزوجل) ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر (عزوجل) اور آیۃ الکرسی پڑھ لیں اور یکسوئی

کے ساتھ (۴) نگرِ مدینہ (فکرِ مدینہ میں مدنی انعامات کے مطابق آج کہاں تک عمل ہوا۔ نیز سفرِ مدینہ، خاتمہِ باخیر، احوالِ قبر و حشر وغیرہ پر غور کرنا ہے۔) کرتے ہوئے اپنے سرہانے (۵) سنتِ بکس جس میں (آئینہ، سرمہ، تنگھا، سوئی دھاگہ، مسواک، تیل کی شیشی اور قینچی) موجود ہو سفر میں بھی ساتھ لے جانے کی نیت کے ساتھ رکھ کر سو جائیں اور (۶) نیند سے بیدار ہونے پر بستر اور لباس ہمیشہ تہہ کر کے رکھنے کی نیت کے ساتھ تہہ کریں پھر کاش آپ (۷) تحیۃ الوضو کی نیت کے ساتھ (۸) تہجد ادا کرنے میں کامیاب ہو جائیں (۹) اور (باری کے دنوں کے علاوہ) پانچوں وقت کی نمازیں پابندی کے ساتھ ادا کرنے کی نیت کے ساتھ نمازِ فجر ادا کریں بعد فرض تسبیحِ فاطمہ اور آیۃ الکرسی پڑھ لیں پھر بعدِ فجر (یا کسی اور نماز کے بعد) (۱۰) درس دیں یا سنیں۔ (باری کے دنوں میں آیت قرآنی اور ترتی کو پڑھ بغیر اور آگے پیچھے چھوٹے بغیر درس دینا جائز ہے۔) پھر (۱۱) کم سے کم ایک رکوع نزالایمان شریف بن ترجمہ و تفسیر (۱۲) اور چار صفحات فیضانِ سنت کے پڑھنے یا سننے کا اہتمام رکھیں۔ (۱۳) شجرہ شریف سے چند اوراد بھی پڑھ لیں۔ اس دوران ضرورت پڑنے پر (۱۴) ضروری گفتگو بھی کم سے کم الفاظ میں کرتے ہوئے (۱۵) نظریں جھکا کر رکھنے کی کوشش فرمائیں پھر (۱۶) اشراق



وچاشت ادا فرمائیں۔ (فیضانِ سنت میں امیر المومنین وامت برکاتہم العالیہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”جو بحر کی نماز باجماعت پڑھ کر ذبح اللہ عزوجل کرتا رہا یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا پھر دو رکعتیں پڑھے تو اسے پورے حج و عمرہ کا ثواب ملے گا۔“ سبحن اللہ عزوجل کتنا آسان نسخہ ہے حج و عمرہ کا ثواب لوٹنے کا، پھر بھی جو سستی کرے تو مقدر ہی کی بات ہے۔)

استقامت دین پر یا مصطفیٰ کر دو عطا بہر خباب دبلال و آلِ یاسر یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم الحمد للہ عزوجل امیر اہلسنت نے کیسی پیاری حکمت کیساتھ آپ کو ان مدنی انعامات کے ذریعے نمازِ اشراق ادا کرنے اور حج و عمرہ کا ثواب حاصل کرنے میں آسانی عطا فرمائی ہے۔ جب بھی شرعی اجازت سے باہر نکلیں تو ہمیشہ ۱۷) شرعی پردے کے ساتھ (مدنی برقع شرعی پردے کا بہترین ذریعہ ہے۔) اور ۱۸) اور دستانے اور جرابیں پہنیں (دستانے اور جرابوں سے کھال کی رنگت نہیں جھٹکنی چاہئے) ۱۹) نظریں نیچی کئے ہوئے ہی ہر جگہ پہنچیں اور واپسی میں جب گھر آئیں تو ۲۰) گھر میں مدنی ماحول بنانے کیلئے ۱۲ مدنی پھولوں کے مطابق (با آواز بلند سلام کریں اور والدین کو آتا دیکھ کر تعظیماً کھڑی ہو جائیں اور ان کے سامنے آواز پست رکھیں۔ نظریں جھٹکانے والے

کے ہاتھ پاپاؤں چوم لیں، ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خلاف شرع نہ ہو فوراً کر ڈالیں، گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار پڑے زبان ہر گز نہ چلائیں، ممکن ہو تو گھر میں صبح ہی صبح فیضانِ سنت سے درس ضرور دیں اور اپنے گھر والوں کی دنیا اور آخرت کی بہتری کیلئے دل سوزی کے ساتھ دعا بھی کرتی رہیں۔ (شادی شدہ اسلامی نہیں جو سسرال میں رہتی ہیں وہ جہاں گھر کا ذکر ہے وہاں سسرال اور جہاں والدین کا ذکر ہے وہاں وہی حسن سلوک ساس کے ساتھ نبجلائیں۔) پھر (۳۱) گھر کے مدنی ننوں کو بہلانے یا ڈرانے کیلئے جھوٹ بولنے کی عادت نکالنا (۳۲) منہ آجانے کی صورت میں پُپ سادھ لینا (۳۳) چھوٹے بڑے کیساتھ گفتگو سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں "جی کہنے" کی عادت ڈالنا (۳۴) بات سمجھ میں آنے کے باوجود اچانک "ہیں" یا "کیا" بول پڑنے کی فضول عادت نکالنا (۳۵) نامحرم رشتہ داروں نیز دیور و جیٹھ سے بھی شرعی پردہ کرنا (۳۶) فضول بات منہ سے نکل جانے پر نام ہو کر ڈرود شریف پڑھ لینا، (۳۷) روزانہ کم از کم بارہ منٹ (سونے کے علاوہ) آنکھیں بند رکھنا، (۳۸) گاڑی میں سفر کرتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے کی عادت نکالنا، (۳۹) مذاق مسخری، طنز، اپنے گھر کے برآمدوں سے بلا ضرورت باہر اور کسی کے دروازوں وغیرہ سے ان کے گھروں کے اندر

جھانکنے کی عادت نکالنا ، (۳۱) گھر میں اور باہر بھی تو تکرار سے گفتگو کرنے (۳۲) اور قہقہہ مارنے کی عادت نکالنے کی پکی نیت کے ساتھ شرعی اجازت سے ہر جگہ جاتے ہوئے نیچی نگاہیں کئے درود پاک پڑھتے ہوئے پہنچا کریں۔ تو (۳۳) ان شاء اللہ عزوجل تقریباً ۱۲ منٹ میں کم از کم ۳۱۳ بار درود شریف پڑھنے میں کامیاب ہو سکتی ہیں اس طرح آپ تھوڑی سی توجہ دینے سے اپنے دن کا آغاز اللہ عزوجل اور پیارے آقا ﷺ کی رضا کیلئے امیر اہلسنت کی خواہش کے مطابق کر سکیں گی۔ اور ان شاء اللہ عزوجل ان کے عطا کردہ ”مدنی انعامات“ میں سے ”۳۳“ انعامات دن کے شروع ہوتے ہی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گی۔

داسطہ میرے پیر و مرشد کا مجھ کو تو متقی بنا یا رب عزوجل ، پھر پورے دن بقیہ ۷ انعامات پر عمل کرنے کیلئے یاد کر کے (۳۴) ظہر ، مغرب اور عشاء کے نوافل (۳۵) ہمیشہ تمام نمازیں خشوع و خضوع کے ساتھ (۳۶) اور دعاء اسکے پورے آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے (۳۷) اور کم از کم ۱۲ منٹ کسی سنی عالم کی کوئی اسلامی کتاب کا مطالعہ۔ ان تمام باتوں پر خصوصی توجہ دیں اور انہیں اپنے معمولات میں لانے کو کوشش کریں۔ (ہوسکے تو روزانہ مغرب سے عشاء کے درمیان (۳۸) بعد مغرب

نوافلِ اوائین اور (۳۹) سورہُ الملک پڑھ لیں پھر (۴۰) کم از کم چار مرتبہ تو رکھ کر گفتگو کر ہی لیں تاکہ آئندہ مغرب تک مزید آسانی سے کئی مرتبہ لکھ کر گفتگو کرنے میں کامیاب ہو سکیں) پانچویں نمازیں، تسبیحِ فاطمہ رضی اللہ عنہا، آیۃ الکرسی، پردے کا اہتمام اور دیگر معمولات پورے دن ہونے پر ہی سوالات پر عمل مانا جائے گا۔ البتہ آغاز ان مدنی انعامات کا ہو جائیگا۔ اس طرح آپ روزانہ کے مکمل ”۴“ انعامات حاصل کرنے میں ان شاء اللہ کامیاب ہو سکیں گی۔ تمام علاقائی نگران اور ذمہ دار اسلامی بہنوں کو چاہئے کہ اس مدنی طریقے کو تمام علاقے اور ذمہ داروں میں نافذ کرنیکی کوشش فرما کر اسکی خوب خوب برکتیں حاصل کریں امید ہے آپ سب مدنی انعامات کی دھوم مچانے والیوں میں اپنے آپ کو ضرور شامل رکھیں گی۔ (ان شاء اللہ ﷻ)

### کاش ہم اپنا ہفتہ وار معمول اس طرح بنالیں

تمام ہی اسلامی بہنیں ہفتہ وار چھ انعامات حاصل کرنے کیلئے ہفتہ میں (۱) کا اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر چار اسلامی بہنوں سے ملاقات کر کے ان میں سے کم از کم ایک کا نام و پتا نوٹ کر لیں اور بعد میں رابطہ رکھنے کی بھی نیت کریں۔ (۲) پیر شریف یا کسی بھی ایک دن روزہ بھی رکھیں شبِ پیر ایمانِ مفصل اور ایمانِ مجمل کو ضرور پڑھ لیں تاکہ یہ ہمیشہ یاد

رہیں۔ ۳۔ پورے ہفتے میں کم از کم تین بار مٹی کے برتن میں کھانا کھانے اور ۴۔ کم از کم تین بار کھجور کی چٹائی پر سونے کا اہتمام بھی فرمائیں۔ ۵۔ ہفتہ وار اجتماع میں حتیٰ الامکان نگاہیں نیچی کئے مکمل بیان، ذکر و دعاء اور صلوة و سلام میں شرکت فرمائیں اور بیان کے اہم نکات ڈائری میں ضرور نوٹ کریں ۶۔ کسی بھی دن ایک بیان کی کیسٹ اپنے گھر پر بیٹھ کر توجہ سے سن لیں (زہے نصیب ہفتہ وار کیسٹ اجتماع ذیلی حلقہ کی سطح پر شروع ہو جائے۔) اس طرح آپ ہفتہ وار ”۲“ مدنی انعامات آسانی سے حاصل کر سکیں گی۔

### کاش آپ ہر ماہ کچھ اس طرح کر لیں

آپ کو ہر ماہ تین انعامات کو حاصل کرنا ہے تمام اسلامی بہنیں مہینے کی پہلی ہفتہ وار تربیتی نشست، میں لازمی رسالہ ”مدنی انعامات“ کے آخر میں دئے ہوئے ۱۲① مدنی پھول اور علاقائی دورے کا طریقہ برائے نیکی کی دعوت پر مشتمل چار ورثی پمفلٹ مکمل پڑھ کر سنائیں (رہ جانے کی صورت میں لازمی طور پر کسی اور وقت بھی پڑھ یا سن لیں۔) اور اسکی اہمیت کو اجاگر کریں ۳۔ باری کے دنوں میں پانچوں اوقات نماز میں اتنی دیر تک جتنی دیر میں نماز پڑھ سکتی تھیں باوضو ذکر و درود کی ضرورت عادت بنائیں کہ

(خُفِضَ وَنَفَسَ دالی کو ایسا کرنا مُشْتَبَہ ہے۔) (۳) ہمیشہ نیل، پالش لگانے سے بچیں اور مہینے کے پہلے جُمعے بلکہ ہر جُمعے ہی کو اپنے ناخن ضرور تراش لیا کریں کہ (چالیس دن سے دائد ناخن بڑھاتا مکروہ تحریمی ہے) اس طرح تھوڑا سا دھیان دینے سے ان شاء اللہ عزوجل آپکو ماہانہ ۳ انعامات پر پہلے ہفتے ہی میں عمل کرنے کی سعادت مل جائے گی اور ان شاء اللہ عزوجل پورے مہینے ان ۳ انعامات کیلئے شیطن TENTION نہیں ڈال سکے گا کہ ابھی ہمیں عمل کرنا باقی ہے۔ کیونکہ اکثر کا آجکل، آجکل ہی میں پورا مہینہ گزر جاتا ہے اور نیکی کی دعوت کا پرچہ اور بارہ مدنی پھول نہیں پڑھ پاتے۔ اس طرح اس ماہانہ نشست سے ”مدنی انعامات“ میں آسانی کے ساتھ ساتھ تنظیمی طور پر بھی بہت فائدہ حاصل ہوگا۔

**کاش ہر سال آپ اس طرح بھی کر لیں**

جیسا کہ ہر ۱۲ ماہ میں صرف ایک انعام حاصل کرنا ہے تو آپ اگر دھیان کرتے ہوئے باری کے دنوں میں رہ جانے والے رَمَضان المبارک کے روزے بعد میں فوراً قضا کر لیں کہ (باری کے دنوں میں نماز مُعاف ہے مگر روزے کی قضا فرض ہے۔)

**کاش آپ عمر بھر میں ایک بار اس طرح کر لیں**

زندگی بھر میں جن ۱۳ مدنی انعامات پر عمل کرنا ہے اس میں آسانی

کیلئے روزانہ کچھ دیر گھر پر اور ہفتہ وار مدنی نشست میں مندرجہ ذیل طریقے کے مطابق سیکھنے سکھانے کا اگر اہتمام فرمائیں تو اسکی برکتیں آپ خود ہی دیکھ لیں گی، ① ایک یا چند سے دوستی گانٹھنے سے بچنا، ② مرکز کی اطاعت ہر صورت میں کرنا، ③ کسی ذمہ داری عام اسلامی بہن سے اختلاف کی صورت میں دوسروں پر اظہار نہ کرنا، ④ اپنے گھر کو جانداروں کی تصاویر اور اسٹیکرز وغیرہ لگانے سے ہر صورت بچانا۔ (مگر اس کام کیلئے گھر میں جھگڑا نہ کھڑا کریں) ⑤ اور اپنے گھر میں نماز کیلئے کوئی جگہ مخصوص کر لینا کہ (یہ منتخب ہے اسے مسجد بیت کہتے ہیں اور اس جگہ پر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں آپ چاہیں تو اعتکاف بھی کر سکتی ہیں۔) ⑥ اسلامی بہن کے سلام کا جواب اور چھینکے والی الحمد للہ عزوجل کہے تو اسکے جواب میں یَوْحَمُکِ اللہ اتنی آواز سے کہنا کہ وہ سن لے اور گناہ ہوتے ہی فوراً توبہ کر کے آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرنے کی پکی نیت کیساتھ ⑦ اذان اسکے بعد کی دعاء، سورۃ فاتحہ، قرآن شریف کی آخری دس سورتیں دعائے قنوت، التحيات، درود ابراہیم اور کوئی ایک عربی دعاء ⑧ در چھ کلمے، ایمانِ مفضل، ایمانِ مجمل تلبیہ (لیک) صحیح مخارج کے ساتھ زبانی یاد کروانے کا اہتمام فرمائیں ⑨ درست مخارج کیساتھ کم از کم ایک بار قرآن پاک ناظرہ ختم کرنے کیلئے کوشش

جاری رکھیں۔ اور جس جگہ ہفتہ وار مدنی نشست لگتی ہو وہاں (۱۰) تمہید  
الایمان، حسام الحرمین، (۱۱) رفیق الحرمین، فیضان سنت، تمام رسائل اور  
مدنی گلدستہ برائے مدنی انعامات یا بہار شریعت لازمی مہیا کریں

(اپنے طور پر خرید کر گھر پر بھی مطالعہ فرما سکتی ہیں۔) اور ہر ہفتے نشست کے ذریعے

(۱۲) بہار شریعت حصہ ۹ سے مُرْتَد کا بیان، حصہ ۲ سے نجاستوں کا بیان  
اور کپڑے پاک کرنے کا طریقہ، حصہ ۱۶ سے جھوٹ، غیبت، چغلی، بغض و حسد

، تکبر، والدین کے حقوق کا بیان اور شادی شدہ اسلامی بہنیں حصہ ۷ سے

مَحْرَمَات کا بیان، حصہ ۸ سے بچوں کی پرورش کا بیان، طلاق کا بیان، طہار

کا بیان، طلاق کے کِنایہ کا بیان، ضرور پڑھیں یا سن لیں اور (۱۳) رسائل

عطار یہ حصہ اول سے اپنے وُضُو عَشَل اور نماز درست کریں اور مذکورہ

کُتُب کو پڑھنے یا سننے کا سلسلہ کریں اگر آپ صحیح توجہ سے اس طرح سیکھنے

سکھانے میں کامیاب ہو گئیں تو ان ۱۳ مدنی انعامات پر عمل کرنے

کی سعادت آسانی سے حاصل کر لیں گی (إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ) اور یہ سب

جذبے اور خصوصی دھیان سے عین ممکن ہے اور ان ۱۳ مدنی انعامات

کو حاصل کرنے والیوں کیلئے یہ ۶۳ مدنی انعامات کا گلدستہ صرف ۵۰

انعامات کا رہ جائے گا اور جو چیزیں سالوں سے آپکو معلوم نہ تھیں اور یاد



نہ ہو سکی تھیں وہ امیرِ اہلسنت کی حکمت کے تحت ملنے والے مدنی انعامات کی برکت سے آپ ان شاء اللہ عزوجل سیکھنے اور یاد کرنے میں کامیاب ہو جائیں گی۔ اس لیے تمام ذمہ داران کو چاہئے کہ اس طریقے کو تمام علاقے میں رائج کرنے کی کوشش فرما کر مدنی گلدستے کے اسباق کو جلد مکمل کریں۔

## یاد کرنے کا مدنی نصاب

- ۱۔ اذان
- ۲۔ اذان کے بعد کی دعاء ۳۔ اقامت
- ۴۔ سورۃ فاتحہ ۵۔ آخری دس سورتیں
- ۶۔ دعائے قنوت ۷۔ التہیات ۸۔ درود ابراہیم
- ۹۔ ایک عربی دعاء ۱۰۔ چھ کلمے (ترجمہ کے ساتھ) ۱۱۔ ایمان مفصل ۱۲۔ ایمان مجمل (ترجمہ کے ساتھ) ۱۳۔ تَبَيِّنَةٌ یعنی (تَبَيِّنُكَ) ترجمہ کے ساتھ۔

## پڑھنے کا مدنی نصاب

- ۱۔ تمہید الایمان ۲۔ حسام الحرمین ۳۔ رفیق الحرمین ۴۔ تمام رسائل ۵۔ بہار شریعت حصہ ۹ سے مُرْتَد کا بیان، حصہ ۲ سے نجاستوں کا بیان کپڑے پاک کرنے کا طریقہ، حصہ ۱۶ سے جھوٹ کا بیان، غیبت کا بیان، چغلی کا بیان، بعض وحسد کا بیان، تکبر کا بیان، والدین کے حقوق کا بیان۔
- ۶۔ درست مخارج کیساتھ ایک بار قرآن پاک ناظرہ پڑھنا، (شادی شدہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کیلئے) بہار شریعت حصہ ۷ سے محرمات کا بیان اور حقوق الزوجین، حصہ ۸ سے بچوں کی پرورش کا بیان، طلاق کا بیان۔ ظہار کا بیان، اور طلاق کے کینایہ کا بیان

نگاہوں کی حفاظت اور فضول گوئی سے بچنے کا مدنی طریقہ  
 امیر اہلسنت فرماتے ہیں، مَرَكَاثَةُ الْقُلُوبِ میں ہے، ”جس نے اپنی آنکھ کو  
 حرام سے پُر کیا اللہ عزوجل بروز قیامت اُس کی آنکھ کو آگ سے بھردے  
 گا۔“ اسلامی بہنو! جس طرح مرد کیلئے غیر عورت کو دیکھنا حرام ہے اسی طرح  
 عورت کیلئے بھی غیر مرد کو دیکھنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام  
 ہے۔ لہذا اپنی نگاہیں قابو میں رکھیں کہ شیخ شہاب الدین سہروردی نے (نگاہوں کو  
 قابو کرنے کیلئے) چالیس سال آنکھوں پر پٹی باندھ کر رکھی تھی۔

آنکھ اٹھتی تو میں جھنجھلا کے پلک سی لیتا

دل بگڑتا تو میں گھبرا کے سنبھالا کرتا (ذوق نعت)

سرکار ﷺ کا فرمان عالیشان ہے، ”جو چپ رہا اس نے نجات پائی۔“ (ترمذی)  
 خاموش رہنے کیلئے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ منہ میں پتھر لئے رہتے تھے۔ ہو  
 سکے تو آپ بھی سنتِ صدیقی ادا کرتے ہوئے روزانہ کم از کم ۱۲ منٹ منہ میں اتنے ختم  
 کا پتھر رکھتے کہ اسے باہر نکالنے بغیر گفتگو کرنا ممکن نہ رہے۔ پتھر کو روزانہ دھویا  
 کریں پتھر میں معمولی سی بھی شکستگی نہ ہو ورنہ نیشل جمع ہوگا اور ایسا پتھر منہ میں رکھنا  
 مُضَرِّحَت ہے۔ ممکن ہے آپ کیلئے خاموشی کی عادت ڈالنا کٹھن ثابت ہو مگر ہمت نہ  
 ہاریں۔ بار بار کوشش کریں۔ ہو سکتا ہے کسی ایک دن فضول گوئی سے بچنے میں کامیاب  
 ہو جائیں مگر پھر کئی روز تک خاموشی نصیب نہ ہو مگر پھر کوشش کریں..... پھر کوشش  
 کریں..... ان شاء اللہ عزوجل کبھی تو کامیابی حاصل ہو ہی جائے گی۔

کچھ ایسی توجہ ہو عطا پیر کی یاربؐ کم بولوں نگاہوں کو مری جو کہ جھکا دے

## توجہ فرمائیں

پیارے اسلامی بھائیو اور اسلامی بہنو! پچھلے صفحات پر دیئے گئے طریقے کو پڑھنے کے بعد آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ شاید ہی کوئی ایسا ہو جو ان انعامات کو حاصل نہ کر سکے کیونکہ امیر اہلسنت نے ہم پر عظیم احسان فرما کر اپنے عطا کردہ مدنی انعامات کے ذریعے آسانی سے نیکیاں کرنے اور آخرت سنوارنے کے طریقے عطا فرمائے ہیں پھر بھی کوئی اس پر عمل نہ کر سکے تو نصیب ہی کی بات ہے اب جو اسلامی بہن یا اسلامی بھائی یہ چاہتے ہیں کہ استقامت کے ساتھ ہمارے شب و روز مدنی انعامات کی خوشبو سے معطر رہیں تو وہ ہر ماہ امیر اہلسنت کا رسالہ مدنی انعامات لے حاصل فرمائیں اور روزانہ پابندی سے اسلامی مہینے کی تاریخ کے حساب سے اس کے خانوں میں آج کہاں تک عمل ہوا کے مطابق ہاں کی صورت میں ( ) نشان اور نہیں کی صورت میں ( ) نشان لگائیں۔ اسلامی بہنیں اس بات کا خاص خیال فرمائیں کہ جب آپ رسالہ مدنی انعامات کا مطالعہ فرمائیں تو اس میں اسلامی بھائیوں کیلئے ۷۲ انعامات کی فہرست میں ۵۳ متفرق انعامات کی ابتداء میں بقیع لکھا ہے یہ اسلامی بہنوں کیلئے بھی ہے اور پھر اسلامی بہنوں کیلئے الگ سے دس مدنی انعامات تحریر ہیں۔

رسالہ مدنی انعامات میں بھارت شریعت کے جن مضامین کو پڑھنے کیلئے کہا گیا ہے انہیں آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

مدنی انعامات اور امیر اہلسنت کی دیگر تصانیف اور سنتوں اور بات کی کبھی مکہ المدینہ (انہما کے کی ملاک میں اس کی شامیں میں) سے حاصل فرمائیں۔

## خانے بصرے کا طریقہ

## پیوستہ افہامات

مدینہ ۱ کیا آپ روزانہ پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرماتے ہیں؟

۲۶

مدینہ ۲ ظہر عصر اور عشاء کی سنت قبلہ جماعت شروع ہونے سے قبل نیز جمعہ کی خطیب کے منبر پر بیٹھنے سے پہلے ادا فرمالتے ہیں یا نہیں؟

۲۸

بقیع ۳ ظہر مغرب اور عشاء کے فرضوں کے بعد والے نوافل ادا فرماتے ہیں یا نہیں؟ (درس و بیان کے بعد بھی ادا کر سکتے ہیں)

۲۵

بقیع ۴ آپ نے نماز پنجگانہ کے بعد نیز سوتے وقت کم از کم آیۃ الکرسی اور تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا پڑھنے کا معمول بنایا ہے یا نہیں؟

۳۰

بقیع ۵ ہر وقت با وضو رہنے کی عادت بنائی ہے یا نہیں؟

۲۳

# یاد کرنے کے مدنی اعمال (فہرست)

صفحہ نمبر	تفصیل	نمبر شمار
	مخارج کیساتھ زبانی یاد کریں	۱ اذان
"	"	۲ اذان کے بعد کی دعا
"	"	۳ اقامت
"	"	۴ سورۃ الفاتحہ
"	"	۵ قرآن شریف کی آخری دس سورتیں
"	"	۶ دعائے ثنوت، التعمیسات
"	"	۷ درود ابراہیمی
"	"	۸ ایک عمر کی دعاء
	ترجمے کے ساتھ زبانی یاد کریں	۹ چھ کلمے
"	"	۱۰ ایمان متصل
"	"	۱۱ ایمان بحمل
	مخارج کیساتھ زبانی یاد کریں	۱۲ بالغ مرد و عورت کے جنازے کی دعا
"	"	۱۳ نابالغ بچے کی جنازے کی دعا
"	"	۱۴ نابالغ بچی کی جنازے کی دعا
"	ترجمے کیساتھ زبانی یاد کریں	۱۵ تلبیہ یعنی (لیلیا)

# اذان

اذان اور اسکے بعد کی دعا، اقامت، سورۃ فاتحہ، قرآن شریف کی آخری آیت اور تیسری دعا، تہنوت، التجات، درود ابراہیم اور کوئی ایک عربی دعا یہ سب صحیح خارج کیا تھا مادہ کریم

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا

إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

کوئی سبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں

أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّىٰ عَلَىٰ

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ نماز پڑھنے کے

الصَّلَاةِ حَتَّىٰ عَلَىٰ الصَّلَاةِ حَتَّىٰ عَلَىٰ الْفَلَاحِ

لیے آؤ۔ نماز پڑھنے کے لیے آؤ۔ نجات پانے کے لیے آؤ۔

حَتَّىٰ عَلَىٰ الْفَلَاحِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ

نجات پانے کے لیے آؤ۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

## انسان کے بعد کی رُحَاء

اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ النَّامَةِ وَالصَّلَاةِ

اے اللہ اس دعا و عورت نامہ اور مسلمان

الْقَائِمَةِ اِنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ

نامہ کے مالک تو ہمارے سرور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ

وَالْفَضِيْلَةَ وَالذَّرَجَةَ الرَّشِيْعَةَ وَاِبْعَثْهُ

اور فضیلت اور بہت بلند درجہ عطا فرما اور ان کو

مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِي وَعَدْتَهُ وَاَرْزُقْنَا

مقام محمود میں کھڑا کر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ہمیں قیامت

شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ

کے دن کی شفاعت نصیب فرما بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں

الْبَيْعَادِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

کرتا۔ ہم پر اپنی رحمت فرما اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے

## اقامت

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ لَأِلَٰهَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سبؤ نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا

إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

کوئی سبؤ نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّىٰ عَلَىٰ

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ نماز پڑھنے کے

الصَّلَاةِ حَتَّىٰ عَلَىٰ الصَّلَاةِ حَتَّىٰ عَلَىٰ الْفَلَاحِ

لیے آؤ۔ نماز پڑھنے کے لیے آؤ۔ نجات پانے کے لیے آؤ۔

حَتَّىٰ عَلَىٰ الْفَلَاحِ وَدَقَّامَتِ الصَّلَاةِ وَقَامَتِ الصَّلَاةُ

نجات پانے کے لیے آؤ۔ جماعت کھڑی ہوگئی۔ جماعت کھڑی ہوگئی

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے ہاتھ نہیں۔



## سورة فاتحه

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا بہت مہربان رحمت والا

مَلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ

روز جزا کا مالک ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے

نَسْتَعِیْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ السَّیِّدِیْمَ ۝ صِرَاطَ

سید چاہیں ہم کو سیدھا راستہ جیسا

الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۝ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ

ان کا جن پر تو نے احسان کیا ہے نہ ان کا جن پر غضب ہوا

عَلَیْهِمْ ۝ وَلَا الضَّالِّیْنَ ۝

اور نہ بھٹکے ہوؤں کا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لِحَمْدِ وَ لِعَلِّیْ عَلِیِّ حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ

سورة فاتحه کے اَسْمَاءِ اس سورة کے متعدد نام ہیں فاتحہ فاتحہ الكتاب أم القرآن سورة

الکثر کافیه وافیہ شافیہ شفا شیع مثانی نور زقیہ سورة الحمد سورة الدعاء تعلیم المسئلة سورة المناجاة

سورة التوفیض سورة السوال أم الكتاب فاتحہ القرآن سورة الصلوة۔ اس سورة میں سات آیتیں

ستائیس کلمے ایک سو چالیس حروف ہیں۔ کوئی آیت ناسخ یا منسوخ نہیں شان نزول یہ سورة مکہ

المکرمہ یا مدینہ منورہ یا دونوں میں نازل ہوئی۔ عمرو بن شریل سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا میں ایک ندا سنا کرتا ہوں جس میں افرأ کہا جاتا ہے ورقہ بن

نوفل کو خبر دی گئی 'عرض کیا جب یہ ندا آئے آپ باطمینان سنیں اس کے بعد حضرت جبرائیل نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا فرمائیے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول میں یہ پہلی سورت ہے مگر دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے سورہ اِقْرَأْ نازل ہوئی 'اس سورت میں تعلیماً بندوں کی زبان میں کلام فرمایا گیا ہے

**احکام** (مسئلہ) نماز میں اس سورت کا پڑھنا واجب ہے امام و منفرد کے لئے تو حقیقتاً اپنی زبان سے اور مقتدی کے لئے بقرات حکمیہ یعنی امام کی زبان سے صحیح حدیث میں ہے قِرَاءَةُ الْاِمَامِ لِقِرَائَةِ الْاِمَامِ کا پڑھنا جی مقتدی کا پڑھنا ہے قرآن پاک میں مقتدی کو خاموش رہنے اور امام کی قرأت سننے کا حکم دیا ہے اِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَمِعُوْا لَهُ وَاَنْصِتُوْا لِمَنْ قَرَأَ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (مسئلہ) نماز جنازہ میں دعا یاد نہ ہو تو قرات کرے تم خاموش رہو اور بہت احادیث میں یہی مضمون ہے (مسئلہ) نماز جنازہ میں دعا یاد نہ ہو تو سورۃ فاتحہ بہ نسبت دعا پڑھنا جائز ہے بہ نیت قرات جائز نہیں (عالمگیری) سورہ فاتحہ کے فضائل احادیث میں اس سورہ کی بہت سی فضیلتیں وارد ہیں حضور ﷺ نے فرمایا تو ریت و انجیل و زبور میں اس کی مثل سورت نہ نازل ہوئی (ترمذی) ایک فرشتہ نے آسمان سے نازل ہو کر حضور ﷺ پر سلام عرض کیا اور دوائے نوروں کی بشارت دی جو حضور ﷺ سے پہلے کسی نبی علیہ السلام کو عطا نہ ہوئے ایک سورہ فاتحہ دوسرے سورہ بقرہ کی آخری آیتیں (مسلم شریف) سورہ فاتحہ ہر مرض کے لئے شفا ہے (داری) سورہ فاتحہ سو مرتبہ پڑھ کر جو دعائے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے (داری) اِسْتِعَاذَةُ (مسئلہ) تلاوت سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنا سنت ہے (خازن) لیکن شاگرد استاد سے پڑھتا ہو تو اس کے لئے سنت نہیں (شامی) (مسئلہ) نماز میں امام و منفرد کے لئے سبحان سے فارغ ہو کر آہستہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ پڑھنا سنت ہے (شامی) تسمیہ (مسئلہ) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قرآن پاک کی آیت ہے مگر سورہ فاتحہ یا اور کسی سورہ کا جزو نہیں اسی لئے نماز میں جہر کے ساتھ نہ پڑھی

جائے بخاری و مسلم میں مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ اور حضرت صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سے شروع فرماتے تھے (مسئلہ) تراویح میں جو ختم کیا جاتا ہے اس میں کہیں ایک مرتبہ بسم اللہ جبر کے ساتھ ضرور پڑھی جائے تاکہ ایک آیت باقی نہ رہ جائے (مسئلہ) قرآن پاک کی ہر سورت بسم اللہ سے شروع کی جائے، سوائے سورۃ برات کے (مسئلہ) سورہ نمل میں آیت سجدہ کے بعد جو بسم اللہ آئی ہے وہ مستقل آیت نہیں بلکہ جزو آیت ہے، بلا خلاف اس آیت کے ساتھ ضرور پڑھی جائے گی نماز جبری میں جبراً، سری میں سراً (مسئلہ) ہر مباح کام بسم اللہ سے شروع کرنا مستحب ہے، ناجائز کام پر بسم اللہ پڑھنا ممنوع ہے۔

**سورۃ فاتحہ** اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء، ربوبیت، رحمت، مالکیت استحقاق عبادت کے مضامین، توفیق خیر، بندوں کی ہدایت، توجہ الی اللہ، اختصاص عبادت، استعانت، طلب

رشد، آداب دعا، صالحین کے حال سے موافقت، گمراہوں سے اجتناب و نفرت، دنیا کی زندگانی کا خاتمہ، جزاء اور روز جزاء کا مفسر و مفصل بیان ہے اور جملہ مسائل کا اجمالاً ”حمد“ (مسئلہ) ہر کام کی ابتداء میں تشبیہ کی طرح حمد الہی، بجالاتا چاہئے (مسئلہ) کبھی حمد واجب ہوتی ہے جیسے خطبہ جمعہ میں کبھی مستحب جیسے خطبہ نکاح و دعا ہر امر ذیشان میں اور ہر کھانے پینے کے بعد کبھی سنت مؤکدہ جیسے چھینک آنے کے بعد (طحاوی) ”رَبِّ الْعَالَمِیْنَ“ میں تمام کائنات کے حادث، ممکن، محتاج ہونے اور اللہ تعالیٰ کے واجب، قدیم، ازلی، ابدی، حقی، قیوم، قادر، علیم ہونے کی طرف اشارہ ہے جن کو رب العالمین مستلزم ہے دو لفظوں میں علم الہیات کے اہم مباحث۔ طے ہوئے ”مَلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ“ ملک کے ظہور تام کا بیان اور یہ دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی متحق عبادت نہیں کیونکہ سب اس کے مملوک ہیں اور مملوک مستحق عبادت نہیں ہو سکتا اسی سے معلوم ہوا کہ دنیا دار العمل ہے۔ اور اس کے لئے ایک آخر ہے جہان کے سلسلہ کو ازلی و قدیم کہنا باطل ہے اختتام دنیا کے بعد ایک جزاء کا

دن ہے اس سے تنازع باطل ہو گیا "إِيَّاكَ نَعْبُدُ" ذکر ذات و صفات کے بعد یہ فرمانا اشارہ کرتا ہے کہ اعتقاد عمل پر مقدم ہے اور عبادت کی مقبولیت عقیدے کی صحت پر موقوف ہے مسئلہ نَعْبُدُ کے صیغہ جمع سے ادا بجماعت بھی مستفاد ہوتی ہے اور یہ بھی کہ عوام کی عبادتیں محبوبوں اور مقبولوں کی عبادتوں کے ساتھ درجہ قبول پاتی ہیں (مسئلہ) اس میں ردِ شرک بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سواہ عبادت کسی کیلئے نہیں ہو سکتی "إِيَّاكَ فَسْتَعِينُ" میں یہ تسلیم فرمائی کہ استعانت خواہ بواسطہ ہو یا بے واسطہ ہر طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے حقیقی مُتَعَانِ وہی ہے باقی آلات و خدام و اَحْبَابِ وغیرہ سب عون الہی کے مظہر ہیں بندے کو چاہئے کہ اس پر نظر رکھے اور ہر چیز میں دستِ قدرت کو کارکن دیکھے اس سے یہ سمجھنا کہ اولیاء و انبیاء سے مدد چاہنا شرک ہے عقیدہ باطلہ ہے کیونکہ مُقَرَّبَانِ حق کی امداد امداد الہی ہے استعانت بالغیر نہیں اگر اس آیت کے وہ معنی ہوتے جو وہابیہ نے سمجھے تو قرآن پاک میں اَعِيْنُوْنِي بِقُوَّةٍ اور اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوَةِ کیوں وارد ہوتا اور احادیث میں اہل اللہ سے استعانت کی تعلیم کیوں دی جاتی "اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ" معرفت ذات و صفات کے بعد عبادت اس کے بعد دعا تعلیم فرمائی اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ بندے کو عبادت کے بعد مشغول دعا ہونا چاہئے حدیث شریف میں بھی نماز کے بعد دعا کی تعلیم فرمائی گئی (طبرانی فی الکبیر والبیہقی فی السنن) صراطِ مستقیم سے مراد اسلام یا قرآن یا خلقِ نبی کریم ﷺ یا حضور کے آل و اصحاب ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صراطِ مستقیم طریق اہل سنت ہے جو اہل بیت و اصحاب اور سنت و قرآن و سوادِ اعظم سب کو مانتے ہیں "صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ" جملہ اولیٰ کی تفسیر ہے کہ صراطِ مستقیم سے طریقِ مسلمین مراد ہے اس سے بہت سے مسائل حل ہوتے ہیں کہ جن امور پر بزرگانِ دین کا عمل رہا ہو وہ صراطِ مستقیم میں داخل ہے "غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ" اس میں ہدایت ہے کہ (مسئلہ) طالبِ حق کو دشمنانِ خدا سے اجتناب اور ان کے راہِ رسم و وضع و اطوار سے

پر ہیز لازم ہے ترمذی کی روایت ہے کہ مَغْضُوبٌ عَلَيْهِمْ سے یہود اور ضَالِّينَ سے نصاریٰ مراد ہیں۔ (مسئلہ) ضاد اور ظاء میں مباحث ذاتی ہے بعض صفات کا اشتراک انہیں متحد نہیں کر سکتا لہذا غیر المغضوب بظاہر ہونا اگر بقصد ہو تو تحریف قرآن و کفر ہے ورنہ ناجائز (مسئلہ) جو شخص ضاد کی جگہ ظاہر ہے اس کی امامت جائز نہیں (محیط برہانی) آمین اس کے معنی ہیں ایسا ہی کر یا قبول فرما (مسئلہ) یہ کلمہ قرآن نہیں (مسئلہ) سورہ فاتحہ کے ختم پر آمین کہنا سنت ہے نماز کے اندر بھی اور باہر بھی (مسئلہ) حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ نماز میں آمین داخلہ کے ساتھ یعنی آہستہ کہی جائے تمام احادیث پر نظر اور تنقید سے یہی نتیجہ نکلتا ہے جہر کی روایتوں میں صرف واکل کی روایت صحیح ہے اس میں ”مَدْبُهَا“ کا لفظ ہے جس کی دلالت جہر پر قطعی نہیں جیسا جہر کا احتمال ہے ویسا ہی بلکہ اس سے قوی بدہمزہ کا احتمال ہے اس لئے یہ روایت جہر کیلئے حجت نہیں ہو سکتی دوسری روایتیں جن میں جہر و رفع کے الفاظ ہیں ان کی اسناد میں کلام ہے علاوہ بریں وہ روایت بالمعنی ہیں اور فہم راوی حدیث نہیں لہذا آمین کا آہستہ ہی پڑھنا صحیح تر ہے۔

### سورة الفیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

الْمُتْرَكِیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِیْلِ ۱

مے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا

الْمِیْجَعَلْ كِیْدَهُمْ فِی تَضَلُّیْلٍ ۲ وَارْسَلْ عَلَیْهِمُ

کیا ان کا داؤں تباہی میں نہ ڈالا اور ان پر ہرندوں کی

طَيْرًا أَبَائِيلَ ۝ تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ۝

مکڑیاں (نوبیں) ابیمیں و کہ انہیں کسکر کے پتھروں سے مارتے و

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّا كُوِيَ ۝

تو انہیں کر ڈالا جیسے کھائی کھتی کی پتی (بھوسہ) و

(۱) سورۃ النفل مکہ ہے اس میں ایک رکوع پانچ آیتیں ہیں کلمے چھیانوے حروف ہیں (۲) ہاتھی والوں سے مراد ابرہہ اور اس کا لشکر ہے ابرہہ یمن و حبشہ کا بادشاہ تھا اس نے صنعاء میں ایک کینسہ (عبادت خانہ) بنایا تھا اور چاہتا تھا کہ حج کرنے والے بجائے مکہ مکرمہ کے یہیں آئیں اور اسی کینسہ کا طواف کریں عرب کے لوگوں کو یہ بات بہت شاق تھی قبیلہ بنی کنانہ کے ایک شخص نے موقع پا کر اس کینسہ میں قضائے حاجت کی اور اس کو نجاست سے آلودہ کر دیا اس پر ابرہہ کو بہت طیش آیا اور اس نے کعبہ کو ڈھانے کی قسم کھائی اور اس ارادے سے اپنا لشکر لے کر جس میں بہت سے ہاتھی تھے اور ان کا پیش رو ایک بڑا عظیم الجثہ کوہ پیکر ہاتھی تھا جس کا نام محمود تھا ابرہہ نے مکہ مکرمہ کے قریب پہنچ کر اہل مکہ کے جانور قید کر لئے ان میں دو سوانٹ عبدالمطلب کے بھی تھے عبدالمطلب ابرہہ کے پاس آئے تھے بہت جسیم و باشکوہ۔ ابرہہ نے ان کی تعظیم کی اور اپنے پاس بٹھایا اور مطلب دریافت کیا آپ نے فرمایا میرا مطلب یہ ہے کہ میرے اونٹ واپس کئے جائیں ابرہہ نے کہا مجھے بہت تعجب ہوتا ہے کہ میں خانہ کعبہ کو ڈھانے کے لئے آیا ہوں اور وہ تمہارا تمہارے باپ دادا کا معظّم و محترم مقام ہے تم اس کے لئے تو کچھ نہیں کہتے اپنے اونٹوں کے لئے کہتے ہو آپ نے فرمایا میں اونٹوں ہی کا مالک ہوں انہی

کے لئے کہتا ہوں اور کعبہ کا جو مالک ہے وہ خود اس کی حفاظت فرمائے گا ابرہہ نے آپ کے اونٹ واپس کر دیئے عبدالمطلب نے قریش کو حال سنایا اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ پہاڑوں کی گھاٹیوں اور چوٹیوں میں پناہ گزین ہوں چنانچہ قریش نے ایسا ہی کیا اور عبدالمطلب نے دروازہ کعبہ پر پہنچ کر بارگاہ الہی میں کعبہ کی حفاظت کی۔ دعا کی اور دعا سے فارغ ہو کر آپ اپنی قوم کی طرف چلے گئے ابرہہ نے صبح تڑکے اپنے لشکروں کو تیار کیا محمود ہاتھی نہ اٹھا اور کعبہ کی طرف نہ چلا جس طرف چلاتے تھے چلتا تھا جب کعبہ کی طرف اس کا رخ کرتے تھے بیٹھ جاتا تھا اللہ تعالیٰ نے چھوٹے چھوٹے پرند ان پر بھیجے جو چھوٹے چھوٹے سنگریزے گراتے تھے جن سے وہ ہلاک ہو جاتے تھے (۲)۔ جو سمندر کی جانب سے فوج آئیں ہر ایک کے پاس تین کنگریاں تھیں دو دونوں پاؤں میں ایک ہتھیار (چونچ) میں۔ (۳)۔ جس پر وہ پرند سنگریزہ چھوڑتے وہ سنگریزہ اس کے خود کو نوڑ کر اس کے سر سے نکل کر جسم کو چیر کر ہاتھی میں گزر کر زمین پر پہنچتا ہر سنگریزہ پر اس شخص کا نام لکھا تھا جو اس سنگریزہ سے ہلاک کیا گیا۔ (۵) جس سال یہ واقعہ ہوا اسی سال اس واقعہ سے پچاس روز کے بعد سید عالم حبیب خدا محمد ﷺ کی ولادت ہوئی۔

## سورة القريش

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

لَا یَلِیْفُ قُرَیْشٍ ۱۱ اِلَیْهِمْ رِحْلَةُ الشِّتَاءِ وَالصِّیْفِ ۱۲

اس لئے کہ قریش کو میل دلا یا ان کے جاڑے اور گرمی دونوں کے کوچ میں میل دلا یا

فَلِیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ ۱۳ الَّذِیْ اَطْعَمَهُمْ

(رغبت دلائی) تو انہیں چاہیے اس گھر کے رب کی بندگی کریں جس نے انہیں بھوک میں دیا

## مِنْ جُوعٍ ۙ وَافْتَمُّمِ مَنْ خَوْفٍ ۙ

کھانا دیا اور انھیں ایک بڑے خوف سے امان بخشا وہ

(۱) سورہ القریش بقولِ اَصْحٰی كَيْدٍ هِيَ اس میں ایک رکوع چار آیتیں سترہ<sup>۱۷</sup> کلمے تہتر حروف ہیں (۲) یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بی شمار ہیں ان میں سے ایک نعمتِ ظاہرہ یہ ہے کہ اس نے قریش کو ہر سال میں دو سفروں کی طرف رغبت دلائی ان کی محبت ان میں ڈالی جاڑے کے موسم میں یمن کا سفر اور گرمی کے موسم میں شام کا کہ قریش تجارت کے لئے ان موسموں میں یہ سفر کرتے تھے اور ہر جگہ کے لوگ انہیں اہلِ حرم کہتے تھے اور ان کی عزت و حرمت کرتے تھے یہ امن کے ساتھ تجارتیں کرتے اور فائدے اٹھاتے اور مکہ مکرمہ میں اقامت کرنے کے لئے سرمایہ بہم پہنچاتے جہاں نہ کھیتی ہے نہ اور اسبابِ معاش اللہ تعالیٰ کی یہ نعمت ظاہر ہے اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ (۳) یعنی کعبہ شریفہ کے (۴) جس میں ان سفروں سے پہلے اپنے وطن میں کھیتی نہ ہونے کے باعث جلتا تھے ان سفروں کے ذریعہ سے۔ (۵) بسببِ حرم شریف کے اور بسببِ اہلِ مکہ ہونے کے کہ کوئی ان سے تعرض نہیں کرتا باوجود یہ کہ اطراف و حوالی میں قتل و غارت ہوتے رہتے ہیں قافلے لٹتے ہیں مسافر مارے جاتے ہیں بایہ معنی ہیں کہ انہیں جذام سے امن دی کہ ان کے شہر میں انہیں کبھی جذام نہ ہو گا یا یہ مراد کہ سید عالم محمد مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے انہیں خوفِ عظیم سے امان عطا فرمائی۔



## سورة الماعون

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اور

اَرٰیْتَ الَّذِیْ یُكْذِبُ بِالْذِّیْنِ ۝ فَذٰلِكَ الَّذِیْ

بھلا دیکھو تو جو دین کو جھٹلاتا ہے ۝ پھر وہ ہے جو میت کو

یَدْعُ النَّیْتَهُ ۝ وَلَا یُحْضِرُ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ۝

مکے دیتا ہے ۝ اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہیں دیتا ۝

فَوٰیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۝ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ

تو ان نمازیوں کی خرابی جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

سَاهُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ هُمْ رِءُؤُوْنَ ۝ وَیَسْتَعْجِلُوْنَ

۝ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں ۝ اور برتنے کی چیزوں

الْمَاعُوْنَ ۝

مانجے نہیں دیتے ۝

(۱) سورة الماعون مکہ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نصف مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی عاص بن وائل کے بارے میں اور نصف مدینہ طیبہ میں عبد اللہ بن ابی سلول منافق کے حق میں اس میں ایک رکوع سات آیتیں پچیس کلمے ایک سو پچیس حروف ہیں۔ (۲) یعنی حساب و جزا کا انکار کرتا ہے باوجود دلائل واضح ہونے کے **شان نزول** یہ آیتیں عاص بن وائل سہمی یا ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل

ہوئیں۔ (۳) اور اس پر شدت و سختی کرتا ہے اور اس کا حق نہیں دیتا۔ (۴) یعنی نہ خود دیتا ہے اور نہ دوسرے سے دلاتا ہے انتہا درجہ کا بخیل ہے۔ (۵) مراد اس سے منافقین ہیں جو تنہائی میں نماز نہیں پڑھتے کیونکہ اس کے مُعْتَقِد نہیں اور لوگوں کے سامنے نمازی بنتے ہیں اور اپنے آپ کو نمازی ظاہر کرتے ہیں اور دکھانے کے لئے اٹھ بیٹھ لیتے ہیں اور حقیقت میں نماز سے غافل ہیں۔ (۶) عبادتوں سے آگے ان کے بخل کا بیان فرمایا جاتا ہے۔ (۷) مثل سوئی و ہانڈی و پیالے کے۔ (۸) (مسئلہ) علماء نے فرمایا کہ مُسْتَحَب ہے کہ آدمی اپنے گھر میں ایسی چیزیں اپنی حاجت سے زیادہ رکھے جن کی ہمسایوں کو حاجت ہوتی ہے اور انہیں عاریتہ دیا کرے۔

### سورة الكوثر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اور

اَنَا اَعْطَيْتَكَ الْكُوْثَرَ ۝۱ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝۲

اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں و تا تو تم اپنے رب کیلئے نماز پڑھو اور

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝۳

تربان کر دے گا بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے و

(۱) سورۃ الکوثر جنہور کے نزدیک مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع تین آیتیں دس کلمے یا بیس حرف ہیں (۲) اور فضائل کثیرہ عنایت کر کے تمام خلق پر افضل کیا۔ حسن ظاہر بھی دیا حسن باطن بھی، نسب عالی بھی، نبوت بھی، کتاب بھی، حکمت بھی، علم بھی، شفاعت بھی، حوض کوثر بھی، مقام محمود بھی،

کثرت امت بھی، اعدائے دین پر غلبہ بھی، کثرت فتوح بھی اور بی شمار نعمتیں اور فضیلتیں جن کی نہایت نہیں۔ (۳) جس نے تمہیں عزت و شرافت دی۔ (۴) اس کے لئے اس کے نام پر بخلاف بت پرستوں کے جو بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ نماز سے نماز عید مراد ہے۔ (۵) نہ آپ کیونکہ آپ کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا آپ کی اولاد میں بھی کثرت ہوگی اور آپ کے متبعین سے دنیا بھر جائے گی آپ کا ذکر منبروں پر بلند ہوگا قیامت تک پیدا ہونے والے عالم اور واعظ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کرتے رہیں گے بے نام و نشان اور ہر بھلائی سے محروم تو آپ کے دشمن ہیں **شان نزول** جب سید عالم ﷺ کے فرزند حضرت قاسم کا وصال ہوا تو کفار نے آپ کو انتر یعنی منقطع النسل کہا اور یہ کہا کہ اب ان کی نسل نہیں رہی ان کے بعد اب ان کا ذکر بھی نہ رہے گا یہ سب چرچا ختم ہو جائیگا اس پر سورہ کریمہ نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کفار کی تکذیب کی اور ان کا بالغ رد فرمایا۔

## سورة الكافرون

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا و

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝ وَلَا

تم فرماؤ اے کافرو! وہ نہ میں پوجتا ہوں جو تم پوجتے ہو اور نہ

أَنْتُمْ عِبُدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ وَلَا أَنَا عَابِدٌكُمْ ۝

تم پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں اور نہ میں پوجوں گا جو تم لے پوجا

وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِينُكُمْ

اور نہ تم پوجو گے جو میں پوجتا ہوں تمہیں تمہارا دین

## وَلِي دِين ۶

اور مجھے میرا دین دے

(۱) سورۃ الکافرون مکہ ہے اس میں ایک رکوع چھ آیتیں چھبیس کلمے چورانوے حروف ہیں

**شان نزول** قریش کی ایک جماعت نے سید عالم ﷺ سے کہا تھا کہ آپ ہمارے دین کا اتباع کیجئے ہم آپ کے دین کا اتباع کریں گے ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں ایک سال ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں گے سید عالم ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل کی پناہ کہ میں اس کے ساتھ غیر کو شریک کروں کہنے لگے تو آپ ہمارے کسی معبود کو ہاتھ ہی لگا دیجئے ہم آپ کی تصدیق کر دیں گے اور آپ کے معبود کی عبادت کریں گے اس پر یہ سورۃ شریفہ نازل ہوئی اور سید عالم ﷺ مسجد حرام میں تشریف لے گئے وہاں قریش کی وہ جماعت موجود تھی حضور ﷺ نے یہ سورت انہیں پڑھ کر سنائی تو وہ مایوس ہو گئے اور حضور ﷺ کے اور حضور ﷺ کے اصحاب کے دڑپے ایذا ہوئے۔ (۲) مخاطب یہاں مخصوص کافر ہیں جو علم الہی میں ایمان سے محروم ہیں۔ (۳) یعنی تمہارے لئے تمہارا کفر اور میرے لئے میری توحید اور میرا اخلاص اور مقصود اس سے تہذیب (ذرا) ہے وَهَذِهِ آيَةٌ مِّنْ سُورَةِ بَايَةِ الْقِتَالِ

### سورة النصر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اور

اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَأَيْتَ النَّاسَ

جب اللہ کی مدد اور فتح آئے تو اور لوگوں کو تم دیکھو کہ

## يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ۖ فَسَبِّحْ

اللہ کے دین میں فوج فوج داخل ہوتے ہیں اور ۲۰ تو اپنے رب کی شان

## بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْ لَكَ إِنَّكَ كَانَ تَوَّابًا ۝

کرتے ہوئے اس کی یا کی بولو اور اس سے بخش جا ہو ورنہ شک وہ بہت تویر تھولی کر بوالا ہے

(۱) سورہ نصر مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع تین آیتیں سترہ کلمے ستر حرف ہیں۔ (۲) نبی کریم ﷺ کے لئے دشمنوں کے مقابلے میں اس سے یا عام فتوحات اسلام مراد ہیں یا خاص فتح مکہ۔ (۳) جیسا کہ بعد فتح مکہ ہوا کہ لوگ اقطار ارض سے شوقِ غلامی میں پہنچ آتے تھے اور شرفِ اسلام سے مشرف ہوتے تھے۔ (۴) امت کے لئے۔ (۵) اس سورت کے نازل ہونے کے بعد سید عالم ﷺ نے (سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ وَأَنْتَ أَعْلَمُ) کی بہت کثرت فرمائی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہ سورت حجۃ الوداع میں بمقام منیٰ نازل ہوئی اس کے بعد آیت الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ نازل ہوئی اس کے نازل ہونے کے بعد اسی روز سید عالم ﷺ نے دینا میں تشریف رکھی پھر آیت الکلالہ نازل ہوئی اس کے بعد حضور ﷺ پچاس روز تشریف فرما رہے پھر آیت وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ نازل ہوئی اس کے بعد حضور ﷺ اکیس روز یا سات روز تشریف فرما رہے اس سورت کے نازل ہونے کے بعد صحابہ کرام علیہم السلام نے سمجھ لیا تھا کہ دین

کامل اور مکمل اور تمام ہو گیا تو اب حضور ﷺ دنیا میں زیادہ تشریف نہ رکھیں گے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سورت سن کر اسی خیال سے ردئے اس سورت کے نازل ہونے کے بعد سید عالم ﷺ نے خطبہ فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے چاہے دنیا میں رہے چاہے اس کی لقاء قبول فرمائے اس بندہ نے لقاء الہی اختیار کیا یہ سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا آپ پر ہماری جانیں ہمارے مال ہمارے آباء ہماری اولادیں سب قربان۔

## سورة الذهب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۝۱ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ

تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا اسے کچھ کام نہ آیا اس کا

مَالُهُ وَمَا كَيْبُ ۝۲ سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝۳

مال اور نہ جو کس یا اسے اب دھنسا ہے پٹ مارتی آگ میں وہ

وَأَمْرَاتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝۴ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ

اور اس کی جو روتا لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھاتی اس کے گلے میں بھور کی

مِّنْ قَسَبٍ ۝۵

جھاں کا رستا وہ

(۱) سورۃ اہل لہب مکہ ہے اس میں ایک رکوع پانچ آیتیں ہیں کلمے ستر حروف ہیں

**شان نزول** جب نبی کریم ﷺ نے کوہ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی ہر طرف سے لوگ آئے اور حضور ﷺ نے ان سے اپنے صدق و امانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا اِنِّیْ لَکُمْ نَذِیْرٌ،

بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ اِس پر ابو لہب نے حضور ﷺ سے کہا تھا کہ تم تباہ ہو جاؤ کیا تم نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا اس پر سورت شریفہ نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم ﷺ کی طرف سے

جواب دیا۔ (۲)۔ ابو لہب کا نام عبد العزیٰ ہے یہ عبد المطلب کا بیٹا اور سید عالم ﷺ کا چچا تھا بہت ہی گورا خوبصورت آدمی تھا اسی لئے اس کی کنیت ابو لہب ہے اور یہی کنیت سے وہ مشہور تھا دونوں ہاتھوں

سے مراد اس کی ذات ہے۔ (۳)۔ یعنی اس کی اولاد۔ مروی ہے کہ ابو لہب نے جب پہلی آیت سنی تو کہنے لگا کہ جو کچھ میرے بھتیجے کہتے ہیں اگر سچ ہے تو میں اپنی جان کے لئے اپنے مال و اولاد کو فدیہ

کردوں گا اس آیت میں اس کا رد فرمایا گیا کہ یہ خیال غلط ہے اس وقت کوئی چیز کام آنے والی نہیں۔ (۴)۔ اُمّ جمیل بنت حرب بن اُمیہ، ابو سفیان کی بہن جو رسول کریم ﷺ سے نہایت عناد و

عداوت رکھتی تھی اور باوجود یہ کہ بہت دولت مند اور بڑے گھرانے کی تھی لیکن سید عالم ﷺ کی عداوت میں انہما کو پہنچی تھی کہ خود اپنے سر پر کانٹوں کا گٹھالا کر رسول ﷺ کے راستہ میں ڈالتی تاکہ

حضور کو اور حضور کے اصحاب کو ایذا و تکلیف ہو اور حضور کی ایذا رسانی اس کو اتنی پیاری تھی کہ وہ اس کام میں کسی دوسرے سے مدد لینا بھی گوارا نہ کرتی تھی۔ (۵)۔ جس سے کانٹوں کا گٹھاباند متی تھی ایک

روز یہ بوجھ اٹھا کر لار ہی تھی کہ تھک کر آرام لینے کے لئے ایک پتھر پر بیٹھ گئی ایک فرشتے نے بحکم الہی اس کے پیچھے سے اس گٹھے کو کھینچا وہ گرا اور رسی سے گلے میں پھانسی لگ گئی اور وہ مر گئی۔

## سورة الاخلاص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۝۳

تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے وہ اللہ ہے نیاز ہے نہ اسکی کوئی اولاد

وَلَمْ يُولَدْ ۝۴ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۵

اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا وہ اور نہ اس کے جوڑا کوئی ہے

(۱)۔ سورۃ اخلاص مکہ وبقولے مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع چار یا پانچ آیتیں پندرہ کلمے سینتالیس حرف ہیں احادیث میں اس سورت کی بہت فضیلتیں وارد ہوئیں اس کو تہائی قرآن کے برابر فرمایا گیا یعنی تین مرتبہ اس کو پڑھا جائے تو پورے قرآن کی تلاوت کا ثواب ملے ایک شخص نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے اس سورت سے بہت محبت ہے فرمایا اس کی محبت تجھے جنت میں داخل کرے گی (ترمذی) **شان نزول** کفار عرب نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ رب العزت عز و علا تبارک و تعالیٰ کے متعلق طرح طرح کے سوال کئے کوئی کہتا تھا کہ اللہ کا نسب کیا۔ کوئی کہتا تھا کہ وہ سونے کا ہے یا چاندی کا یا لوہے کا ہے یا لکڑی کا ہے کس چیز کا ہے۔ کسی نے کہا وہ کیا کھاتا ہے کیا پیتا ہے ربوبیت اس نے کس سے ورثہ میں پائی اور اس کا کون وارث ہو گا ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی اور اپنے ذات و صفات کا بیان فرما کر معرفت کی راہ واضح کی اور جاہلانہ خیالات و اذہام کی تاریکیوں کو جن



میں وہ لوگ گرفتار تھے اپنی ذات و صفات کے انوار کے بیان سے مُشتمل کر دیا۔ (۲)۔ ربوبیت والوہیت میں صفات عظمت و کمال کے ساتھ موصوف ہے رُشَل و نظیر و شبیہ سے پاک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ (۳)۔ ہر چیز سے نہ کھائے نہ پئے ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے۔ (۴)۔ کیونکہ کوئی اس کا مُجَانِس (ہم جنس) نہیں۔ (۵)۔ کیونکہ وہ قدیم ہے اور پیدا ہونا حادث کی شان ہے۔ (۶)۔ یعنی اس کا کوئی ہمتا و عدیل نہیں اس سورت کی چند آیتوں میں "علم البیات" کے نفسِ واعلیٰ مطالب بیان فرمادیئے گئے جن کی تفصیلات سے کتب خانے کے کتب لبریز ہو جائیں۔

## سورة الفلق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وا

قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ وَمِنْ

تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو مریخ کا پیدا کرنے والا ہے و اس کے سب مخلوق کی شر

شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثِ فِي

سے و اور اندھیری ڈالنے والے کے شر سے جب وہ ڈوبے و اور ان عمدتوں کے شر سے جو

الْعُقَدِ ۝۴ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵

گردنوں میں پھونکتی ہیں وہ اور عمدولے کے شر سے جب وہ بھڑے جھے و

(۱) سورہ فلق مدنیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مکہ ہے وَالْأَوَّلُ أَصْحٰهُ اس سورت میں ایک رکوع پانچ آیتیں تیس کلمے چوہتر حروف ہیں **شان نزول** یہ سورت اور سورۃ الناس جو اس کے بعد ہے یہ اس وقت نازل ہوئی جب کہ لبید بن اعصم یہودی اور اس کی بیٹیوں نے حضور سید عالم ﷺ پر جادو کیا اور حضور ﷺ کے جسم مبارک اور اعضاء ظاہرہ پر اس کا اثر ہوا۔ قلب و عقل و اعتقاد پر کچھ اثر نہ ہوا چند روز کے بعد جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے اور جادو کا جو کچھ سامان ہے وہ فلاں کوئیں میں ایک پتھر کے نیچے داب دیا ہے حضور سید عالم ﷺ نے علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا انہوں نے کوئیں کا پانی نکالنے کے بعد پتھر اٹھایا اس کے نیچے سے کجور کے گائے کی تھیلی برآمد ہوئی اس میں حضور ﷺ کے مومے شریف جو کنگھی سے برآمد ہوئے تھے اور حضور ﷺ کی کنگھی کے چند دندانے اور ایک ڈور ایا کمان کا چلہ جس میں گیارہ گرہیں لگی تھیں اور ایک موم کا پتلہ جس میں گیارہ سوئیاں چھیں تھیں یہ سب سامان پتھر کے نیچے سے نکالا اور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا گیا اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں سورتیں نازل فرمائیں ان دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں ہیں پانچ سورہ فلق میں ہر ایک آیت کے پڑھنے کیساتھ ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں اور حضور ﷺ بالکل تندرست ہو گئے (مسئلہ) تعویذ اور عمل جس میں کوئی کلمہ کفر یا شرک کا نہ ہو جائز ہے خاص کردہ عمل جو آیات قرآنیہ سے کئے جائیں یا احادیث میں وارد ہوئے ہوں حدیث شریف میں ہے کہ اشاء بنت عمیس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جعفر رضی اللہ عنہ کے بچوں کو جلد جلد نظر ہوتی ہے کیا مجھے اجازت ہے کہ ان کے لئے عمل کروں حضور ﷺ نے اجازت دی (ترمذی)۔ (۲) تعویذ میں اللہ تعالیٰ کا اس وصف کے ساتھ ذکر اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ صبح پیدا کر کے شب کی تاریکی دور فرماتا ہے تو وہ قادر ہے کہ پناہ چاہنے والے کو جن حالات سے خوف ہے ان کو دور فرمائے نیز جس طرح شب تاریکی میں آدمی طلوع صبح کا انتظار کرتا

ہے ایسا ہی نائفِ اُمن و راجبت کا منتظر رہتا ہے۔ علاوہ بریں صبح اہلِ اضطراب و اضطراب کی دُعاؤں کا اور ان کے قبول ہونے کا وقت ہے تو مراد یہ ہوئی کہ جس وقت اربابِ کرب و غم کو کشائش دی جاتی ہیں اور دُعاؤں قبول کی جاتی ہیں میں اس وقت کے پیدا کرنے والے کی پناہ چاہتا ہوں ایک قول یہ بھی ہے کہ فلقِ جہنم میں ایک وادی ہے۔ (۳) جاندار ہو یا بے جان مکلف ہو یا غیر مکلف۔ بعض مُفسرین نے فرمایا ہے کہ مخلوق سے مراد خاص ابلیس ہے جس سے بدتر مخلوق میں کوئی نہیں اور جادو کے عمل اس کی اور اس کے اَعوان و لشکروں کی مدد سے پورے ہوتے ہیں۔

(۴) حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے چاند کی طرف نظر کر کے ان سے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ عزوجل کی پناہ اس کے شر سے یہ اندھیری ڈالنے والا ہے جب ڈوبے (ترمذی) یعنی آخر ماہ میں جب چاند چھپ جائے تو جادو کے وہ عمل جو بیمار کرنے کے لئے ہیں اسی وقت میں کئے جاتے ہیں۔ (۵) یعنی جادوگر عورتیں جو ڈوروں میں گرہ لگا لگا کر ان میں جادو کے مشتر پڑھ پڑھ کر پھونکتی ہیں جیسے کہ لُبید کی لڑکیاں (مسئلہ) گنڈے بنانا اور ان پر گرہ لگانا آیاتِ قرآن یا اَسْمَاءِ الہیہ دم کرنا جائز ہے جَمہور صحابہ و تابعین علیہم الرضوان اسی پر ہیں اور حدیثِ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ہے کہ جب حضور سید عالم ﷺ کے اہل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو حضور ﷺ معوذات پڑھ کر اس پر دم فرماتے۔ (۶) حَسَدُ الْاَوَّاهِ ہے جو دوسرے کے زوالِ نعمت کی تمنا کرے یہاں حاسد سے یہود مراد ہیں جو نبی کریم ﷺ سے حَسَد کرتے تھے یا خاص لُبید بن اعصم یہودی۔ حَسَد بدترین صفت ہے اور یہی سب سے پہلا گناہ ہے جو آسمان میں ابلیس سے سرزد ہوا اور زمین میں قابیل سے۔

## سورة الناس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا و

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲ اِلٰهِ

تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب و سب لوگوں کا بادشاہ و سب لوگوں

النَّاسِ ۝۳ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَفَّاسِ ۝۴

کا خدا و اس کے شر سے جو دل میں بڑے خطرے ڈالتے و اور دیک رب سے و

الَّذِي يُوسِّسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝۵ مِنْ

وہ جو لوگوں کے دلوں میں دوسرے ڈالتے ہیں جن

الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶

اور آدمی و

(۱) سورة الناس بقول اصح مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع چھ آیتیں ہیں کلمے اتنی حروف ہیں۔

(۲) سب کا خالق مالک۔ ذکر میں انسانوں کی تخصیص ان کی تشریف کے لئے ہے کہ انہیں

اشرف المخلوقات کیا۔ (۳) ان کے کاموں کی تدبیر فرمانے والا۔ (۴) کہ الہ معبود ہوتا اسی

کے ساتھ خاص ہے۔ (۵) مراد اس سے شیطان ہے۔ (۶) یہ اس کی عادت ہی ہے کہ انسان جب

غافل ہوتا ہے تو اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور جب انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان دُک رہتا ہے اور ہٹ جاتا ہے۔ (۷) یہ بیان ہے وسوسے ڈالنے والے شیطان کا کہ وہ جنوں میں سے بھی ہوتا ہے اور انسانوں میں سے بھی جیسا شیاطین جن انسانوں کو وسوسے میں ڈالتے ہیں ایسے ہی شیاطین انس بھی ناصح بن کر آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتے ہیں پھر اگر آدمی ان وسوسوں کو مانتا ہے تو اس کا سلسلہ بڑھ جاتا ہے اور خوب گمراہ کرتے ہیں اگر اس سے متنبہ ہوتا ہے تو ہٹ جاتے ہیں اور دُک رہتے ہیں آدمی کو چاہیے کہ شیاطین جن کے شر سے بھی پناہ مانگے اور شیاطین انس کے شر سے بھی بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم ﷺ شب کو جب بستر مبارک پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں دست مبارک جمع فرما کر ان میں دم کرتے اور سورہ قلّٰهُوَ اللّٰهُ اُحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر اپنے مبارک ہاتھوں کو سر مبارک سے لے کر تمام جسم اقدس پر پھیرتے جہاں تک دست مبارک پہنچ سکتے یہ عمل تین مرتبہ فرماتے۔

**وَمَا تَزِيدُ** اللَّهُ إِلَّا تَوْبَةً بَعْدَ عَذَابٍ لَشِيمٍ

اسے اللہ ہم تجھ سے مدد پہنچاتے ہیں اور تجھ سے بخش مانجے

**وَلَوْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْكَ** وَتَوَكَّلْ عَلَيْكَ وَنُشِئُ عَلَيْكَ

ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہت بھی تعریف

**الْخَيْرِ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَحْمَدُكَ وَنُذَكِّرُكَ**

کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے

**مَنْ يُفَجِّرُكَ اللَّهُ إِيمَانًا كَعِبَادِ لَكَ نُصَلِّيُ**

ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے، اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز

**وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعِي وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوا**

پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور خدمت کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور تیری

**رَحْمَتِكَ وَنَخْشِيكَ عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ**

رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو

**يَا كُفَّارًا مُلْحِقًا**

**الشَّجِيَّاتِ لِلَّهِ وَالصَّلَاتِ وَالطَّيِّبَاتِ**

تمام نئی عبادتیں اور تمام نئی عبادتیں اور تمام نئی عبادتیں اللہ ہی

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

کے لیے ہیں۔ سلام ہو تم پر اے نبی اور اللہ کی رحمتیں

وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ

اور اس کی برکتیں سلام ہو تم پر اور اللہ کے نیک

الضَّالِحِينَ ۝ أَنشُرْهُدَانُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۝

بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

أَنشُرْهُدَانُ مُحَمَّدًا عَبْدًا وَرَسُولَهُ ۝

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى

**درد شریف**

اہلی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور

أَلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر صلوٰۃ بھیج جس طرح تو نے صلوٰۃ بھیجی حضرت ابراہیم علیہ السلام

أَلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۝ اللَّهُمَّ

پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے اہلی برکت

بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

دے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو

بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ

جس طرح تو نے برکت دی حضرت ابراہیم کو اور حضرت ابراہیم کی آل کو بیک تر

حَمِيْدًا مَّجِيْدًا ۝ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مَقِيْمًا لِّلصَّلٰوةِ

تعریف کیا گیا ہے بزرگ ہے۔ اے میرے پروردگار مجھ کو نماز کا پابند بنا دے

وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ قَرِيْبًا وَتَقْبَلْ دُعَاءِيَ ۝ رَبَّنَا

اور میری اولاد کو بھی اے ہمارے پروردگار میری دعا قبول فرما دے

اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدِيْ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ

پروردگار مجھ کو میرے ماں باپ کو اور سارے مسلمانوں کو بخش دے اس روز جبکہ اٹھوں گا

الْحِسَابِ ۝

حساب ہونے لگے۔

شش کلمے

چھ کلمے ایمان مفصل اور  
ایمان مجمل یہ سب ترجمے  
کے ساتھ زبانی یاد کروں۔

اَوَّلُ كَلِمَةٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں



**دوسرا کلمہ شہادت** اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے

لَا شَرِيكَ لَهُ وَاشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں

**تیسرا کلمہ تجید** سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلَهَ

اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور اللہ کے سوا

اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا

کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت اور ہلکی کرنی تو نہیں

بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

مگر اللہ کی طرف سے جو بہت بڑی عظمت والے

**چوتھا کلمہ توحید** لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک

لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ

نہیں، اسی کے ہاتھ میں بادشاہی اور اسی کے لیے تعریف ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے

وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ أَبَدًا أَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَ

اور وہ زندہ ہے اس کو ہرگز کبھی موت نہیں آئے گی بڑے جلال اور بزرگی

الْإِكْرَامِ بَيِّنَةٌ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

والا ہے۔ اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَغْفِرُوا لَكُمْ أَسْفَارًا اسْتَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ كُلِّ

میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے

ذَنْبٍ أَدْبَيْتَهُ عَمْدًا أَوْ خَطَا سِرًّا أَوْ عَلَانِيَةً

گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر

وَأَتُوبُ إِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِي أَعْلَمُ وَمِنَ

اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اُس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں اور اُس

الذَّنْبِ الَّذِي لَا أَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

گناہ سے جس کو میں نہیں جانتا (اے اللہ) بیشک تو غیبوں کا جاننے والا اور

وَسِتَّارُ الْعُيُوبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوبِ وَالْأَحْوَلُ وَ

عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت

لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ط

اور پہلی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

**چھٹا ذکر** اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ

أَشْرَكَ بِكَ شَيْئًا وَأَنَا أَعْلَمُ بِهِ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا

میں کسی شے کو تیرا شریک بناؤں جان بوجھ کر اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے

لَا أَعْلَمُ بِهِ تَبْتُ عَنْهُ وَتَبَّاتُ مِنَ الْكُفْرِ

اس (شرک) کی جس کو میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے تو بے باور بیزار ہوا کفر سے

الشُّرْكِ وَالْكَذِبِ وَالْغَيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالْمَيْمَةِ

اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے

وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِي كُلِّهَا

اور بھجائیوں سے اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور میں

وَأَسْلَمْتُ وَأَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ

اسلام لایا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے والی نہیں مگر اللہ ہی اس کا پیغام لایا ہے رسول اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

**ایمان منقول** اَمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلِکِیْتَهُ وَکِتٰبِہٖ

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر

وَرُسُلِہٖ وَالیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرَہٗ وَشِرْکَہٗ

اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بڑی قدر

مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط

کا خالق اللہ ہے اور موت کے بعد اٹھانے جانے پر

**ایمان جہل** اَمَنْتُ بِاللّٰهِ کَمَا هُوَ بِاسْمَائِہٖ

میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں

وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ اِقْرَارًا

اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے زبان

بِاللِّسَانِ وَتَصَدِّقًا بِالْقَلْبِ ط

سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے

**بَالِغِ مَرَدٍ وَعَوْرَتٍ لِي رَدِّكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيَاتِنَا وَ**

الہی بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور

**مَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا**

ہمارے ہر متوفی کو اور ہمارے ہر حاضر اور ہمارے ہر غائب کو اور ہر چھوٹے کو اور ہر بزرگ کو

**وَذَكِّرِنَا وَأُنْتِنَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا**

ہر بڑے کو اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو الہی تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تیری کو

**فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا**

اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے

**فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ ط**

تو اس کو ایمان پر موت دے ۔

**بَالِغِ رُكِّكَ لِي رَدِّكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَ**

الہی اس لئے کہ ہمارے لئے آگے بڑھ کر مسلمان کرنا

**اجْعَلْهُ لَنَا اجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا**

بنادے اور اس کو ہمارے لیے اجر (کا موجب) اور وقت بہ کام آئی والا بنادے اور اس کو ہماری سفارش

**وَمُشَفِّعًا ط**

کرن والا بنادے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے ۔

**بَابُ لُزْكَى كِي دُخَا** اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا قَرِطًا وَّ

الہی اس (لڑائی) کو ہمارے لیے آگے بیچ کر سامان کر نہوالی بنا دے اور

اجْعَلْهَا لَنَا اجْرًا وَّ ذُرًّا وَّ اجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً

اس کو ہمارے لیے اجر کی وجہ (اللہ تعالیٰ کا شکر کا نتیجہ) بنا دے اور اس کو ہمارے لیے سفارش کرنے والی بنا دے

وَمُشَفَّعَةً ط

تلبیہ یعنی لَبَّيْكَ (ترجمے کے ساتھ) زمانی یاد کریں۔

**لَبَّيْكَ**

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ط

ترجمہ: میں حاضر ہوں یا اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں

إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ط

تمام خوبیاں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور تیرا ہی ملک بھی، تیرا کوئی شریک نہیں۔

## پڑھنے یا سننے کے مدنی انعامات (فہرست)

صفحہ نمبر	تفصیل	نمبر شمار
	بہار شریعت حصہ ۹ سے مرتد کا بیان	۱
	" " " ۲۰ سے نجاستوں کا بیان	۲
	" " " کپڑے پاک کرنے کا طریقہ	۳
	" " " ۱۶ سے جھوٹ کا بیان	۴
	" " " غیبت اور چغلی کا بیان	۵
	" " " بغض و حسد کا بیان	۶
	" " " تکبیر کا بیان	۷
	" " " والدین کے حقوق کا بیان	۸
	شادی شدہ اسلامی بھائی اور بہنوں کیلئے	۹
	بہار شریعت حصہ ۷ سے عیسائیت کا بیان	۱۰
	" " " حقوق الزکوٰۃ کا بیان	۱۱
	" " " ۸ سے بچوں کی پرورش کا بیان	۱۲
	" " " طلاق کا بیان	۱۳
	" " " ظہار کا بیان	۱۴
	" " " طلاق کے کتابیہ کا بیان	۱۵

برائے مدینہ:- تمہید الایمان، حاکم الحرمین اور امیر اہلسنت وامت برباتہم العالیہ کے تمام رسائل مدرسے میں مہیا کریں اور ان کا جلد مطالعہ فرمائیں یا سن لیں۔ اور درست نھارج کے ساتھ ایک بار قرآن پاک ناظرہ پڑھنے کا سلسلہ بھی جلد شروع کر دیں۔

(بہار شریعت حصہ ۹ سے) ۱

## مُسرّت کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:-

وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فِيمَتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ  
فِي السَّيِّئَاتِ وَالْآخِرَةِ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۵۴﴾ (البقرہ: ۲۱۷)

ترجمہ: تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مُسرّت ہو جائے اور کفر کی حالت میں مرے  
اس کے تمام اعمال دُنیا اور آخرت میں رائے گاں ہیں اور وہ لوگ جہنمی ہیں اس میں  
بمیش رہیں گے۔

اور فرماتا ہے:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ  
فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ  
أَعَزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ  
لَوْمَةً لَّا يَجْرِمُ ظَلَمًا ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ  
عَلِيمٌ ﴿۵۵﴾ (المائدہ: ۵۴)

اے ایمان والو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مُسرّت ہو جائے تو عنقریب اللہ ایک  
ایسی قوم لائے گا جو اللہ کو محبوب ہوگی اور وہ اللہ عزوجل کو محبوب رکھے  
گی۔ مسلمانوں کے سامنے ذلیل اور کافروں پر سخت ہوگی وہ لوگ اللہ عزوجل کی راہ میں  
جہاد کریں گے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے یہ اللہ عزوجل کا فضل

۱۰ اسلام سے پھرنے والا



ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

اور فرماتا ہے:-

قُلْ اَبَا اللّٰهِ وَاٰتِيهِ وَاٰتِيهِمْ وَرَسُوْلُهُ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُوْنَ ۝ لَا تَعْتَدِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اٰيٰتِنَا كُمْ (التوبہ ۶۵)

تم فرمادو کیا اللہ عزوجل اور اس کی آیتوں اور اسکے رسول ﷺ کیساتھ تم مسخرہ پن کرتے تھے یہاں نہ بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے۔

**حدیث ۱:-** امام بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا بندہ کبھی اللہ عزوجل کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا (یعنی اپنے نزدیک ایک معمولی بات

کہتا ہے) اللہ عزوجل اس کی وجہ سے اس کے بہت درجے بلند کرتا ہے

اور کبھی اللہ عزوجل کی ناراضگی کی بات کرتا ہے اور اس خیال بھی نہیں

کرتا اس کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ مشرق

و مغرب کے درمیان میں جو فاصلہ ہے اس سے بھی فاصلہ پر جہنم میں گرتا ہے

**حدیث ۲ و ۳:-** صحیح بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اللہ کی وحدانیت اور میری

رسالت کی شہادت دیتا ہے اس کا خون حلال نہیں مگر تین وجہ سے وہ

کسی کو قتل کرے اور ٹیپ زانی اور دین سے نکل جانے والا جو جماعت

کا شہید شدہ زانی

مسلمین کو چھوڑ دیتا ہے اور ترمذی و نسائی و ابن کماہ نے اسی کی مش  
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

**حدیث ۴:** صحیح بخاری شریف میں عکرمہ سے مروی کہتے ہیں کہ حضرت  
علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چند زندیق لے پیش کئے گئے انہوں نے  
ان کو جلادیا جب یہ خبر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو یہ فرمایا  
کہ میں ہوتا تو نہیں جلاتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا  
فرمایا کہ ”اللہ عزوجل کے عذاب کے ساتھ تم عذاب مت دو“ اور میں  
انہیں قتل کرتا اس لئے کہ حضور نے ارشاد فرمایا ہے، ”جو شخص اپنے دین  
کو بدل دے اسے قتل کر ڈالو۔“

**مسئلہ:** کفر و شرک سے بدتر کوئی گناہ نہیں اور وہ بھی ارتداد کہ یہ کفر  
اصلی سے بھی باعتبار احکام سخت تر ہے جیسا کہ اس کے احکام سے معلوم  
ہوگا مسلمان کو چاہئے کہ اس سے پناہ مانگتا رہے کہ شیطن ہر وقت ایمان  
کی گھات میں ہے اور حدیث میں فرمایا کہ شیطن انسان کے بدن میں خون  
کی طرح تیرتا ہے۔ آدمی کو کبھی اپنے اوپر یا اپنی اطاعت و اعمال پر بھروسہ  
نہ چاہئے ہر وقت خدا عزوجل پر اعتماد کرے او اسی سے بقائے ایمان کی  
دُعا چاہے کہ اسی کے ہاتھ میں قلب ہے اور کُلب کو کُلب اسی وجہ سے

کہتے ہیں کہ لوٹ پوٹ ہوتا رہتا ہے ایمان پر ثابت رہنا اسی کی توفیق سے ہے جس کے دستِ قدرت میں قلب ہے اور حدیث میں فرمایا کہ شرک سے بچو کہ وہ چیونٹی کی چال سے مخفی ہے اور اس سے بچنے کی حدیث میں ایک دعا ارشاد فرمائی اسے ہر روز تین مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ شرک سے محفوظ رہو گے وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَاَنَا اَعْلَمُ بِاسْتَفْرٰکِ لِمَا لَا اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلٰمُ الْغُیْبِ۔ مُرْتَد وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی امر کا انکار کرے جو ضروریاتِ دین سے ہو یعنی زبان سے کلمہ کفر بے جس میں تاویل صحیح کی گنجائش نہ ہو یوں بعض افعال بھی ایسے ہیں جن سے کافر ہو جاتا ہے مثلاً بت کو سجدہ کرنا۔ مَصْحَف شریف کو نجاست کی جگہ پھینک دینا۔

**مسئلہ:** جو بطور تَمَسُّخُ اور نَحْضِ کے کُفْر کرے گا وہ بھی مُرْتَد ہے اگر چہ کہتا ہے کہ ایسا اِعْتِقَاد نہیں رکھتا (درمختار)

**مسئلہ:** کسی کلام میں چند معنی بنتے ہیں بعض کفر کی طرف جاتے ہیں بعض اسلام کی طرف تو اس شخص کی تکفیر نہیں کی جائے گی ہاں اگر معلوم ہو کہ فاعل نے معنی کفر کا ارادہ کیا مثلاً وہ خود کہتا ہے کہ میری مُراد یہی ہے تو کلام کا مُتَشَبِّہ ہونا نفع نہ دے گا۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ

۱۔ قرآن مجید

کلمہ کے کُفر ہونے سے فاعِل کا کافر ہونا ضروری نہیں (ردالمحتار وغیرہ)۔  
 آج کل بعض لوگوں نے یہ خیال کر لیا ہے کہ کسی شخص میں ایک بات  
 بھی اسلام کی ہو تو اسے کافر نہ کہیں گے یہ بالکل غلط ہے کیا یہود و نصاریٰ  
 میں اسلام کی کوئی بات نہیں پائی جاتی حالانکہ قرآن عظیم میں انہیں کافر  
 فرمایا گیا بلکہ بات یہ ہے کہ علمائے کرام نے فرمایا تھا کہ اگر کسی مسلمان  
 نے ایسی بات کہی جس کے بعض معنی اسلام کے مطابق ہیں تو کافر نہ  
 کہیں گے اس کو ان لوگوں نے یہ بنا لیا۔ ایک یہ دبا بھی پھیلی ہوئی ہے  
 کہتے ہیں کہ ”ہم تو کافر کو بھی کافر نہ کہیں گے کہ ہمیں کیا معلوم کہ  
 اس کا خاتمہ کُفر پر ہوگا“ یہ بھی غلط ہے قرآن عظیم نے کافر کو کافر کہا  
 اور کافر کہنے کا حکم دیا قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور اگر ایسا ہے تو مسلمان کو بھی  
 مسلمان نہ کہو تمہیں کیا معلوم کہ اسلام پر مرے گا۔ خاتمہ کا حال تو خدا  
 عزوجل جانے مگر شریعت نے کافر و مسلم میں امتیاز رکھا ہے۔ اگر کافر کو  
 کافر نہ جانا جائے تو کیا اس کے ساتھ وہی معاملات کر دو گے جو مسلم کے  
 ساتھ ہوتے ہیں حالانکہ بہت سے امور ایسے ہیں جن میں کفار کے احکام  
 مسلمانوں سے بالکل جدا ہیں مثلاً ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا ان کے  
 لئے اِسْتِغْفَار نہ کرنا ان کو مسلمانوں کی طرح دفن نہ کرنا ان کو اپنی لڑکیاں

نہ دینا ان پر جہاد کرنا ان سے جزیہ لے لینا اس سے انکار کریں تو قتل کرنا وغیرہ وغیرہ بعض جاہل یہ کہتے ہیں کہ ”ہم کسی کو کافر نہیں کہتے عالم لوگ جانیں وہ کافر کہیں“ مگر کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ عوام کے تو وہی عقائد ہوں گے جو قرآن و حدیث وغیرہما سے علماء نے انہیں بتائے یا عوام کیلئے کوئی شریعت جداگانہ ہے؟ جب ایسا نہیں تو پھر عالم دین کے بتائے پر کیوں نہیں چلتے نیز یہ کہ ضروریات کا انکار کوئی ایسا امر نہیں جو علماء ہی جانیں عوام جو علماء کی صحبت سے مشرف ہوتے رہتے ہیں وہ بھی ان سے بے خبر نہیں ہوتے پھر ایسے معاملہ میں پہلو تہی اور اعراض کے کیا معنی **مسئلہ:** کہنا کچھ چاہتا تھا اور زبان سے کفر کی بات نکل گئی تو کافر نہ ہوا یعنی جب کہ اس امر سے اظہارِ نفرت کرے کہ سننے والوں کو بھی معلوم ہو جائے کہ غلطی سے یہ لفظ نکلا ہے اور اگر بات کی پہچان کی تو کافر ہو گیا کہ کفر کی تائید کرتا ہے۔

**مسئلہ:** کفری بات کا دل میں خیال پیدا ہوا اور زبان سے بولنا برا جانتا ہے تو یہ کفر نہیں بلکہ خاص ایمان کی علامت ہے کہ دل میں ایمان نہ ہوتا تو اسے برا کیوں جانتا۔

**مسئلہ:** مُرْتَد ہونے کی چند شرطیں ہیں (۱)۔ عقل۔ نا سمجھ بچہ اور پاگل

یاد رہے جو غیر مسلم حاکم اسلام کو دارالاسلام میں رہنے کے عوض دیتا ہے۔ ح ضد

سے ایسی بات نکلی تو حکم کفر نہیں۔ (۲) ہوش۔ اگر نشہ میں بکا تو کافر نہ  
ہوا۔ (۳) اختیار۔ مجبوری اور اکراہ کی صورت میں حکم کفر نہیں مجبوری  
کے یہ معنی ہیں کہ جان جانے یا عضو کٹنے یا ضرب شدید کا صحیح اندیشہ

ہو اس صورت میں صرف زبان سے اس کلمہ کے کہنے کی اجازت ہے  
بشرطیکہ دل میں وہی اطمینانِ ایمانی ہو **الْأَمْنُ أَكْرَهُ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ**  
**مسئلہ:** جو شخص معاذ اللہ عزوجل مُرْتَد ہو گیا تو مُشْتَب ہے کہ حاکم

اسلام اُس پر اسلام پیش کرے اور اگر وہ کچھ شبہ بیان کرے تو اس کا  
جواب دے اور اگر مُہلت مانگے تو تین دن قید میں رکھے اور ہر روز اسلام

کی تلقین کرے یوں اگر اس نے مُہلت نہ مانگی مگر اُمید ہے کہ اسلام  
قبول کر لے گا جب بھی تین دن قید میں رکھا جائے پھر اگر مسلمان

ہو جائے فَبِهَا وَرَنہ قتل کر دیا جائے بغیر اسلام پیش کئے اسے قتل کر ڈالنا  
مُکْرَوۃ ہے (در مختار) مُرْتَد کو قید کرنا اور اسلام نہ قبول کرنے پر قتل کر ڈالنا

بادشاہِ اسلام کا کام ہے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ ایسا شخص اگر زندہ رہا  
اور اس سے تعرض نہ کیا گیا تو ملک میں طرح طرح کے فساد ہوں گے

اور فتنہ کا سلسلہ روز بروز ترقی پذیر ہوگا جس کی وجہ سے امنِ عامہ  
میں خلل پڑے گا لہذا ایسے شخص کو ختم کر دینا ہی مُقتضائے حکمت تھا اب

لے زبردستی۔ ع در پے ہونا

چونکہ حکومتِ اسلام ہندوستان میں باقی نہیں کوئی روک تھام کرنے والا باقی نہ رہا۔ ہر شخص جو چاہتا ہے بکتا ہے اور آئے دن مسلمانوں میں فساد پیدا ہوتا ہے نئے نئے مذہب پیدا ہوتے ہیں ایک خاندان بلکہ بعض جگہ ایک گھر میں کئی مذہب ہیں اور بات بات پر جھگڑے لڑائی ہیں۔ ان تمام خرابیوں کا باعث یہی نیا مذہب ہے۔ ایسی صورت میں سب سے بہتر ترکیب وہ ہے جو ایسے وقت کے لئے قرآن و حدیث میں ارشاد ہوئی۔ اگر مسلمان اس پر عمل کریں تمام قصوں سے نجات پائیں دنیا و آخرت کی بھلائی ہاتھ آئے وہ یہ کہ ایسے لوگوں سے بالکل میل جول چھوڑ دیں۔ سلام و کلام ترک کر دیں ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا انکے ساتھ کھانا پینا ان کے یہاں شادی بیاہ کرنا غرض ہر قسم کے تعلقات ان سے قطع کر دیں گویا سمجھیں کہ وہ اب رہا ہی نہیں واللہ الموافق

**مسئلہ:** کسی دین باطل کو اختیار کیا مثلاً یہودی یا نصرانی ہو گیا ایسا شخص مسلمان اس وقت ہوگا کہ اس دین باطل سے بیزاری و نفرت ظاہر کرے اور دینِ اسلام قبول کرے اور اگر ضروریاتِ دین میں سے کسی بات کا انکار کیا ہو تو جب تک اس کا اقرار نہ کرے جس سے انکار کیا ہے محض کلمہ شہادت پڑھنے پر اس کے اسلام کا حکم نہ دیا جائے گا کہ کلمہ شہادت کا اس

نے بظاہر انکار نہ کیا تھا مثلاً نماز یا روزہ کی فرضیت سے انکار کرے یا شراب اور سوڑ کی حرمت نہ مانے تو اس کے اسلام کے لئے یہ شرط ہے کہ جب تک خاص اس امر کا اقرار نہ کرے اس کا اسلام قبول نہیں یا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی جناب میں گستاخی کرنے سے کافر ہوا تو جب تک اس سے توبہ نہ کرے مسلمان نہیں ہو سکتا۔ (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ:** عورت یا نابالغ سمجھ والا بچہ مُرْتَد ہو جائے تو قتل نہ کریں گے بلکہ قید کریں گے یہاں تک کہ توبہ کرے اور مسلمان ہو جائے (عالمگیری)

**مسئلہ:** مرتد اگر اِرتِدَاد سے توبہ کرے تو اس کی توبہ مقبول ہے مگر بعض مرتدین مثلاً کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا کہ اس کی توبہ مقبول نہیں توبہ قبول کرنے سے مراد یہ ہے کہ توبہ کرنے کے بعد بادشاہ اسلام اسے قتل نہ کرے گا۔

**مسئلہ:** مُرْتَد اگر اپنے اِرتِدَاد سے انکار کرے تو یہ انکار بمنزلہ توبہ کے ہے اگرچہ گواہانِ عادل سے اس کا اِرتِدَاد ثابت ہو یعنی اس صورت میں یہ قرار دیا جائے گا کہ اِرتِدَاد تو کیا مگر اب توبہ کر لی لہذا قتل نہ کیا جائے گا اور اِرتِدَاد کے باقی احکام جاری ہونگے مثلاً اس کی عورت نکاح سے نکل جائے گی جو کچھ اعمال کیے تھے سب اکارت ہو جائیں گے حج کی استطاعت

۱۔ مرتد ہونا



رکھتا ہو تو اب پھر حج فرض ہے پہلا حج جو کر چکا تھا بے کار ہو گیا۔

(در مختار، البحر الرائق) اگر اس قول سے انکار نہیں کرتا مگر لایعنی تقریروں

سے اس کو صحیح بتاتا ہے جیسا زمانہ حال کے مُرتدین کا شیوہ ہے تو یہ نہ

انکار ہے نہ توبہ مثلاً قادیانی کہ نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور خاتم النبیین کے

غلط معنی بیان کر کے اپنی نبوت کو برقرار رکھنا چاہتا ہے یا حضرت سیدنا

مسح عیسیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی شان پاک میں سخت حملے کرتا

ہے پھر حیلے گھڑتا ہے یا بعض عمائد وہابیہ کہ حضور اقدس ﷺ کی شان

رفع میں کلمات دشنام استعمال کرتے اور تاویل غیر مقبول کر کے اپنے

اوپر سے کفر اٹھانا چاہتے ہیں ایسی باتوں سے کفر نہیں ہٹ سکتا۔ کفر اٹھانے

کا جو نہایت آسان طریقہ ہے کاش اسے برتتے تو ان زحمتوں میں نہ پڑتے

اور عذابِ آخرت سے بھی ان شاء اللہ عزوجل رہائی کی صورت نکلتی وہ

صرف توبہ ہے کہ کفر و شرک سب کو مٹا دیتی ہے مگر اس میں وہ اپنی

ذلت سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ خدا کو محبوب اس کے محبوبوں کو پسند تمام

عُقلا کے نزدیک اس میں عزت۔

**مسئلہ:** زمانہ اسلام میں کچھ عبادات قضا ہو گئیں اور ادا کرنے سے

پہلے مُرتد ہو گیا پھر مسلمان ہوا تو ان عبادات کی قضا کرے اور جو ادا

ہو چکا تھا اگرچہ اِرْتِدَاد سے باطل ہو گئیں مگر اس کی قضا نہیں البتہ  
اگر صاحبِ اِسْتِطَاعَت ہو تو کج دوبارہ فرض ہوگا (درمختار)

**مسئلہ:** اگر کفرِ قطعی ہو تو عورت نکاح سے نکل جائے کی پھر اسلام

لانے کے بعد اگر عورت راضی ہو تو دوبارہ اس سے نکاح ہو سکتا ہے ورنہ

جہاں پسند کرے نکاح کر سکتی ہے اس کا کوئی حق نہیں کہ عورت کو

دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے سے روک دے اور اگر اسلام لانے کے

بعد عورت کو بدستور رکھ لیا دوبارہ نکاح نہ کیا تو قربت زنا ہوگی اور بچے

وَلَدُ الزَّانَا اور اگر کفرِ قطعی نہ ہو یعنی بعض علماء کافر بتاتے ہوں اور بعض

نہیں یعنی فقہا کے نزدیک کافر ہو اور مُتَّكَلِّمِیْن کے نزدیک نہیں تو اس

صورت میں بھی تجدیدِ اسلام و تجدیدِ نکاح کا حُکْم دیا جائے گا۔ (درمختار)

**مسئلہ:** عورت کو خبر ملی کہ اس کا شوہر مُرْتَد ہو گیا ہے تو عِدَّت گزار

کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ خبر دینے والے دو مرد ہوں یا ایک مرد

اور دو عورتیں بلکہ ایک عادل کی خبر کافی ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ:** عورت مُرْتَد ہو گئی پھر اسلام لائی تو شوہرِ اول سے نکاح کرنے

پر مجبور کی جائیگی یہ نہیں ہو سکتا کہ دوسرے سے نکاح کرے اسی پر فتویٰ

ہے۔ (درمختار)

**مسئلہ:** مُرْتَد کا نکاح بالاتفاق باطل ہے وہ کسی عورت سے نکاح نہیں کر سکتا نہ مُسْلِم سے نہ کافرہ سے نہ مُرْتَد سے نہ حُرّہ سے نہ کنیر سے (عالمگیری)

**مسئلہ:** مُرْتَد کا ذبیحہ مُرْتَد ہے اگرچہ بِسْمِ اللّٰہ کر کے ذبح کرے یوہیں کُتے یا باز یا تیر سے جو شکار کیا ہے وہ بھی مُرْتَد ہے اگرچہ چھوڑتے وقت بِسْمِ اللّٰہ کہہ لی ہو (عالمگیری)

**مسئلہ:** مُرْتَد کسی معاملہ میں گواہی نہیں دے سکتا اور کسی کا وارث نہیں ہو سکتا اور زمانہ اِرتداد میں جو کچھ کمایا ہے اس میں مُرْتَد کا کوئی وارث نہیں ہو سکتا۔ (در مختار رد المحتار)

**مسئلہ:** اِرتداد سے ملک جاتی رہتی ہے یعنی جو کچھ اس کے اَمْلَک و اَمْوَال تھے سب اس کی ملک سے خارج ہو گئے مگر جبکہ پھر اسلام لائے اور کفر سے توبہ کرے تو بدستور مالک ہو جائے گا اور کفر پر ہی مر گیا یا دارالغزب کو چلا گیا تو زمانہ اسلام کے جو کچھ اَمْوَال ہیں ان سے اولاد ان دُنُون کو ادا کریں گے جو زمانہ اسلام میں اسکے ذمہ تھے۔ اس سے جو بچے وہ مسلمان ورثہ کو ملیں گے اور زمانہ اِرتداد میں جو کچھ کمایا ہے اس سے زمانہ اِرتداد کے دُنُون ادا کریں گے اس کے بعد جو بچے وہ فئے سے ہے (ہدایہ وغیرہ)

**مسئلہ:** عورت کو طلاق دی تھی وہ ابھی عِدَّت ہی میں تھی کہ شوہر

۱ آزاد عورت۔ ۲ قرضوں۔ ۳ بیت المال کا حصہ

مُزْتَد ہو کر دارالحرب کو چلا گیا یا حالتِ ارتداد میں قتل کیا گیا تو وہ عورت وارث ہوگی (تیسرین)

**مسئلہ:** مُزْتَد دارالحرب کو چلا گیا یا قاضی نے لِحَاق یعنی دارالحرب میں چلے جانے کا حکم دے دیا تو اس کے مُدَبَّر اور اُمِّ وُلْدِ آزاد ہو گئے اور جتنے دُیُون میعاد تھے ان کی میعاد پوری ہو گئی یعنی اگرچہ ابھی میعاد پوری ہونے میں کچھ زمانہ باقی ہو مگر اسی وقت وہ دین واجب الادا ہو گئے اور زمانہ اسلام میں جو کچھ وَصِیَّت کی تھی وہ سب باطل ہے (فتح القدر)

**مسئلہ:** مُزْتَد بہتہ قبول کر سکتا ہے۔ کینز کو اُمِّ وُلْدِ کر سکتا ہے یعنی اس کی لونڈی کو حمل تھا اور زمانہ ارتداد میں بچہ پیدا ہوا تو اس بچہ کے نسب کا دعویٰ کر سکتا ہے کہہ سکتا ہے کہ یہ میرا بچہ ہے لہذا یہ بچہ اس کا وارث ہوگا اور اس کی ماں اُمِّ وُلْدِ ہو جائیگی (عالمگیری)

**مسئلہ:** مُزْتَد دارالحرب کو چلا گیا پھر مسلمان ہو کر واپس آیا تو اگر قاضی نے ابھی تک دارالحرب جانے کا حکم نہیں دیا تھا تو تمام اَمْوَالِ اسکو ملیں گے اور اگر قاضی حکم دے چکا تھا تو جو کچھ ورثہ کے پاس موجود ہے وہ ملے گا اور ورثہ جو کچھ خرچ کر چکے یا بیچ دیئے وغیرہ کر کے انتقالِ ملک کر چکے اس میں کچھ نہیں (عالمگیری) **تنبیہ:** زمانہ حال میں جو لوگ باوجود

۱۔ ملک میں اسلامی حکومت نہ ہو، مسلمانوں کو زرائع کی ادائیگی سے روکا جائے۔ ۲۔ نظام کی ایک قسم جس کی آزادی آفا کی صورت پر موقوف ہو۔

۳۔ فروخت

ادّعاءِ اسلام کلماتِ کُفر بکتے ہیں یا کُفری عقائد رکھتے ہیں ان کے اقوال و افعال کا بیان ”حصہ اول“ میں گزرا یہاں چند دیگر کلمات کفر جو لوگوں سے صادر ہوتے ہیں بیان کیے جاتے ہیں تاکہ ان کا بھی علم حاصل ہو اور ایسی باتوں سے توبہ کی جائے اور اسلامی حدود کی محافظت کی جائے۔

**مسئلہ:** جس شخص کو اپنے ایمان میں شک ہو یعنی کہتا ہے کہ مجھے اپنے مؤمن ہونے کا یقین نہیں یا کہتا ہے، ”معلوم نہیں میں مومن ہوں یا کافر“ وہ کافر ہے ہاں اگر اس کا مطلب یہ ہو کہ معلوم نہیں میرا خاتمہ ایمان پر ہوگا یا نہیں تو کافر نہیں جو شخص ایمان و کفر کو ایک سمجھے یعنی کہتا ہے کہ سب ٹھیک ہے خدا کو سب پسند ہے وہ کافر ہے یوہیں جو بعض ایمان پر راضی نہیں یا کفر پر راضی ہے وہ بھی کافر ہے۔ (عالمگیری)

**مسئلہ:** ایک شخص گناہ کرتا ہے لوگوں نے اسے منع کیا تو کہنے لگا اسلام کا کام اسی طرح کرنا چاہئے یعنی جو گناہ و معصیت کو اسلام کہتا ہے وہ کافر ہے یوہیں کسی نے دوسرے سے کہا میں مسلمان ہوں اس نے جواب میں کہا تجھ پر بھی لعنت اور تیرے اسلام پر بھی لعنت ایسا کہنے والا بھی کافر ہے (عالمگیری)

**مسئلہ:** اگر یہ کہا خدا مجھے اس کام کے لئے حکم دیتا جب بھی نہ کرتا

تو کافر ہے یوہیں ایک نے دوسرے سے کہا میں اور تم خدا کے حکم کے موافق کام کریں دوسرے نے کہا میں خدا کا حکم نہیں جانتا یا کہا یہاں کسی کا حکم نہیں چلتا (عالمگیری)

**مسئلہ:** کوئی شخص بیمار نہیں ہوتا یا بہت بوڑھا ہے مَرتا نہیں اس کیلئے یہ کہنا کہ ”اے اللہ میاں بھول گئے ہیں“ یا کسی زبان دراز آدمی سے یہ کہنا کہ خدا عزوجل تمہاری زبان کا مقابلہ کر ہی نہیں سکتا میں کس طرح کروں یہ کفر ہے (خلاصۃ الفتاویٰ) یوہیں ایک نے دوسرے سے کہا ”اپنی عورت کو قابو میں نہیں رکھتا“ اس نے کہا ”عورتوں پر خدا کو تو قدرت ہے نہیں مجھ کو کہاں سے ہوگی۔“

**مسئلہ:** خدا کیلئے مکان ثابت کرنا کفر ہے کہ وہ مکان سے پاک ہے یہ کہنا کہ اوپر خدا ہے نیچے تم یہ کلمہ کفر ہے (خانہ)

**مسئلہ:** کسی نے کہا گناہ نہ کرو ورنہ خدا تجھے جہنم میں ڈالے گا اس نے کہا میں جہنم سے نہیں ڈرتا یا کہا خدا کے عذاب کی کچھ پروا نہیں یا ایک نے دوسرے سے کہا ”تو خدا سے نہیں ڈرتا“ اس نے غصہ میں کہا ”نہیں“ یا کہا ”خدا کیا کر سکتا ہے اس کے سوا کہ دوزخ میں ڈال دے“ یا کہا ”خدا سے ڈر“ اس نے کہا ”خدا کہاں ہے“ یہ سب کفر کے کلمات ہیں (عالمگیری)

**مسئلہ:** کسی سے کہا ”اِنَّ شَاءَ اللہ عزوجل تم اس کام کو کرو گے“ اس نے

کہا، میں بغیر ان شاء اللہ کرونگا یا ایک نے دوسرے پر ظلم کیا مظلوم نے کہا خدا نے یہی مُقَدَّر کیا تھا ظالم نے کہا، میں بغیر اللہ کے مقدر کئے کرتا ہوں یہ کُفر ہے (عالمگیری)

**مسئلہ:** کسی مسکین نے اپنی محتاجی کو دیکھ کر یہ کہا، اے خدا فلاں بھی تیرا بندہ ہے اسکو تو نے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں اور میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قدر رنج و تکلیف دیتا ہے، آخر یہ کیا انصاف ہے۔ ایسا کہنا کفر ہے (عالمگیری) حدیث میں ایسے ہی کیے، فرمایا كَادَ الْفَقْرَانُ يَكُونُ كُفْرًا محتاجی کفر کے قریب ہے کہ جب محتاجی کے سبب ایسے نا ملائم کلمات صادر ہوں جو کفر ہیں تو گویا خود محتاجی قریب بکفر ہے۔

**مسئلہ:** اللہ عزوجل کے نام کی تَصْغِير کرنا کفر ہے جیسے کسی کا نام عبد اللہ، عبد الخالق یا عبد الرحمن ہو اسے پکارنے میں آخر میں الف وغیرہ ایسے حروف ملا دیں جس سے تَصْغِير سمجھی جاتی ہے (البحر الرائق)

**مسئلہ:** ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اسکا لڑکا باپ کو تلاش کر رہا تھا اور روتا تھا کسی نے کہا ”چپ رہ تیرا باپ اللہ اللہ کرتا ہے“ یہ کہنا کفر نہیں کیونکہ اسکے معنی یہ ہیں کہ خدا کی یاد کرتا ہے (عالمگیری) اور بعض جاہل کہتے ہیں کہ ”لالہ پڑھتا ہے“ یہ بہت قبیح ہے کہ یہ نفی محض ہے جسکا

مطلب یہ ہوا کہ کوئی خدا نہیں اور یہ معنی کفر ہیں۔

**مسئلہ:** انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرنا ان کی جناب میں گستاخی کرنا یا ان کو فواحش و بے حیائی کی طرف منسوب کرنا کفر ہے مثلاً معاذ اللہ یوسف علیہ السلام کو زنا کی طرف نسبت کرنا۔

**مسئلہ:** جو شخص حضور اقدس ﷺ کو تمام انبیاء میں آخر نبی نہ جانے یا حضور ﷺ کی کسی چیز کی توہین کرے یا عیب لگائے، آپ کے موئے مبارک کو تحقیر سے یاد کرے، آپ کے لباس مبارک کو گندہ اور میلایاتے، حضور ﷺ کے ناخن مبارک بڑے بڑے کہے یہ سب کفر ہے بلکہ اگر کسی کے اس کہنے پر کہ حضور کو کدو پسند تھا کوئی یہ کہے مجھے پسند نہیں تو بعض علماء کے نزدیک کافر ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اگر اس حیثیت سے اسے ناپسند ہے کہ حضور کو پسند تھا تو کافر ہے یوں کسی نے یہ کہا کہ حضور اقدس ﷺ کھانا تناول فرمانے کے بعد تین بار انگشت ہائے مبارک چاٹ لیا کرتے تھے اس پر کسی نے کہا ”یہ ادب کے خلاف ہے“ یا کسی سنت کی تحقیر کرے مثلاً داڑھی بڑھانا مونچھیں کم کرنا عمامہ باندھنا یا شملہ لگانا ان کی اہانت کفر ہے جبکہ سنت کی توہین مقصود ہو۔

**مسئلہ:** اب جو اپنے کو کہے ”میں پیغمبر ہوں“ اور اسکا مطلب یہ بتائے کہ



میں پیغام پہنچاتا ہوں وہ کافر ہے یعنی یہ نادیل مشروع نہیں کہ عرف میں یہ لفظ رسول و نبی کے معنے میں ہے (عالمگیری)

**مسئلہ:** حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی شان پاک میں سب و شتم

کرنا تہراً صح کہنا یا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی صحبت یا امامت و خلافت سے انکار کرنا کفر ہے (عالمگیری وغیرہ) حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان پاک میں قذف عی جیسی ناپاک تہمت لگانا یقیناً قطعاً کفر ہے۔

**مسئلہ:** دشمن و مغضوب کو دیکھ کر یہ کہنا ملک الموت آگے یا کہا اے ویساہی دشمن جانتا ہوں جیسا ملک الموت کو اس میں اگر ملک الموت کو برا کہنا ہے تو کفر ہے اور موت کی ناپسندیدگی کی بنا پر ہے تو کفر نہیں یوہیں جبرئیل یا میکائیل یا کسی فرشتہ کو جو شخص عیب لگائے یا توہین کرے کافر ہے۔

**مسئلہ:** قرآن کی کسی آیت کو عیب لگانا یا اس کی توہین کرنا یا اس کے ساتھ مسخرہ پن کرنا کفر ہے مثلاً داڑھی مونڈانے سے منع کرنے پر اکثر داڑھی منڈے کہتے ہیں کلاً مَوْفٍ تَعْلَمُونَ جس کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں "کلا صاف کرو" یہ قرآن کی تحریف و تبدیل بھی ہے اور اس کے ساتھ مذاق اور دل لگی بھی اور یہ دونوں باتیں کفر اسی طرح اکثر باتوں میں قرآن مجید کی آیتیں بے موقع پڑھ دیا کرتے ہیں اور مقصود ہنسی کرنا ہوتا

۱۔ سنی نہیں جاسے گی۔ ۲۔ گالیاں دینا۔ ۳۔ برا بھلا کہنا۔ ۴۔ زنا کی تہمت۔ ۵۔ جس سے بعض ہے

ہے جیسے کسی کو نماز باجماعت کیلئے بلایا وہ کہنے لگا میں جماعت سے نہیں

بلکہ تنہا پڑھونگا کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى

**مسئلہ:** مزامیر کے ساتھ قرآن پڑھنا کفر ہے گراموفون میں قرآن سننا

منع ہے اگرچہ یہ باجا نہیں۔ بلکہ ریکارڈ میں جس طرح کی آواز بھری ہوتی

ہے وہی اس سے نکلتی ہے اگر باجے کی آواز بھری جائے تو باجے کی آواز

سننے میں آئیگی اور نہیں تو نہیں مگر گراموفون عموماً کھوڈ کعب کی مجالس

میں بجایا جاتا ہے اور ایسی جگہ قرآن مجید پڑھنا سخت ممنوع ہے۔

**مسئلہ:** کسی سے نماز پڑھنے کو کہا اس نے بواب دیا ”نماز پڑھتا تو ہوں

مگر اس کا کچھ نتیجہ نہیں“ یا کہا ”تم نے نماز پڑھی کیا فائدہ ہوا؟“ یا کہا

”نماز پڑھ کے کیا کروں کس کے لئے پڑھوں ماں باپ تو مر گئے“ یا کہا

”بہت پڑھ لی اب دل گھبرا گیا“ یا کہا ”پڑھنا نہ پڑھنا دونوں برابر ہے“

غرض اسی قسم کی بات کرنا جس سے فرضیت کا انکار سمجھا جاتا ہو یا نماز کی

تحقیر ہوتی ہو یہ سب کفر ہے۔

**مسئلہ:** کوئی شخص صرف رمضان میں نماز پڑھتا ہے بعد میں نہیں پڑھتا

اور کہتا یہ ہے کہ یہی بہت ہے یا جتنی پڑھی یہی زیادہ ہے کیونکہ رمضان

میں ایک نماز ستر نماز کے برابر ہے ایسا کہنا کفر ہے اس لئے کہ اس سے

نماز کی فرضیت کا انکار معلوم ہوتا ہے۔

**مسئلہ:** اذان کی آواز سن کر یہ کہنا ”کیا شور مچا رکھا ہے“ اگر یہ قول بر وجہ انکار ہو کفر ہے (عالمگیری)

**مسئلہ:** روزہ رمضان نہیں رکھتا اور کہتا ہے کہ ”روزہ وہ رکھے جسے کھانا نہ ملے“ یا کہتا ہے ”جب خدا نے کھانے کو دیا ہے تو بھوکے کیوں مریں“ یا اسی قسم کی اور باتیں جن سے روزہ کی ہتک و تحقیر ہو کہنا کفر ہے

**مسئلہ:** علم دین اور علماء کی توہین بے سبب یعنی محض اس وجہ سے کہ عالم دین ہے کفر ہے یوہیں عالم دین کی نقل کرنا مثلاً کسی کو مشر و غیرہ کسی اونچی جگہ پر بٹھائیں اور اس سے مسائل بطور استہزاء دریافت کریں پھر اسے تکیہ وغیرہ سے ماریں اور مذاق بنائیں یہ کفر ہے (عالمگیری) یوہیں شرع کی توہین کرنا مثلاً کہے، ”میں شرع درع نہیں جانتا“ یا عالم دین محتاط کا فتویٰ پیش کیا گیا اس نے کہا، ”میں فتویٰ نہیں مانتا“ یا فتویٰ کو زمین پر پٹک دیا۔

**مسئلہ:** کسی شخص کو شریعت کا حکم بتایا کہ اس معاملہ میں یہ حکم ہے اس نے کہا، ”ہم شریعت پر عمل نہیں کریں گے ہم تو رسم کی پابندی کریں گے“ ایسا کہنا بعض مشائخ کے نزدیک کفر ہے۔ (عالمگیری)

**مسئلہ:** شراب پیتے وقت یا زنا کرتے وقت یا جو اکھلتے وقت بسم اللہ کہنا

لامذق

کفر ہے دو شخص جھگڑ رہے تھے ایک نے کہا، ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“  
 دوسرے نے کہا، ”لَا حَوْلَ كَمَا كَامَ هِيَ يَا كِبَا اس لَا حَوْلَ كُو مِيں كِيَا كِرُوں  
 يَا لَا حَوْلَ رُوئِي كِي جگہ كام نہ ديگا“ يُوهُيں سُبْحٰنَ اللّٰهِ اُو ر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كِي متعلق  
 اسي قسم كِي الفاظ كہنا كفر ہے۔ (عائليگيري)

**مسئلہ:** بيماري ميں گھبرا كر كہنے لگا، ”تجھے اختيار ہے چاہے كافر مار يا  
 مسلمان مار“ يہ كفر ہے يُوهُيں مصائب ميں مبتلا ہو كر كہنے لگا، ”تُو نے مي را  
 مال ليا اور اولاد لے لي اور يہ ليا ده ليا اب كيا كريگا اور كيا باقى ہے جو تُو نے  
 نہ كيا“ اس طرح بكنا كفر ہے۔

**مسئلہ:** مسلمان كو كلماتِ كفر كِي تعليم و تلقين كرنا كفر ہے اگرچہ كھيل  
 اور مذاق ميں ايسا كرے يُوهُيں كسي كِي عورت كو كفر كِي تعليم كِي اور يہ كہا،  
 ”تُو كافر ہو جا تا كہ شوهر سے پيچھا چھوٹے“ تُو عورت كفر كرے يا نہ كرے  
 يہ كہنے والا كافر ہو گیا۔ (خانيہ)

**مسئلہ:** هولي اور ديوالي پوجنا كفر ہے كہ يہ عبادت غير اللہ ہے كفار كے  
 ميلوں، تہواروں ميں شريك ہو كر ان كے ميلے اور جلوسِ مذہبي كِي شان  
 و شوكت بڑھانا كفر ہے جيسے رام ليلا اور جنم اسٹي اور رام نومي وغيرہ كے  
 ميلوں ميں شريك ہونا يُوهُيں ان كے تہواروں كے دن محض اس وجہ سے

چیزیں خریدنا کہ کفار کا تہوار ہے یہ بھی کفر ہے جیسے دیوالی میں کھلونے اور مٹھائیاں خریدی جاتی ہیں کہ آج خریدنا دیوالی منانے کے سوا کچھ نہیں یوہیں کوئی چیز خرید کر اس روز مشرکین کے پاس ہدیہ کرنا جبکہ مقصود اس دن کی تعظیم ہو تو کفر ہے (البحر الرائق) مسلمانوں پر اپنے دین و مذہب کا تحفظ لازم ہے دینی حمیت اور دینی غیرت سے کام لینا چاہئے کافروں کے کفری کاموں سے الگ رہیں مگر افسوس کہ مشرکین تو مسلمانوں سے اجتناب کریں اور مسلمان ہیں کہ ان سے اختلاط رکھتے ہیں اسمیں سراسر مسلمانوں کا نقصان ہے۔ اسلام خدا کی بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو اور جس بات میں ایمان کا نقصان ہے اس سے دور بھاگو ورنہ شیطان گمراہ کر دیگا اور یہ دولت تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے گی پھر کف افسوس ملنے کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئیگا اے اللہ! تو ہمیں صراطِ مستقیم پر قائم رکھ اور اپنی ناراضی کے کانوں سے بچا اور جس بات میں تو راضی ہے اس کی توفیق دے۔ تو ہر دشواری کو دور کرنے والا ہے اور ہر سختی کو آسان کرنے والا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

والحمد لله رب العالمین.

بہار شریعت حصہ ۲ سے

## نجاستوں کا بیان کیڑے پاک کرنیکا طریقہ

**حدیث ۱۔** صحیح بخاری و مسلم میں اشاء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا، ”یا رسول اللہ ﷺ ہم میں جب کسی کے کیڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے۔“ فرمایا، ”جب تم میں سے کسی کا کیڑا حیض کے خون سے آلودہ ہو جائے تو اسے کھرچے پھر پانی سے دھوئے تب اس میں نماز پڑھے۔“

**حدیث ۲۔** صحیحین میں ہے اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ، ”رسول اللہ ﷺ کے کیڑے سے رَمْنی کو میں دھوتی پھر حضور ﷺ نماز کو تشریف لے جاتے اور دھونے کا نشان اس میں ہوتا۔“

**حدیث ۳۔** صحیح مسلم میں ہے فرماتی ہیں کہ، ”میں رسول اللہ ﷺ کے کیڑے سے رَمْنی کو کُلْ ذالقی پھر حضور ﷺ اس میں نماز پڑھتے۔“

**حدیث ۴۔** صحیح مسلم میں میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، ”چمڑا جب پکایا جائے پاک ہو جائے گا۔“

**حدیث ۵۔** امام مالک اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی، رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ، ”مردز کی کھالیں بپ پکانا ہائیں تو انہیں کام میں لایا جائے۔“

**حدیث ۶-** امام احمد و ابوداؤد و نسائی نے روایت کی، ”رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھال سے منع فرمایا۔“

**حدیث ۷-** دوسری روایت میں ہے، ”ان کے پہننے اور ان پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔“

### نجاستوں کے متعلق احکام

نجاست دو قسم کی ہے ایک وہ جس کا حکم سخت ہے اس کو غَائِظَہ کہتے ہیں دوسری وہ جس کا حکم ہلکا ہے اس کو خَفِيفَہ کہتے ہیں۔ نجاستِ غَائِظَہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے۔ بے پاک کئے نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں اور قصدِ پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بہ نیتِ اسْتِحْفَافِ لے ہے تو کفر ہوا۔ اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کئے نماز پڑھی تو سَکْرُوہِ تَحْرِیْمِ ہوئی یعنی ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے اور قصدِ پڑھی تو گنہگار بھی ہوا اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سُنَّت ہے کہ بے پاک کئے نماز ہوگئی مگر خلافِ سُنَّت ہوئی اور اسکا اعادہ بہتر ہے۔

**مسئلہ:** اگر نجاست گاڑھی ہے جیسے پاخانہ، رید، گوبر تو درہم کے برابر یا کم یا زیادہ کے معنی یہ ہیں کہ وزن میں اسکے برابر کم یا زیادہ ہو اور درہم کا وزن شریعت میں اس جگہ ساڑھے چار ماشے اور زکوٰۃ میں تین

۱۔ ہلکا جان کر

ماشہ رتی ہے اور اگر پتلی ہو جیسے آدمی کا پیشاب اور شراب تو درہم سے مراد اسکی لمبائی چوڑائی ہے اور شریعت نے اس کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی۔ یعنی ہتھیلی خوب پھیلا کر ہموار رکھیں اور اس پر آہستہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زیادہ پانی نہ رک سکے اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اتنا بڑا درہم سمجھا جائے اور اس کی مقدار تقریباً یہاں کے روپے کے برابر ہے۔

**مسئلہ:** نجس تیل کپڑے پر گرا اور اس وقت درہم کے برابر نہ تھا پھر پھیل کر درہم کے برابر ہو گیا تو اس میں علماء کو بہت اختلاف ہے اور راجح یہ ہے کہ اب پاک کرنا واجب ہو گیا۔

**مسئلہ:** نجاستِ خفیفہ کا یہ حکم ہے کہ کپڑے کے حصے یا بدن کے جس عضو میں لگی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے (مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم، آستین میں اس کی چوتھائی سے کم یونہی ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے) تو معاف ہے کہ اس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بدھوئے نماز نہ ہوگی۔

**مسئلہ:** نجاستِ خفیفہ اور غلیظہ کے جو الگ الگ احکام بتائے گئے یہ اسی وقت ہیں کہ بدن یا کپڑے میں لگے اور اگر کسی پتلی چیز جیسے پانی یا پیر کہ جس کو ترجیح دی گئی ہے



میں گرے تو چاہے غلیظ ہو یا خفیفہ کل ناپاک ہو جائے گی اگر چہ ایک قطرہ گرے جب تک وہ پتلی چیز حد کثرت پر یعنی وہ درودہ لے نہ ہو۔

**مسئلہ:** انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اس سے غسل یا وضو

واجب ہو نجاستِ غلیظ ہے جیسے پائنا، پیشاب، بہتا خون، پیپ، منہ بھر تے حیض و نفاس و استحاضہ کا خون، منی، کندی، کندی، وری۔

**مسئلہ:** شہیدِ فقہی کا خون جب تک اس کے بدن سے جدا نہ ہو پاک ہے۔

**مسئلہ:** دکھتی آنکھ سے جو پانی نکلے نجاستِ غلیظ ہے۔ یونہی ناف، پستان سے دود کے ساتھ جو پانی نکلے نجاستِ غلیظ ہے۔

**مسئلہ:** بطنی رطوبت ناک یا منہ سے نکلے نجس نہیں اگرچہ پیٹ سے چڑھے اگر چہ بیماری کے سبب ہو۔

**مسئلہ:** دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب نجاستِ غلیظ ہے یہ جو اکثر عوام میں مشہور ہے کہ ”دودھ پیتے بچوں کا پیشاب پاک ہے“ محض غلط ہے۔

**مسئلہ:** شیر خوار بچے نے دودھ ڈال دیا اگر منہ بھر ہے نجاستِ غلیظ ہے۔

**مسئلہ:** خشکی کے ہر جانور کا بہتا خون مُردار کا گوشت اور چربی (یعنی وہ جانور جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے) اگر بغیر ذبح شرعی کے مر جائے

۱۔ سوا تھوڑے دو سفید مادہ جو شرم گاہ سے نکلے۔ ۲۔ دو بے رنگ مادہ جو شرم گاہ سے انتشار کی حالت میں نکلے۔  
۳۔ دو گاڑھا پلا مادہ جو پیشاب سے پہلے یا بعد آئے۔ ۴۔ دودھ پیتا بچہ

مردار ہے اگرچہ ذبح کیا گیا ہو جیسے بچوس یا بت پرست یا مُرَبَّد کا ذبیحہ۔  
 اگرچہ اس نے حلال جانور مثلاً بکری وغیرہ کو ذبح کیا ہو اس کا گوشت  
 پوست سب ناپاک ہے اور اگر حرام جانور ذبح شرعی سے ذبح کر لیا گیا  
 تو اس کا گوشت پاک ہو گیا اگرچہ کھانا حرام ہے سوا خنزیر کے کہ وہ  
 نَجِسٌ الْعَيْنِ ہے کسی طرح پاک نہیں ہو سکتا حرام چوپائے جیسے کتا، شیر،  
 لومڑی، بلی، چوہا، گدھا، خچر، ہاتھی، سور کا پاخانہ، پیشاب اور گھوڑے کی  
 لید اور ہر حلال چوپایہ کا پاخانہ جیسے گائے، بھینس کا گوبر، بکری، اونٹ کی  
 میچنی اور جو پرند کہ اونچا نہ اڑے اس کی بیٹ جیسے مرغی، بطخ چھوٹی ہو خواہ  
 بڑی اور ہر قسم کی شراب اور نشہ لانے والی نازی اور سیندھی اور سانپ کا  
 پاخانہ، پیشاب اور اس جنگلی سانپ اور مینڈک کا گوشت جن میں بہتا خون  
 ہوتا ہے اگرچہ ذبح کئے گئے ہوں یونہی ان کی کھان اگرچہ پکائی گئی ہو اور سور  
 کا گوشت اور ہڈی اور بال اگرچہ ذبح کیا گیا ہو یہ سب نجاستِ غلیظہ ہیں۔

**مسئلہ:** انور کا شیرہ کپڑے پر پڑا تو اگرچہ کئی دن گزر جائیں کپڑا پاک ہے۔  
**مسئلہ:** ہاتھی کی سونڈ کی رطوبت اور شیر، کتے، چیتے اور دوسرے  
 درندے چوپایوں کا لعاب نجاستِ غلیظہ ہے۔

**مسئلہ:** جن جانوروں کا گوشت حلال ہے (جیسے گائے، بیل، بھینس

یا نموک

بکری، اونٹ وغیرہ) ان کا پیشاب نیز گھوڑے کا پیشاب اور جس پرند کا گوشت حرام ہے خواہ شکاری ہو یا نہیں (جیسے کوا، چیل، شکر، باز، بہری) اس کی بیٹ نجاستِ خفیفہ ہے۔

**مسئلہ:** چمگاڑ کی بیٹ اور پیشاب دونوں پاک ہیں۔

**مسئلہ:** جو پرند حلال اونچے اڑتے ہیں جیسے کبوتر، مینا، مرغابی، قاز ان کی بیٹ پاک ہے۔

**مسئلہ:** ہر چوپائے کی جگالی کا وہی حکم ہے جو اس کے پاخانہ کا۔

**مسئلہ:** ہر جانور کے پتے کا وہی حکم ہے جو اس کے پیشاب کا۔ حرام جانوروں کا پتا نجاستِ غلیظہ اور حلال کا نجاستِ خفیفہ ہے۔

**مسئلہ:** نجاستِ غلیظہ خفیفہ میں مل جائے تو کُلُّ غلیظہ ہے۔

**مسئلہ:** مچھلی اور پانی کے دیگر جانوروں اور کھٹل اور مچھر کا خون اور خچر اور گدھے کا لعاب اور پسینہ پاک ہے۔

**مسئلہ:** پیشاب کی نہایت باریک چھینٹیں سوئی کی نوک برابر کی بدن یا کپڑے پر پڑ جائیں تو کپڑا اور بدن باک رہیگا۔

**مسئلہ:** جس کپڑے پر پیشاب کی ایسی ہی باریک چھینٹیں پڑ گئیں اگر وہ کپڑا پانی میں پڑ گیا تو پانی کھس ناپاک نہ ہوگا۔

**مسئلہ:** جو خون زخم سے بہا نہ ہو پاک ہے۔

**مسئلہ:** گوشت، تلی، کچی میں جو خون باقی رہ گیا پاک ہے اور اگر یہ چیزیں بہتے خون میں سن جائیں تو ناپاک ہیں۔ بغیر دھوئے پاک نہ ہوں گی۔

**مسئلہ:** جو بچہ مُردہ پیدا ہوا اس کو گود میں لے کر نماز پڑھی اگر چہ اس کو غسل دے لیا ہو نماز نہ ہوگی اور اگر زندہ پیدا ہو کر مر گیا اور بے نہلائے گود میں لے کر نماز پڑھی جب بھی نہ ہوگی ہاں اگر غسل دے کر گود میں لے لیا تھا تو ہو جائے گی مگر خلافِ مُشْتَبِّہ ہے۔ یہ احکام اس وقت ہیں کہ مسلمان کا بچہ ہو اور کافر کا مُردہ بچہ ہے تو کسی حال میں نماز نہ ہوگی غسل دیا ہو یا نہیں۔

**مسئلہ:** اگر نماز پڑھی اور جیب وغیرہ میں شیشی ہے اور اس میں پیشاب یا خُون یا شراب ہے تو نماز نہ ہوگی اور جیب میں اُٹھا ہے اور اس کی زردی خون ہو چکی ہے تو نماز ہو جائے گی۔

**مسئلہ:** روئی کا کپڑا ادھیڑا گیا اور اس کے اندر چوہا سُوکھا ہوا ملا تو اگر اس میں سوراخ ہے تو تین دن تین راتوں کی نمازوں کا اعادہ کر لے اور سوراخ نہ ہو تو جتنی نمازیں اس سے پڑھی ہیں سب کا اعادہ کرے

**مسئلہ:** کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ نجاست غلیظہ لگی اور کسی جگہ درہم

کے برابر نہیں مگر مجموعہ درہم کے برابر ہے تو درہم کے برابر سمجھی جائے گی اور زائد ہے تو زائد۔ نجاستِ خفیفہ میں بھی مجموعہ ہی پر حکم دیا جائے گا۔  
**مسئلہ:** حرام جانوروں کا دودھ نجس ہے البتہ گھوڑی کا دودھ پاک ہے مگر کھانا جائز نہیں۔

**مسئلہ:** چوہے کی میٹھی گیہوں میں مل کرپس گئی یا تیل میں پڑ گئی تو آنا اور تیل پاک ہے ہاں اگر مزے میں فرق آجائے تو نجس ہے اور اگر روٹی کے اندر ملی تو اس کے آس پاس سے تھوڑی سی الگ کر دیں باقی میں کچھ حرج نہیں ہے۔

**مسئلہ:** ریشم کے کپڑے کی بیٹ اور اسکا پانی پاک ہے۔

**مسئلہ:** ناپاک کپڑے میں پاک کپڑا یا پاک کپڑے میں ناپاک کپڑا پینا اور ناپاک کپڑے سے یہ پاک کپڑا نم ہو گیا تو ناپاک نہ ہوگا۔ بشرطیکہ نجاست کا رنگ یا بو اس کپڑے میں ظاہر نہ ہو ورنہ نم ہو جانے سے بھی ناپاک ہو جائے گا۔ ہاں اگر بھیگ جائے تو ناپاک ہو جائیگا اور یہی صورت اس میں ہے کہ وہ ناپاک کپڑا پانی سے تر ہوا ہو اور اگر پیشاب یا شراب کی تری اس میں ہے تو وہ پاک کپڑا نم ہو جانے سے بھی نجس ہو جائے گا۔ اور اگر ناپاک کپڑا سوکھا تھا اور پاک تر تھا اور اس پاک کی تری سے وہ ناپاک تر ہو گیا اور اس ناپاک کی اتنی تری پہنچی کہ اس سے چھوٹ کر اس پاک کو

لگی تو یہ ناپاک ہو گیا ورنہ نہیں۔

**مسئلہ:** بھیگے ہوئے پاؤں نجس زمین یا بچھونے پر رکھے تو ناپاک نہ ہوں گے

اگرچہ پاؤں کی تری کا اس پر دھبہ محسوس ہو۔ ہاں اگر اس زمین یا بچھونے کو اتنی نرم پنپنی کہ اس کی ترے پاؤں کو لگی تو پاؤں نجس ہو جائیگے۔

**مسئلہ:** بھیگی ہوئی ناپاک زمین یا نجس بچھونے پر سوکھے ہوئے پاؤں رکھے اور پاؤں میں تری آگئی تو نجس ہو گئے اور ریشل ہے تو نہیں۔

**مسئلہ:** جس جگہ کو گوبر سے ریشا اور وہ سوکھ گئی بھیگا کپڑا اس پر رکھنے سے نجس نہ ہوگا جب تک کپڑے کی تری اسے اتنی نہ پہنچے کہ اس سے چھوٹ کر کپڑے کو لگے۔

**مسئلہ:** نجس کپڑا پہن کر یا نجس بچھونے پر سویا اور پسینہ آگیا اگر پسینہ سے ناپاک جگہ بھیگ گئی پھر اس سے بدن تر ہو گیا تو ناپاک ہو گیا ورنہ نہیں۔

**مسئلہ:** ناپاک چیز پر ہوا ہو کر گزری اور بدن یا کپڑے کو لگی تو ناپاک نہ ہوگا۔

**مسئلہ:** میانی تر تھی اور ہوا نکلی تو کپڑا نجس نہ ہوگا۔

**مسئلہ:** ناپاک چیز کا دھواں کپڑے یا بدن کو لگے تو ناپاک نہیں۔ یوہیں

ناپاک چیز کے جلانے سے جو بخارات اٹھیں اس سے بھی نجس نہ ہوگا

اگرچہ ان سے پورا کپڑا ہی بھیگ جائے ہاں اگر نجاست کا اثر اس میں

دارک، بو، ذائقہ

ظاہر ہو تو نجس ہو جائے گا۔

**مسئلہ:** اُپلے کا دھواں روٹی میں لگا تو روٹی ناپاک نہ ہوئی۔

**مسئلہ:** کوئی نجس چیز وہ درہ پانی میں پھینکی اور اس کے پھینکنے کی وجہ

سے پانی کی چھینٹیں کپڑے پر پڑیں کپڑا نجس نہ ہوگا۔ ہاں اگر معلوم ہو کہ

یہ چھینٹیں اس نجس شے کی ہیں تو اس صورت میں نجس ہو جائے گا۔

**مسئلہ:** پاخانہ پر سے لکھیاں اڑ کر کپڑے پر بیٹھیں کپڑا نجس نہ ہوگا۔

**مسئلہ:** راستہ کی کچھڑ پاک ہے جب تک اس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو۔ تو

اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور بے دھوئے نماز پڑھ لی ہو لینی مگر دھو لینا

بہتر ہے۔

**مسئلہ:** سڑک پر پانی چھڑکا جا رہا تھا زمین سے چھینٹیں اڑ کر کپڑے پر

پڑیں کپڑا نجس نہ ہوا مگر دھو لینا بہتر ہے۔

**مسئلہ:** آدمی کی کھال اگر چہ ناخن برابر تھوڑے پانی (یعنی وہ درہ سے

کم) میں پڑ جائے وہ پانی ناپاک ہو گیا اور خود ناخن گر جائے تو ناپاک نہیں۔

**مسئلہ:** بعدِ پاخانہ و پیشاب کے ڈھیلوں سے استنجا کر لیا پھر اس جگہ سے

پینہ نکل کر کپڑے یا بدن میں لگا تو بدن اور کپڑے ناپاک نہ ہوں گے۔

**مسئلہ:** مٹی میں ناپاک بھس ملایا اگر تھوڑا ہو تو مطلقاً پاک ہے اور جو

زیادہ ہو تو جب تک خشک نہ ہو ناپاک ہے۔

**مسئلہ:** کتا بدن یا کپڑے سے چھو جائے تو اگرچہ اس کا جسم تر ہو بدن اور کپڑا پاک ہے ہاں اگر اس کے بدن پر نجاست لگی ہو تو اور بات ہے یا اس کا لعاب لگے تو ناپاک کر دے گا۔

**مسئلہ:** کتے وغیرہ کسی ایسے جانور نے جس کا لعاب ناپاک ہے آٹے میں منہ ڈالا تو اگر گندھا ہوا تھا تو جہاں اس کا منہ پڑا اس کو علیحدہ کر دے باقی پاک ہے اور سوکھا تھا تو جتنا تر ہو گیا وہ پھینک دے۔

**مسئلہ:** آب مستعمل پاک ہے نوشادر پاک ہے۔

**مسئلہ:** سوا سؤر کے تمام جانوروں کی وہ ہڈی جس پر مُردار کی چکنائی نہ لگی ہو اور بال اور دانت پاک ہیں۔

**مسئلہ:** عورت کے پیشاب کے مقام سے جو رطوبت نکلے پاک ہے کپڑے یا بدن میں لگے تو دھونا کچھ ضروری نہیں ہاں دھولینا بہتر ہے **مسئلہ:** جو گوشت سڑ گیا بدبو لے آیا اس کا کھانا حرام ہے اگرچہ نجس نہیں۔

### نجس چیزوں کے پاک کرنے کا طریقہ

جو چیزیں ایسی ہیں کہ وہ خود بخود نجس چیز (جن کو ناپاکی اور نجاست کہتے ہیں) جیسے شراب یا ایسی چیزیں جب تک اپنی اصل کو چھوڑ کر کچھ اور نہ ہو

لے وہ پانی جس سے وضو، غسل، یا شاب والا کوئی کام کیا ہو۔ ح ایک مرکب جو کلورینم اور کلورین سے بنتا ہے۔



جائیں پاک نہیں ہو سکتیں۔ شراب جب تک شراب ہے نجس ہی رہے گی اور سرکہ ہو جائے تو اب پاک ہے۔

**مسئلہ:** جس برتن میں شراب تھی اور سرکہ ہو گئی وہ برتن بھی اندر سے اتنا پاک ہو گیا جہاں تک اس وقت سرکہ ہے اگر اوپر شراب کی تھیمیں پڑی تھیں تو وہ شراب کے سرکہ ہونے سے پاک نہ ہوگی یونہی اگر شراب مثلاً منہ تک بھری تھی پھر کچھ گر گئی کہ برتن تھوڑا خالی ہو گیا اسکے بعد سرکہ ہوئی تو یہ اوپر کا حصہ جو پہلے ناپاک ہو چکا تھا پاک نہ ہوگا، اگر سرکہ اس سے اٹھیلا جائے تو وہ سرکہ بھی ناپاک ہو جائے گا ہاں اگر ٹپلی وغیرہ سے نکال لیا جائے تو پاک ہے اور پیاز، لہسن شراب میں پڑ گئے تھے سرکہ ہونے کے بعد پاک ہو گئے۔

**مسئلہ:** شراب میں چوہا گر کر پھٹ گیا تو سرکہ ہونے کے بعد بھی پاک نہ ہوگا اور اگر پھولا، پھٹا نہیں تھا تو اگر سرکہ ہونے کے پہلے نکال کر پھینک دیا اس کے بعد سرکہ ہوئی تو پاک ہے اور سرکہ ہونے کے بعد نکال کر پھینکا تو سرکہ بھی ناپاک ہے۔

**مسئلہ:** شراب میں پیشاب کا قطرہ گر گیا یا کتے نے منہ ڈال دیا یا ناپاک سرکہ ملا دیا تو سرکہ ہونے کے بعد بھی حرام و نجس ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر شراب میں سرکہ پڑے تو وہ پاک ہے۔

**مسئلہ:** شراب کا خریدنا یا منگانا یا اٹھانا یا رکھنا حرام ہے اگرچہ سرکہ کرنے کی نیت سے ہو۔

**مسئلہ:** نجس جانور نمک کی کان میں گر کر نمک ہو گیا تو وہ نمک پاک و حلال ہے۔

**مسئلہ:** اُپلے کی راکھ پاک ہے اور اگر راکھ ہونے سے قبل بچھ گیا تو ناپاک۔

**مسئلہ:** جو چیزیں بذاتہ نجس نہیں بلکہ کسی نجاست کے لگنے سے ناپاک ہوئیں ان کے پاک کرنے کے مختلف طریقے ہیں۔ پانی اور ہر رقیق بننے والی چیز سے (جس سے نجاست دور ہو جائے) دھو کر نجس چیز کو پاک کر سکتے ہیں۔ مثلاً سرکہ اور گلاب کہ ان سے نجاست کو دور کر سکتے ہیں۔ **فائدہ:** بغیر ضرورت گلاب اور سرکہ وغیرہ سے پاک کرنا ناجائز ہے کہ فضول خرچی ہے۔

**مسئلہ:** مستعمل پانی اور چائے سے دھوئیں پاک ہو جائے گا

**مسئلہ:** تھوک سے اگر نجاست دور ہو جائے تو پاک ہو جائے گا جیسے بچے نے دودھ پی کر پستان پر تے کی پھر کئی بار دودھ پیا یہاں تک کہ اس کا اثر جاتا رہا پاک ہو گئی اور شرابی کے منہ کا مسئلہ اوپر گزرا۔

**مسئلہ:** دودھ اور شوربہ اور تیل سے دھونے سے پاک نہ ہوگا کہ ان سے نجاست دور نہ ہوگی۔

**مسئلہ:** نجاست اگر دلدار ہو نیسے پاخانہ، گوبر، خرن وغیرہ تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا مستحب ہے۔

**مسئلہ:** اگر نجاست دور ہوگی مگر اس کا کچھ اثر رنگ یا بو باقی ہے تو اسے بھی زائل کرنا لازم ہے ہاں اگر اس کا اثر بدقت لے جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں تین مرتبہ دھولیا پاک ہو گیا۔ صابن یا کھٹائی یا گرم پانی سے دھونے کی حاجت نہیں۔

**مسئلہ:** کپڑے یا ہاتھ میں نجس رنگ یا ناپاک مہندی لگائی تو اتنی مرتبہ دھوئیں کہ صاف پانی گرنے لگے پاک ہو جائے گا اگرچہ کپڑے یا ہاتھ پر رنگ باقی ہو۔

**مسئلہ:** زعفران یا رنگ کپڑا رنگنے کے لئے گھولا تھا اس میں کسی بچے

۱۔ شکل سے

نے پیشاب کر دیا یا اور کوئی نجاست پڑھنی اس سے اگر کپڑا رنگ لیا تو تین بار دھو ڈالیں پاک ہو جائے گا۔

**مسئلہ:** گودنا کہ سوئی چھو کر اس جگہ سرمہ بھر دیتے ہیں تو اگر خون اتنا نکلا کہ بہنے کے قابل ہو تو ظاہر ہے کہ وہ خون ناپاک ہے اور سرمہ کو اس پر ڈالا گیا وہ بھی ناپاک ہو گیا پھر اس جگہ کو دھو ڈالیں پاک ہو جائے گی اگرچہ ناپاک سرمہ کا رنگ بھی باقی رہے یوں ہی زخم پر راکھ بھر دی پھر دھولیا پاک ہو گیا اگرچہ رنگ باقی ہو۔

**مسئلہ:** کپڑے یا بدن میں ناپاک تیل لگا تھا تین مرتبہ دھولینے سے پاک ہو جائے گا اگرچہ تیل کی چکنائی موجود ہو اس تکلف کی ضرورت نہیں کہ صابون یا گرم پانی سے دھوئے لیکن اگر مردار چربی لگی تھی تو جب تک اس کی چکنائی نہ جائے پاک نہ ہوگا۔

**مسئلہ:** اگر نجاست رقیق ہو تو تین مرتبہ بقوت نچوڑنے سے پاک ہوگا اور قوت کے ساتھ نچوڑنے کے معنی ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو پاک نہ ہوگا۔

**مسئلہ:** اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا مگر ابھی ایسا ہے کہ اگر

کوئی دوسرا شخص جو طاقت میں اس سے زیادہ ہے نچوڑے تو دو ایک بوند ٹپک سکتی ہے تو اس کے حق میں پاک اور دوسرے کے حق میں ناپاک ہے۔ اس دوسرے کی طاقت کا اعتبار نہیں ہاں اگر یہ دھوتا اور اسی قدر نچوڑتا تو پاک ہوتا۔

**مسئلہ:** پہلے یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں کیا اور اس کی تری سے کپڑے کا پاک حصہ بھیگ گیا تو یہ بھی ناپاک ہو گیا۔ پھر اگر پہلی بار کے نچوڑنے کے بعد بھیگا ہے تو اسے دو مرتبہ دھونا چاہیے اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ کی تری سے بھیگا ہے تو ایک مرتبہ دھویا جائے یونہی اگر اس کپڑے سے جو ایک مرتبہ دھو کر نچوڑ لیا گیا کوئی پاک کپڑا بھیگ جائے تو یہ دوبارہ دھویا جائے اور اگر دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد اس سے وہ کپڑا بھیگا تو ایک بار دھونے سے پاک ہو جائے گا۔

**مسئلہ:** کپڑے کو تین مرتبہ دھو کر ہر مرتبہ خوب نچوڑ لیا ہے کہ اب نچوڑنے سے نہ ٹپکے گا پھر اس کو لٹکا دیا اور اس سے پانی ٹپکا تو یہ پانی پاک ہے اور اگر خوب نہیں نچوڑا تھا تو یہ پانی ناپاک ہے۔

**مسئلہ:** دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا ایک ہی حکم ہے کہ ان کا پیشاب کپڑے یا بدن میں لگا ہے تو تین بار دھونا اور نچوڑنا پڑے گا۔

**مسئلہ:** جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں ہے (جیسے چٹائی، برتن، جوتا وغیرہ) اس کو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے یونہی دو مرتبہ اور دھوئیں تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہو گیا وہ چیز پاک ہو گئی اسے ہر مرتبہ کے بعد سکھانا ضروری نہیں یونہی جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب نچوڑنے کے قابل نہیں اسے بھی یونہی پاک کیا جائے۔

**مسئلہ:** اگر ایسی چیز ہو کہ اس میں نہاست جذب نہ ہوئی جیسے چینی کے برتن یا مٹی کا پرانا استعمالی چکنا برتن یا اوہے نانے پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں تو اسے فقط تین بار دھولینا کافی ہے اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اسے اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔

**مسئلہ:** ناپاک برتن کو مٹی سے مانج لینا بہتر ہے۔

**مسئلہ:** پکایا ہوا چمڑا ناپاک ہو گیا تو اگر اسے نچوڑ سکتے ہیں تو نچوڑ دیں ورنہ تین مرتبہ دھوئیں اور ہر مرتبہ اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔

**مسئلہ:** دری یا ٹاٹ یا کوئی ناپاک کپڑا بہتے پانی میں رات بھر پڑا رہنے دیں پاک ہو جائے گا اور اصل یہ ہے کہ جتنی دیر میں یہ ظن غالب ہو جاوے کہ پانی نہاست کو بہالے گیا پاک ہو گیا۔ کہ بہتے پانی سے پاک

کرنے میں پھوڑنا شرط نہیں۔

**مسئلہ:** کپڑے کا کوئی حصہ ناپاک ہو گیا اور یہ یاد نہیں کہ وہ کون سی جگہ ہے تو بہتر یہی ہے کہ پورا ہی دھو ڈالیں (یعنی جب بالکل نہ معلوم ہو اس حصہ ناپاکی لگی ہے اور اگر معلوم ہے کہ مثلاً آستین یا کلی نجس ہو گئی مگر یہ معلوم نہیں کہ آستین یا کلی کا کونسا حصہ ہے تو آستین یا کلی کا دھونا ہی پورے کپڑے کا دھونا ہے) اور اگر اندازے سے سوچ کر اس کا کوئی حصہ دھولے جب بھی پاک ہو جائے گا اور بلا سوچے ہوئے کوئی حصہ دھولیا جب بھی پاک ہے مگر اس صورت میں اگر چند نمازیں پڑھنے کے بعد معلوم ہو کہ نجس حصہ نہیں دھویا گیا تو پھر دھوئے اور نمازوں کا اعادہ کرے اور جو سوچ کر دھو لیا تھا اور بعد کو غلطی معلوم ہوئی تو اب دھولے اور نمازوں کے اعادہ کی حاجت نہیں۔

**مسئلہ:** یہ ضروری نہیں کہ ایک دم تین بار دھوئیں بلکہ اگر مختلف وقتوں بلکہ مختلف دنوں میں یہ تعداد پوری کی جب بھی پاک ہو جائے گا۔

**مسئلہ:** نوہے کی چیز بیسے چپری، چاقو، تلوار وغیرہ جس میں نہ زنگ ہو نہ نقش و نگار نجس ہو جائے تو اچھی طرح پونچھ ڈالنے سے پاک ہو جائے گی اور اس صورت میں نجاست کی دلداری یا پتلی ہونے میں کچھ فرق نہیں

یونہی چاندی، سونے، پیتل، گلت اور ہر قسم کی دھات کی چیزیں پونچھنے سے پاک ہو جاتی ہیں۔ بشرطیکہ نقشی نہ ہوں اور اگر نقشی ہوں یا لوہے میں زنگ ہو تو دھونا ضروری ہے پونچھنے سے پاک نہ ہوں گی۔ آئینہ اور شیشے کی تمام چیزیں اور چینی کے برتن یا مٹی کے روغنی برتن یا پالش کی ہوئی لکڑی غرض وہ تمام چیزیں جن میں مسام نہ ہوں کپڑے یا پتے سے اس قدر پونچھ لی جائیں کہ اثر بالکل جاتا رہے پاک ہو جاتی ہیں۔

**مسئلہ:** منی کپڑے میں لگ کر خشک ہو گئی تو فقط مل کر جھاڑنے اور صاف کرنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا اگرچہ بعد ملنے کے کچھ اس کا اثر کپڑے میں باقی رہ جائے اس مسئلہ میں عورت و مرد اور انسان و حیوان و تندرست و مریض جریان سب کی منی کا ایک حکم ہے۔

**مسئلہ:** بدن میں اگر منی لگ جائے تو بھی اسی طرح پاک ہو جائے گا۔

**مسئلہ:** پیشاب کر کے طہارت نہ کی پانی سے نہ ڈھیلے سے اور منی اس جگہ پر گزری جہاں پیشاب لگا ہوا ہے تو یہ ملنے سے پاک نہ ہوگی بلکہ دھونا ضروری ہے اور طہارت کر چکا تھا یا منی جست کر کے نکلی کہ اس موضع نجاست پر نہ گزری تو ملنے سے پاک ہو جائے گی۔

**مسئلہ:** جس کپڑے کو مل کر پاک کر لیا اگر وہ پانی سے بھیگ جائے تو



ناپاک نہ ہوگا۔

**مسئلہ:** اگر منی کپڑے میں لگی ہے اور اب تک تر ہے تو دھونے سے پاک ہوگا ملنا کافی نہیں۔

**مسئلہ:** موزے یا جوتے میں دلدار نجاست لگی جیسے پاخانہ، گوبر، منی تو اگرچہ وہ نجاست تر ہو کھرچنے اور رگڑنے سے پاک ہو جائیں گے۔

**مسئلہ:** اور اگر مثل پیشاب کے کوئی پتلی نجاست لگی ہو اور اس پر مٹی یا راکھ یا ریتا وغیرہ ڈال کر رگڑ ڈالیں جب بھی پاک ہو جائیں گے اور ایسا نہ کیا یہاں تک کہ وہ نجاست سوکھ گئی تو اب بے دھوئے پاک نہ ہوں گے۔

**مسئلہ:** ناپاک زمین اگر خشک ہو جائے اور نجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جاتا رہے پاک ہوگئی خواہ وہ ہوا سے سوکھی یا دھوپ یا آگ سے مگر اس سے تیمم کرنا جائز نہیں نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔

**مسئلہ:** جس کنوئیں میں ناپاک پانی ہو پھر وہ کنواں سوکھ جائے تو پاک ہو جائے۔

**مسئلہ:** درخت اور گھاس اور دیوار اور ایسی اینٹ جو زمین سے جڑی ہو یہ سب خشک ہو جانے سے پاک ہو گئے اور اگر اینٹ جڑی ہوئی نہ

ہو تو خشک ہونے سے پاک نہ ہوگی۔ بلکہ دھونا ضروری ہے یونہی درخت یا گھاس سوکھنے کے پیشتر کاٹ لیں تو طہارت کیلئے دھونا ضروری ہے۔

**مسئلہ:** اگر پتھر ایسا ہو جو زمین سے جدا نہ ہو سکے تو خشک ہونے سے پاک ہے ورنہ دھونے کی ضرورت ہے۔

**مسئلہ:** چکی کا پتھر خشک ہونے سے پاک ہو جائے گا۔

**مسئلہ:** کنکری جو زمین کے اوپر ہے خشک ہونے سے پاک نہ ہوگی اور جو زمین میں وصل ہے زمین کے حکم میں ہے۔

**مسئلہ:** جو چیز زمین سے متصل تھی اور نجس ہو گئی پھر خشک ہونے کے بعد الگ کی گئی تو اب بھی پاک ہی ہے۔

**مسئلہ:** ناپاک مٹی سے برتن بنائے تو جب تک کچے ہیں ناپاک ہیں بعد پختہ کرنے کے پاک ہو گئے۔

**مسئلہ:** تنور یا توبے پر ناپاک پانی کا چھینٹا ڈالا اور آنچ سے اس کی تری جاتی رہی اب روٹی لگائی گئی پاک ہے۔

**مسئلہ:** اُبلے جلا کر کھانا پکانا جائز ہے۔

**مسئلہ:** جو چیز سوکھنے یا رگڑنے وغیرہ سے پاک ہو گئی اس کے بعد بھیگ

گئی تو ناپاک نہ ہوگی۔

**مسئلہ:** سور کے سوا ہر جانور حلال ہو یا حرام جب کہ ذبح کے قابل ہو

اور بِسْمِ اللہ کہہ کر ذبح کیا گیا تو اس کا گوشت اور کھال پاک ہے کہ

نمازی کے پاس اگر وہ گوشت ہے یا اس کی کھال پر نماز پڑھی تو نماز

ہو جائے گی مگر نRAM جانور ذبح سے حلال نہ ہوگا حرام ہی رہے گا۔

**مسئلہ:** سور کے سوا ہر مردار جانور کی کھال سکھانے سے پاک ہو جاتی

ہے خواہ اس کو کھاری نمک وغیرہ کسی دوا سے پکایا یا فقط دھوپ یا ہوا میں

سکھالیا ہو اور اس کی تمام رطوبت فنا ہو کر بدبو جاتی رہی ہو دونوں

صورتوں میں پاک ہو جائے گی اس پر نماز درست ہے۔

**مسئلہ:** درندے کی کھال اگرچہ پکالی گئی ہو نہ اس پر بیٹھنا چاہئے نہ نماز

پڑھنی چاہئے کہ مزاج میں سختی اور تکبر پیدا ہوتا ہے بکری اور مینڈھے کی

کھال پر بیٹھنے اور پہننے سے مزاج میں نرمی اور انکسار پیدا ہوتا ہے۔ کتے کی

کھال پکالی گئی ہو یا وہ ذبح کر لیا گیا ہو استعمال میں نہ لانا چاہئے کہ آئمہ

کے اختلاف اور عوام کی نفرت سے بچنا مناسب ہے۔

**مسئلہ:** روئی کا اگر اتنا حصہ نجس ہے جس قدر دھننے سے اڑ جانے کا

گمان صحیح ہو تو دھننے سے پاک ہو جائے گی ورنہ بغیر دھوئے پاک نہ ہوگی

ہاں اگر معلوم نہ ہو کہ کتنی نجس ہے تو بھی دھننے سے پاک ہو جائے گی۔

**مسئلہ:** غلہ جب پیر میں ہو اور اس کی مالش کے وقت بیلوں نے اس

پر پیشاب کیا تو اگر چند شریکوں میں تقسیم ہوا یا اس میں سے مزدوری

دی گئی یا خیرات کی گئی تو سب پاک ہو گیا اور اگر کل بجنہ موجود ہے تو

ناپاک ہے اگر اس میں سے اس قدر جس میں احتمال ہو سکے کہ اس سے

زیادہ نجس نہ ہوگا دھو کر پاک کر لیں تو سب پاک ہو جائے گا۔

**مسئلہ:** رانگ سیرہ پگھلانے سے پاک ہو جاتا ہے۔

**مسئلہ:** جے ہوئے تھی میں چوہا گر کر مر گیا تو چوہے کے آس پاس سے

نکال ڈالیں باقی پاک ہے کھا سکتے ہیں اور اگر پتلا ہے تو سب ناپاک ہو گیا

اس کا کھانا جائز نہیں البتہ اس کام میں لاسکتے ہیں جس میں استعمال

نجاست ممنوع نہ ہو تیل کا بھی یہی حکم ہے۔

**مسئلہ:** شہد ناپاک ہو جائے تو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ

اس سے زیادہ اس میں پانی ڈال کر اتنا جوش دیں کہ جتنا تھا اتنا ہی

ہو جائے تین مرتبہ یونہی کریں پاک ہو جائے گا۔

**مسئلہ:** ناپاک تیل کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اتنا ہی پانی اس

میں ڈال کر خوب ہلایں پھر اوپر سے تیل نکال لیں اور پانی پھینک دیں

یونہی تین بار کریں یا اس برتن میں نیچے سوراخ کر دیں کہ پانی بہہ جائے اور تیل رہ جائے یوں بھی تین مرتبہ پاک ہو جائیگا یا یوں کریں کہ اتنا ہی پانی ڈال کر اس تیل کو پکائیں یہاں تک کہ پانی جل جائے اور تیل رہ جائے ایسا ہی تین دفعہ میں پاک ہو جائے گا اور یوں بھی کہ پاک تیل یا پانی دوسرے برتن میں رکھ کر اس ناپاک اور اس پاک دونوں کی دھار ملا کر اوپر سے گرائیں مگر اسمیں یہ ضرور خیال رکھیں کہ ناپاک کی دھار اس کی دھار سے کسی وقت جدا نہ ہو اس برتن میں کوئی قطرہ ناپاک کا پہلے سے پہنچا ہونا بعد کو ورنہ پھر ناپاک ہو جائے گا۔ بہتی ہوئی عام چیزیں گھی وغیرہ کے پاک کرنے کے بھی یہی طریقے ہیں اور اگر گھی جما ہو تو اسے پگھلا کر انہیں طریقوں میں سے کسی طریقہ پر پاک کریں اور ایک طریقہ ان چیزوں کے پاک کرنے کا یہ بھی ہے کہ پر نالے کے نیچے کوئی برتن رکھیں اور چھت پر سے اسی جنس کی پاک چیز یا پانی کے ساتھ اس طرح ملا کر بہائیں کہ پر نالے سے دونوں دھاریں ایک ہو کر گریں سب پاک ہو جائے گا یا اسی جنس یا پانی سے اُبال لیں پاک ہو جائے گا۔

**مسئلہ:** جانماز میں ہاتھ پاؤں پیشانی اور ناک رکھنے کی جگہ کا نماز پڑھنے میں پاک ہونا ضروری ہے باقی جگہ نجاست ہو نماز میں حرج نہیں ہاں

نماز میں نجاست کے قُرب سے بچنا چاہئے۔

**مسئلہ:** کسی کپڑے میں نجاست لگی اور وہ نجاست اسی طرف رہ گئی دوسری جانب اس نے اثر نہیں کیا تو اس کو لوٹ کر دوسری طرف جدھر نجاست نہیں لگی ہے نماز نہیں پڑھ سکتے اگرچہ کتنا ہی موٹا ہو مگر جب کہ وہ نجاست مواضع سجود سے الگ ہو۔

**مسئلہ:** جو کپڑا دو تہ کا ہو اگر ایک تہ اس کی نجس ہو جائے تو اگر دونوں ملا کر سی لیے ہوں تو دوسرے تہ پر نماز جائز نہیں اور اگر سلتے نہ ہوں تو جائز ہے۔

**مسئلہ:** لکڑی کا تختہ ایک رخ سے نجس ہو گیا تو اگر اتنا موٹا ہے کہ مُونائی میں چڑسکے تو لوٹ کر اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں ورنہ نہیں۔

**مسئلہ:** جو زمین گوبر سے لیس گئی اگرچہ سوکھ گئی ہو اس پر نماز جائز نہیں ہاں اگر وہ سوکھ گئی اور اس پر کوئی موٹا کپڑا بچھالیا تو اس کپڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں اگرچہ کپڑے میں تری ہو مگر اتنی تری نہ ہو کہ زمین بھیگ کر اس کو ترکردے کہ اس صورت میں یہ کپڑا نجس ہو جائے گا اور نماز نہ ہوگی۔

**مسئلہ:** آنکھوں میں ناپاک سرمہ یا کاجل لگا یا اور پھیل گیا تو دھونا

واجب ہے اور اگر آنکھوں کے اندر ہی ہو باہر نہ لگا ہو تو معاف ہے۔  
**مسئلہ:** کسی دوسرے مسلمان کے کپڑے میں نجاست لگی دیکھی اور  
 غالب گمان ہے کہ اس کو خبر کرے گا تو پاک کر لے گا تو خبر کرنا واجب  
 ہے۔

**مسئلہ:** فاسقوں کے استعمالی کپڑے جن کا نجس ہونا معلوم نہ ہو پاک  
 سمجھے جائیں گے مگر بے نمازی کے پاجامے وغیرہ میں احتیاط یہی ہے کہ  
 رمالی پاک کر لی جائے کہ اکثر بے نمازی پیشاب کر کے ویسے ہی پاجامہ  
 باندھ لیتے ہیں اور کفار کے ان کپڑوں کے پاک کر لینے میں تو بہت خیال  
 کرنا چاہئے۔

### (بہار شریعت حصہ ۱۶) جھوٹ کا بیان

جھوٹ ایسی بُری چیز ہے کہ ہر مذہب والے اس کی بُرائی کرتے ہیں  
 تمام اذیان میں یہ حرام ہے۔ اسلام نے اس سے بچنے کی بہت تاکید کی  
 قرآن مجید میں بہت مواقع پر اس کی مُذمَّت فرمائی اور جھوٹ بولنے والوں  
 پر خدا کی لعنت آئی حدیثوں میں بھی اسکی بُرائی ذکر کی گئی اس کی متعلق  
 بعض احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

**حدیث ۱:** صحیح بخاری و مُتّلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں صدق کہ لازم کر لو کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ ﷻ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فجور جہنم کا راستہ دکھاتا ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔

**حدیث ۲:** ترمذی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دے اور وہ باطل ہے (یعنی جھوٹ چھوڑنے کی چیز ہی ہے) اس کیلئے جنت کے کنارے میں مکان بنایا جائے گا اور جس نے جھگڑا کرنا چھوڑا اور وہ حق پر ہے یعنی باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا نہیں کرتا اس کیلئے دس جنت میں مکان بنایا جائے گا اور جس نے اپنے اخلاق اچھے کئے اس کیلئے جنت کے اعلیٰ درجہ میں مکان بنایا جائے گا۔

**حدیث ۳:** ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے اس کی بدبو سے فرشتہ ایک

بہت جھوٹ بولنے والا۔



میل دور ہو جاتا ہے۔

**حدیث ۴:** ابو داؤد نے سفیان بن اسد حضرت رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ بڑی خیانت کی یہ بات ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے اور وہ تجھے اس میں سچا جان رہا ہے اور تو اس سے جھوٹ بول رہا ہے۔

**حدیث ۵:** امام احمد بیہقی نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ مومن کی طبع میں تمام خصلتیں ہو سکتی ہیں مگر خیانت اور جھوٹ یعنی یہ دونوں چیزیں ایمان کے خلاف ہیں مومن کو ان سے دور رہنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

**حدیث ۶:** امام مالک و بیہقی نے صفوان بن سلیم سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ مومن بزدل ہوتا ہے؟ فرمایا ہاں پھر عرض کی گئی کیا مومن بخیل ہوتا ہے؟ فرمایا ہاں پھر کہا گیا کیا مومن کذاب ہوتا ہے؟ فرمایا نہیں۔

**حدیث ۷:** امام احمد نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ ایمان سے مخالف ہے۔

**حدیث ۸:** امام احمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ پورا مومن نہیں ہوتا جب تک مذاق میں بھی جھوٹ کو نہ چھوڑ دے اور جھگڑا کرنا نہ چھوڑ دے اگرچہ سچا ہو۔

**حدیث ۹:** امام احمد و ترمذی و ابوداؤد و دارمی نے بروایت بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہلاکت ہے اس کیلئے جو بات کرتا ہے اور لوگوں کو ہنسانے کیلئے جھوٹ بولتا ہے اس کیلئے ہلاکت ہے اس کیلئے ہلاکت ہے۔

**حدیث ۱۰:** بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ بات کرتا ہے اور محض اس لئے کرتا ہے کہ لوگوں کو ہنسانے اس کی وجہ سے جہنم کی اتنی گہرائی میں گرتا ہے جو آسمان و زمین کے درمیان کے فاصلہ سے زیادہ ہے اور زبان کی وجہ سے جتنی لغزش ہوتی ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جتنی قدم سے لغزش ہوتی ہے۔

**حدیث ۱۱:** ابوداؤد و بیہقی نے عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہمارے مکان میں تشریف فرماتے میری ماں نے مجھے بلایا کہ آؤ میں دوں گی حضور ﷺ نے فرمایا کہ ”کیا چیز دینے کا ارادہ ہے“ انہوں نے کہا کھجور دوں گی ارشاد فرمایا ”اگر تو کچھ نہ دیتی تو یہ

تیرے ذمہ جھوٹ لکھا جاتا۔“

**حدیث ۱۲:** بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جھوٹ سے منہ کالا ہوتا ہے اور چغلی سے قبر کا عذاب ہے۔

**حدیث ۱۳:** صحیح بخاری و مسلم میں ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو کہ لوگوں کے درمیان میں اصلاح کرتا ہے اچھی بات کہتا ہے اور اچھی بات پہنچاتا ہے یعنی ایک کی طرف سے دوسرے کے پاس اچھی بات کہتا ہے جو بات اس نے نہیں کی ہے وہ کہتا ہے مثلاً اس نے تمہیں سلام کہا ہے تمہاری تعریف کرتا ہے۔

**حدیث ۱۴:** ترمذی نے اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جھوٹ کہیں ٹھیک نہیں مگر تین جگہوں میں (۱) مرد اپنی عورت کو راضی کرنے کیلئے بات کرے۔ (۲) اور لڑائی میں جھوٹ بولنا (۳) اور لوگوں کے درمیان میں صلح کرانے کیلئے جھوٹ بولنا۔

**مسئلہ:** تین صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے یعنی اس میں گناہ نہیں ایک جنگ کی صورت میں کہ یہاں اپنے مقابل کو دھوکا دینا جائز ہے اسی

طرح جب ظالم ظلم کرنا چاہتا ہو اس کے ظلم سے بچنے کیلئے بھی جائز ہے دوسری صورت یہ ہے دو مسلمانوں میں اختلاف ہے اور یہ ان دونوں میں صلح کرانا چاہتا ہے مثلاً ایک کے سامنے یہ کہہ دے کہ یہ تمہیں اچھا جانتا ہے تمہاری تعریف کرتا تھا یا اس نے تمہیں سلام کہلا بھیجا ہے کہ دوسرے کے پاس بھی اسی قسم کی باتیں کرے تاکہ دونوں میں عداوت کم ہو جائے اور صلح ہو جائے تیسری صورت یہ ہے کہ بی بی کو خوش کرنے کیلئے کوئی بات خلاف واقع کہہ دے (عالمگیری)

**مسئلہ:** توریہ یعنی لفظ کے جو ظاہر معنی ہیں وہ غلط ہیں مگر اس نے دوسرے معنی مراد لئے جو صحیح ہیں ایسا کرنا بلا حاجت جائز نہیں اور حاجت ہو تو جائز ہے۔ توریہ کی مثال یہ ہے کہ تم نے کسی کو کھانے کیلئے بلایا وہ کہتا ہے میں نے کھانا کھالیا اس کے ظاہر معنی یہ ہیں کہ اس وقت کا کھانا کھالیا ہے مگر وہ یہ مراد لیتا ہے کہ کل کھایا ہے یہ بھی جھوٹ میں داخل ہے (عالمگیری)

**مسئلہ:** اُحیائے حق کیلئے توریہ جائز ہے مثلاً شفیق کو رات میں جائداد مشفوعہ کی بیع کا علم ہوا اور اس وقت لوگوں کو گواہ نہ بنا سکتا ہو تو صبح کو گواہوں کے سامنے یہ کہہ سکتا ہے کہ مجھے بیع کا اس وقت علم ہوا دوسری

مثال یہ ہے کہ لڑکی کو رات کو حیض آیا اور اس نے خیارِ بلوغ کے طور پر اپنے نفس کو اختیار کیا مگر گواہ کوئی نہیں ہے تو صبح کو لوگوں کے سامنے یہ کہہ سکتی ہے کہ میں نے اس وقت خون دیکھا (ردالمحتار) جس اچھے مقصد کو سچ بول کر بھی حاصل کیا جاسکتا ہو اور جھوٹ بول کر بھی حاصل کر سکتا ہو اس کے حاصل کرنے کیلئے جھوٹ بولنا حرام ہے اور اگر جھوٹ سے حاصل کر سکتا ہو سچ بولنے میں حاصل نہ ہو سکتا ہو تو بعض صورتوں میں کذب بھی مباح ہے بلکہ بعض صورتوں میں واجب ہے جیسے کسی بے گناہ کو ظالم شخص قتل کرنا چاہتا ہے وہ ڈر سے چھپا ہوا ہے ظالم نے کسی سے دریافت کیا کہ وہ کہاں ہے یہ کہہ سکتا ہے مجھے معلوم نہیں اگرچہ جانتا ہو یا کسی کی امانت اسکے پاس ہے کوئی اسے چھیننا چاہتا ہے کہ امانت کہاں ہے یہ انکار کر سکتا ہے کہ میرے پاس اس کی امانت نہیں (ردالمحتار)

**مسئلہ:** کسی نے چھپ کر بے حیائی کا کام کیا ہے اس سے دریافت کیا گیا کہ تو نے یہ کام کیا وہ انکار کر سکتا ہے کیونکہ ایسے کام کو لوگوں کے سامنے ظاہر کر دینا یہ دوسرا گناہ ہوگا اسی طرح اگر اپنے مسلم بھائی کے بھید پر مطلع ہو تو اس کے بیان کرنے سے بھی جھوٹ بولنا جائز ہے۔

**مسئلہ:** اگر سچ بولنے میں فساد پیدا ہوتا ہو تو اس صورت میں بھی

جھوٹ بولنا جائز ہے اور اگر جھوٹ بولنے میں فساد ہوتا ہو تو حرام ہے اور اگر شک ہو معلوم نہیں کہ سچ بولنے میں فساد ہو گا یا جھوٹ بولنے میں جب بھی جھوٹ بولنا حرام ہے۔ (ردالمحتار)

**مسئلہ:** جس قسم کے مبالغہ کا عادتہ رواج ہے لوگ اسے مبالغہ پر ہی محمول کرتے ہیں اس کے حقیقی معنی مراد نہیں لیتے وہ جھوٹ میں داخل نہیں مثلاً یہ کہا کہ میں تمہارے پاس ہزار<sup>۱۰۰۰</sup> مرتبہ آیا یا ہزار<sup>۱۰۰۰</sup> مرتبہ میں نے سے یہ کہا۔ یہاں ہزار کا عدد مراد نہیں بلکہ کئی مرتبہ آتا ہے کہنا مراد ہے، یہ لفظ ایسے موقع پر نہیں بولا جاتا کہ ایک ہی مرتبہ آیا ہو، یا ایک ہی مرتبہ کہا ہو اور اگر ایک مرتبہ آیا اور یہ کہہ دیا کہ ہزار مرتبہ آیا تو جھوٹا ہے۔ (ردالمحتار)

**مسئلہ:** تعریف کی بعض صورتیں جن میں لوگوں کا دل خوش کرنا اور مزاح مقصود ہو جائے جائز ہے جیسا کہ حدیث میں فرمایا کہ جنت میں بڑھیا نہیں جائے گی یا میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کروں (ردالمحتار) (بہار شریعت حصہ ۱۶) **غیبت اور چغلی کا بیان**

**حدیث ۱:** صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روای ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ بُرا قیامت کے دن اس کو پاؤں

گے جو ذوالوہجین ہو یعنی دو رُخا آدمی کہ ان کے پاس ایک مُنہ سے آتا ہے اور ان کے پاس دوسرے مُنہ سے آتا ہے یعنی مُنافقوں کی طرح کہیں کچھ کہتا ہے اور کہیں کچھ کہتا ہے یہ نہیں کہ ایک طرح کی بات سب جگہ کہے۔

**حدیث ۲:** داری نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دنیا میں دو رُخا ہوگا قیامت کے دن آگ کی زبان اس کیلئے ہوگی ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ اسکے لئے دو زبانیں آگ کی ہوں گی۔

**حدیث ۳:** صحیح بخاری و مسلم میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے یہ فرماتے سنا کہ جنت میں چُغُل خور نہیں جائے گا۔

**حدیث ۴:** بیہقی نے شعب الایمان میں عبدالرحمن بن غنم و اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ ﷻ کے نیک بندے وہ ہیں کہ ان کے دیکھنے سے خدا یاد آجائے اور اللہ ﷻ کے برے بندے وہ ہیں جو چُغُل کھاتے ہیں دوستوں میں جدائی ڈالتے ہیں اور جو شخص جرم سے بُری ہے اس پر تکلیف ڈالنا چاہتے ہیں۔

**حدیث ۵:** صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے غیبت کیا ہے لوگوں نے عرض کی اللہ ورسول ﷺ و ﷺ خوب جانتے ہیں ارشاد فرمایا غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا اُس چیز کے ساتھ ذکر کرے جو اُسے بُری لگے۔ کسی نے عرض کی اگر میرے بھائی میں وہ موجود ہو جو میں کہتا ہوں (جب تو غیبت نہیں ہوگی) فرمایا جو کچھ تم کہتے ہو اگر اس میں موجود ہے جب ہی تو غیبت ہے اور جب تم ایسی بات کہو جو اُس میں نہیں ہو تو یہ بُہتان ہے۔

**حدیث ۶:** امام احمد و ترمذی و ابوداؤد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہتی ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے کہا صفیہ رضی اللہ عنہا کیلئے یہ کافی ہے کہ وہ ایسی ہیں ایسی ہیں یعنی پستہ قد ہیں حضور ﷺ نے فرمایا تم نے ایسا کلمہ کہا کہ اگر سُندر میں ملایا جائے تو اس پر غالب آجائے یعنی کسی پستہ قد کو نانا، مٹھنا کہنا بھی غیبت میں داخل ہے جب کہ بلا ضرورت ہو۔

**حدیث ۷:** بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی دو شخصوں نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی اور وہ دونوں روزہ دار تھے جب نماز پڑھ چکے نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم دونوں وضو کرو اور نماز کا اعادہ کرو اور



روزہ پورا کرو اور دوسرے دن اس روزہ کی قضا کرنا۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ حکم کس لئے؟ ارشاد فرمایا۔ ”تم نے فلاں شخص کی غیبت کی ہے۔“

**حدیث ۸:** ترمذی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ کسی کی نقل کروں اگرچہ میرے لئے اتنا اتنا ہو یعنی نقل کرنا دنیا کی کسی چیز کے مقابل میں درست نہیں ہو سکتا۔

**حدیث ۹:** بیہقی نے شعبُ الایمان میں ابو سعید و جابر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت چیز ہے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ زنا سے زیادہ سخت غیبت کیونکر ہے فرمایا مرد زنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے اللہ عزوجل اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور غیبت کرنے والے کی مغفرت نہ ہوگی جب تک وہ معاف نہ کر دے جس کی غیبت ہے اور انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ زنا کرنیوالا توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنے والے کی توبہ نہیں ہے۔

**حدیث ۱۰:** بیہقی نے دعواتِ کبیر میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت

کی ہے اس کیلئے استغفار کرے اور کہے **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ الْيَوْمَ** ہمیں اور اسے بخش دے۔

**حدیث ۱۱:** ابوداؤد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ماغز اسلمی

رضی اللہ عنہ کو جب رَجَم کیا گیا دو شخص آپس میں باتیں کرنے لگے ایک نے دوسرے سے کہا اسے تو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی کی تھی مگر اس کے نفس نے نہ چھوڑا کتے کی طرح رَجَم کیا گیا حضور ﷺ

نے سن کہ سُكُوت فرمایا کچھ دیر تک چلتے رہے راستہ میں مرا ہو گدھا ملا جو پاؤں پھیلانے ہوئے تھا حضور ﷺ نے ان دونوں شخصوں سے فرمایا جاؤ

اس رُدار گدھے کا گوشت کھاؤ انہوں نے عرض کی یا نبی اللہ ﷺ

اِسے کون کھائے گا ارشاد فرمایا وہ جو تم نے اپنے بھائی کی آبروریزی کی وہ

اس گدھے کے کھانے سے بھی زیادہ سخت ہے قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ

میں میری جان ہے وہ (ماغز) اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔

**حدیث ۱۲:** امام احمد و نسائی و ابن ماجہ و حاکم نے اُسامہ بن شریک رضی

اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ کے بندو اللہ

نے حَرَج اٹھالیا مگر جو شخص کسی مردِ مسلم کی بطور ظلم آبروریزی کرے وہ

حَرَج میں ہے اور ہلاک ہوا۔

**حدیث ۱۲:** امام احمد و ابو داؤد و حاکم نے مشور بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو کسی مردِ مسلم کی برائی کرنے کی وجہ سے کھانے کو ملا اللہ تعالیٰ اس کو اتنا ہی جہنم سے کھلائے گا اور جس کو مردِ مسلم کی برائی کی وجہ سے کپڑا پہننے کو ملا اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کا اتنا ہی کپڑا پہنائے گا۔

**حدیث ۱۴:** امام احمد و ابو داؤد نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو جو زبان سے ایمان لائے اور ایمان ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوا مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کی چھپی ہوئی باتوں کی ٹٹول نہ کرو اس لئے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی چھپی ہوئی چیز کی ٹٹول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی پوشیدہ چیز کی ٹٹول کرے گا اور جس کی اللہ ٹٹول کرے گا اس کو رُسوا کر دے گا اگرچہ وہ اپنے مکان کے اندر ہو۔

**حدیث ۱۵:** امام احمد و ابو داؤد نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مجھے معراج ہوئی ایک قوم پر گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے وہ اپنے منہ اور سینے کو نوچتے تھے میں نے کہا جبریل علیہ السلام یہ کون لوگ ہیں جبریل علیہ السلام نے کہا یہ وہ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی آبروریزی کرتے تھے۔

**حدیث ۱۶:** ابو داؤد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کی سب چیزیں مسلمان پر حرام ہیں اس کا مال اور اس کی آبرو اور اس کا خون۔ آدمی کو برائی سے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔

**حدیث ۱۷:** ابو داؤد نے معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مسلمان پر کوئی بات کہے اس سے مقصد عیب لگانا ہو اللہ تعالیٰ اس کو پل صراط پر روکے گا جب تک اس چیز سے نہ نکلے جو اس نے کہی۔

**حدیث ۱۸:** ابو داؤد نے جابر بن عبد اللہ اور ابو طلحہ بن سہل رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جہاں مرد مسلم کی چکِ حرمت کی جاتی ہو اور اس کی آبروریزی کی جاتی ہو ایسی جگہ جس نے مدد نہ کی یعنی یہ خاموش سنتا رہا اور اس کو منع نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد نہیں کرے گا جہاں اسے محبوب ہے کہ مدد کی جائے۔

**حدیث ۱۹:** شرح سنن میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کے سامنے اسکے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد پر قادر ہو اور مدد کی اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی مدد کرے گا اور باوجود

قدرت اس کی مدد نہیں کی تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اسے پکڑیگا۔

**حدیث ۲۰:** بیہقی نے اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کے گوشت سے اس کی غیبت میں روکے یعنی مسلمان کی غیبت کی جارہی تھی اس نے روکا تو اللہ پر حق ہے کہ اسے جہنم سے آزاد کر دے۔

**حدیث ۲۱:** شرح سنہ میں ابوداؤد رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اپنے بھائی کی آبرو سے روکے یعنی کسی مسلم کی آبروریزی ہوتی تھی اس نے منع کیا تو اللہ عزوجل پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کو جہنم کی آگ سے بچائے اس کے بعد اس آیت کی تلاوت کی وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ۔ مسلمانوں کی مدد کرنا ہم پر حق ہے۔

**حدیث ۲۲:** ترمذی و ابوداؤد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے اور مومن مومن کا بھائی ہے اس کی چیزوں کو ہلاک ہونے سے بچائے اور غیبت میں اس کی حفاظت کرے۔

**حدیث ۲۳:** امام احمد و ترمذی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایسی چیز دیکھے جس کو

چھپانا چاہئے اور اس نے پردہ ڈال دیا یعنی چھپادی تو ایسا ہے جیسے مودودہ (یعنی زندہ درگور) کو زندہ کیا۔

**حدیث ۲۴:** ابو نعیم نے معروفہ میں شیب بن سعد بلوی سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ کو قیامت کے دن اس کا دفتر کھلا ہوا ملے گا وہ اس میں ایسی نیکیاں بھی دیکھے گا جن کو کیا نہیں ہے عرض کرے گا اے رب یہ میرے لئے کہاں سے آئیں ہیں میں نے تو انہیں نہیں کیا اس سے کہا جائے گا کہ یہ وہ ہیں جو تیری لاعلمی میں لوگوں نے تیری غیبت کی تھی۔

**حدیث ۲۵:** ترمذی نے معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے بھائی کو ایسے گناہ پر عار دلایا جس سے وہ توبہ کر چکا تو مرنے سے پہلے وہ خود اس گناہ میں مبتلا ہو جائے گا۔

**حدیث ۲۶:** ترمذی نے وائلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی کثامت نہ کر یعنی اس کی مصیبت پر اظہارِ مسرت نہ کر کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا اور تجھے اس میں مبتلا کر دے گا۔

**حدیث ۲۷:** صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری ساری امت عافیت میں ہے مگر

مجاہرین یعنی جو لوگ کھلم کھلا گناہ کرتے ہیں یہ عافیت میں نہیں اس کی غیبت اور برائی کی جائے گی اور آدمی کی بے باکی سے یہ ہے کہ رات میں اس نے کوئی کام کیا یعنی گناہ کا کام اور خدا نے اس کو چھپایا اور صبح کو خود کہتا ہے کہ آج رات میں میں نے یہ کیا خدا نے اس پر پردہ ڈالا تھا اور یہ شخص پردہ الہی کو ہٹا دیتا ہے۔

**حدیث ۲۸:** طبرانی دیہتی نے بروات بہر بن حکیم عن ابیہ عن جدہ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا فاجر کے ذکر سے بچتے ہو اس کو لوگ کب پہچانیں گے فاجر کا ذکر اس چیز کے ساتھ کرو جو اس میں ہے کہ لوگ اس سے بچیں۔

**حدیث ۲۹:** بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حیا کی چادر ڈال دی اس کی غیبت نہیں یعنی ایسوں کی برائی بیان کرنا غیبت میں داخل نہیں۔

**حدیث ۳۰:** طبرانی نے معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فاسق کی غیبت نہیں۔

**حدیث ۳۱:** صحیح مسلم میں مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مبالغہ کے ساتھ مدح کرنے والوں کو جب تم

دیکھو تو ان کے منہ میں خاک ڈال دو۔

**حدیث ۳۲:** صحیح بخاری میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو سنا کہ دوسرے کی تعریف کرتا ہے اور تعریف میں مبالغہ کرتا ہے ارشاد فرمایا تم نے اسے ہلاک کر دیا یا اس کی پیٹھ توڑ دی۔

**حدیث ۳۳:** صحیح بخاری و مسلم میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے ایک شخص نے ایک شخص کی تعریف کی حضور نے فرمایا تجھے ہلاکت ہو تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی اس کو تین مرتبہ فرمایا جس شخص کو کسی کی تعریف کرنی ضروری ہی ہو تو وہ کہے کہ میرے گمان میں فلاں ایسا ہے اگر اس کے علم میں ہو کہ وہ ایسا ہے اور اللہ اس کو خوب جانتا ہے اور اللہ پر کسی کا تزکیہ نہ کرے یعنی جزم یقین کے ساتھ کسی کی تعریف نہ کرے۔

**حدیث ۳۴:** بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے تو رب تعالیٰ غضب فرماتا ہے اور عرش الہی جنبش کرنے لگتا ہے۔

**مسائل فقیہہ:** غیبت کے یہ معنی ہیں کہ کسی شخص کے پوشیدہ عیب



کو (جس کو وہ دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا پسند نہ کرتا ہو) اس کی برائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا اور اگر اس میں وہ بات ہی نہ ہو تو یہ غیبت نہیں بلکہ بہتان ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا،

وَلَا يَغْتَبِ بَعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ  
(پ ۲۶ ۱۴۶)

ترجمہ کنزالایمان: تم آپس میں ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے اس کو تم تو برا سمجھتے ہو۔

احادیث میں بھی غیبت کی بہت برائی آئی ہے چند حدیثیں ذکر کر دی گئیں انہیں غور سے پڑھو اس حرام سے بچنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے آج کل مسلمانوں میں یہ بلا بہت پھیلی ہوئی ہے اس سے بچنے کی طرف بالکل توجہ نہیں کرتے بہت کم مجلسیں ایسی ہوتی ہیں جو چغلی اور غیبت سے محفوظ ہوں۔

**مسئلہ:** ایک شخص نماز پڑھتا ہے اور روزے رکھتا ہے مگر اپنی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو ضرر پہنچاتا ہے اس کی ایذا رسانی کو لوگوں کے سامنے بیان کرنا غیبت نہیں کیونکہ اس ذکر کا مقصد یہ ہے کہ لوگ اس کی اس حرکت سے واقف ہو جائیں اور اس سے بچتے رہیں کہیں ایسا نہ

ہو کہ اس کی نماز اور روزے سے دھوکا کھا جائیں اور مصیبت میں مبتلا ہو جائیں حدیث میں ارشاد فرمایا کہ کیا تم فاجر اور اس کے ذکر سے ڈرتے ہو جو خرابی کی بات اس میں ہے بیان کر دو تاکہ لوگ اس سے پرہیز کریں اور بچیں۔ (در مختار ردالمحتار)۔

**مسئلہ:** ایسے شخص کا حال جس کا ذکر اوپر گزرا اگر بادشاہ یا قاضی سے کہا تاکہ اسے سزا ملے اور اپنی حرکت سے باز آجائے یہ چغلی اور غیبت میں داخل نہیں (در مختار) یہ حکم فاسق و فاجر کا ہے جس کے شر سے بچانے کے لئے لوگوں پر اس کی برائی کھول دینا جائز ہے اور غیبت نہیں اب سمجھنا چاہئے کہ بد عقیدہ لوگوں کا ضرر فاسق کے ضرر سے بہت زائد ہے فاسق سے جو ضرر پہنچے گا وہ اس سے بہت کم ہے جو بد عقیدہ لوگوں سے پہنچتا ہے فاسق سے اکثر دنیا کا ضرر ہوتا ہے اور بد مذہب سے تو دین و ایمان کی بربادی کا ضرر ہے اور بد مذہب اپنی بد مذہبی پھیلانے کیلئے نماز، روزہ کی باظاہر خوب پابندی کرتے ہیں تاکہ انکا وقار لوگوں میں قائم ہو پھر جو گمراہی کی بات کریں گے ان کا پورا اثر ہوگا لہذا ایسوں کی بد مذہبی کا اظہار فاسق کے فتنے کے اظہار سے زیادہ اہم ہے۔ اس کے بیان کرنے میں ہرگز دریغ نہ کریں آج کل کے بعض صوفی اپنا تقدس

یوں ظاہر کرتے ہیں کہ ہمیں کسی کی بُرائی نہیں کرنی چاہئے یہ شیطانی دھوکہ ہے مخلوق خدا کو گمراہوں سے بچانا یہ کوئی معمولی بات نہیں بلکہ یہ انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے جس کو ناکارہ تاویلات سے چھوڑنا چاہتا ہے اور اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ میں ہر دل عزیز بنوں کیوں کسی کو اپنا مخالف کروں۔

**مسئلہ:** یہ معلوم ہے کہ جس میں برائی پائی جاتی ہے اگر اس کے والد کو خبر ہو جائے گی تو وہ اس حرکت سے روک دے گا تو اس کے باپ کو خبر کر دے زبانی کہہ سکتا ہو تو زبانی۔ نہیں مانے گا اور باز نہیں آئے گا۔ تو نہ کہے کہ بلا وجہ عداوت پیدا ہوگی اسی طرح بیوی کی شکایت اس کے شوہر سے کی جاسکتی ہے اور رعایا کی بادشاہ سے کی جاسکتی ہے (در مختار ردالمحتار) مگر یہ ضرورت ہے کہ ظاہر کرنے سے اس کی برائی کرنا مقصود نہ ہو بلکہ اصلی مقصد یہ ہو کہ وہ لوگ اس بُرائی کا انسداد کریں اور اس کی یہ عادت چھوٹ جائے۔

**مسئلہ:** کسی نے اپنے مسلمان بھائی کی برائی افسوس کے طور پر کی کہ مجھے نہایت افسوس ہے کہ وہ ایسے کام کرتا ہے یہ غیبت نہیں ہے کیوں کہ جس کی برائی کی اگر اسے خبر بھی ہوگئی تو اس صورت میں وہ برا

کرو کہنے لگا یہ غیبت نہیں میں سچا ہوں اس شخص نے ایک حرام قطعی کو حلال بتایا دوسری صورت نفاق ہے کہ ایک شخص کی برائی کرتا ہے اور اس کا نام نہیں لیتا مگر جسکے سامنے برائی کرتا ہے وہ اس کو جانتا پہچانتا ہے لہذا یہ غیبت کرتا ہے اور اپنے کو پرہیز گار ظاہر کرتا ہے یہ ایک قسم کا نفاق ہے تیسری صورت معصیت ہے وہ یہ کہ غیبت کرتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ حرام کام ہے ایسا شخص توبہ کرے چوتھی صورت مباح ہے وہ یہ کہ فاسق معلن لے یا بد مذہب کی برائی بیان کرے۔ بلکہ جب کہ لوگوں کو اس کے شر سے بچانا مقصود ہو تو ثواب ملنے کی امید ہے۔ (ردالمحتار)

**مسئلہ:** جو شخص علانیہ برا کام کرتا ہے اور اس کو اس کی کوئی پروا نہیں کہ لوگ اسے کیا کہیں گے اس کی اس بری حرکت کا بیان کرنا غیبت نہیں مگر اس کی دوسری باتیں جو ظاہر نہیں ہیں انکا ذکر کرنا غیبت میں ہے حدیث میں ہے کہ جس نے حیا کا حجاب اپنے چہرے سے ہٹا دیا اس کی غیبت نہیں (ردالمحتار)

**مسئلہ:** جس سے کسی بات کا مشورہ لیا گیا وہ اگر اس شخص کا عیب و برائی ظاہر کرے جس کے متعلق مشورہ ہے یہ غیبت نہیں حدیث میں

لے اعلانیہ کلمہ کبیرہ کرنے والا۔

نہ مانے گا بُرا اس وقت مانے گا جب اسے معلوم ہو کہ اس کہنے والے کا مقصود ہی بُرائی کرنا ہے مگر یہ ضرور ہے کہ اس چیز کا اظہار اس نے حسرت و افسوس ہی کی وجہ سے کیا ہو ورنہ یہ غیبت ہے بلکہ ایک قسم کا نفاق اور ریا اور اپنی مدح سرائی ہے کیونکہ اس نے مسلمان بھائی کی بُرائی کی اور ظاہر یہ کیا کہ بُرائی مقصود نہیں یہ نفاق ہوا اور لوگوں پر یہ ظاہر کیا کہ یہ کام میں اپنے لئے اور دوسروں کے لئے برا جانتا ہوں یہ ریا ہے اور چوں کہ غیبت کو غیبت کے طور پر نہیں کیا لہذا اپنے کو مُصلِحاً میں سے ہوتا بتایا یہ تزکیہ نفس اور خود ستائی ہوئی۔ (در مختار ردالمحتار)

**مسئلہ:** کسی بستی یا شہروالوں کی بُرائی کی مثلاً یہ کہا کہ وہاں کے لوگ ایسے ہیں یہ غیبت نہیں کیونکہ ایسے کلام کا یہ مقصد نہیں ہوتا کہ وہاں کے سب ہی لوگ ایسے ہیں بلکہ بعض لوگ مراد ہوتے ہیں اور جن بعض کو کہا گیا وہ معلوم نہیں غیبت اس صورت ہوتی ہے کہ جب مُعین معلوم اشخاص کی بُرائی ذکر کی جائے اور اگر اس کا مقصود وہاں کے تمام لوگوں کی بُرائی کرنا ہے تو یہ غیبت ہے۔ (ردالمحتار در مختار)

**مسئلہ:** فقیرہ ابوللیث نے فرمایا کہ غیبت چار قسم کی ہے ایک کفر اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص غیبت کر رہا ہے اس سے کہا گیا کہ غیبت نہ

خیانت ہے مثلاً کسی کے یہاں اپنا یا اپنی اولاد وغیرہ کا نکاح کرنا چاہتا ہے دوسرے سے اس کے متعلق تذکرہ کیا کہ میرا ارادہ ایسا ہے تمہاری کیا رائے ہے اس شخص کو جو کچھ معلومات ہیں بیان کر دینا غیبت نہیں اسی طرح کسی کے ساتھ تجارت وغیرہ میں شرکت کرنا چاہتا ہے یا اس کے پاس کوئی چیز امانت رکھنا چاہتا ہے یا کسی کے پڑوس میں سکونت کرنا چاہتا ہے اور اس کے متعلق دوسرے سے مشورہ لیتا ہے یہ شخص اس کی برائی کیا کرے غیبت نہیں (ردالمحتار)

**مسئلہ:** جو بد مذہب اپنی بد مذہبی چھپائے ہوئے ہے جیسا کہ روافض کے لئے ہو سکتی ہے یا آج کل کے بہت سے وہابی بھی اپنی وہابیت چھپاتے خود کو سُنی ظاہر کرتے ہیں اور جب موقع پاتے ہیں تو بد مذہبی کی اہستہ آہستہ تبلیغ کرتے ہیں ان کی بد مذہبی کا اظہار غیبت نہیں کہ لوگوں کو ان کے کٹر و شر سے بچانا ہے اور اگر اپنی بد مذہبی کو چھپاتا نہیں بلکہ علانیہ ظاہر کرتا ہے جب بھی غیبت نہیں کہ وہ علانیہ برائی کرنے والوں میں داخل ہے (ردالمحتار)

**مسئلہ:** کسی کے ظلم کی شکایت حاکم کے پاس کرنا بھی غیبت نہیں مثلاً یہ کہ فلاں شخص نے مجھ پر مظلم و زیادتی کی ہے تاکہ حاکم اس کا انصاف دے

وَاد رسی کرے اسی طرح مُفْتٰی کے سامنے اِسْتِثْنَاء پیش کرنے میں کسی کی برائی کی کہ فلاں شخص نے میرے ساتھ یہ کیا اس سے بچنے کی کیا صورت ہے مگر اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ نام نہ لے بلکہ یوں کہے کہ ایک شخص نے ایک شخص کے ساتھ یہ کیا۔ بلکہ زید و عمر د سے تعبیر کرے جیسا کہ اس زمانہ میں اِسْتِثْنَاء کی عموماً یہی صورت ہوتی ہے پھر بھی اگر نام لے دیا جب بھی جائز ہے اس میں بھی قباحت نہیں جیسا کہ حدیث صحیح میں آیا کہ ہندہ نے ابوسفیان رضی اللہ عنہما کے متعلق حضور کی خدمت میں شکایت کی کہ وہ بخیل میں اتنا نفقہ نہیں دیتے جو مجھے اور میرے بچوں کو کافی ہو مگر جب کہ میں ان کی لائے میں کچھ لے لوں۔ ارشاد فرمایا کہ تم اتنا لے سکتی ہو جو معروف کیساتھ تمہارے اور بچوں کے لئے کافی ہو (ردالمحتار)۔

**مسئلہ:** ایک صورت جواز کی یہ ہے کہ اس سے مقصود بیع کا عیب بیان کرنا ہو مثلاً غلام کو بیچنا چاہتا ہے اور اس غلام میں کوئی عیب ہے چور یا زانی ہے اس کا عیب مُشْتَرٰی کے سامنے بیان کر دینا جائز ہے یونہی کسی نے دیکھا کہ مُشْتَرٰی بایع سے کو خراب روپیہ دیتا ہے اس سے اس کی

۱۔ سامان تجارت۔ ۲۔ خریدار۔ ۳۔ بیچنے والا

حکمت ظاہر کر سکتا ہے۔ (ردالمحتار)

**مسئلہ:** ایک صورت جواز کی یہ بھی ہے کہ اس سے غیب کے ذکر سے مقصود اس کی برائی نہیں بلکہ اس شخص کی معرفت و شناخت مقصود ہے مثلاً جو شخص ان عیوب کے ساتھ مُلقَّب ہے تو مقصود معرفت ہے نہ بیانِ غیب۔ جیسے اعمیٰ، اعْمَش، اعْرَج ۲ احوال صحابہ کرام میں عبد اللہ بن ام مکتوم نابینا تھے اور روایتوں میں ان کے نام کے ساتھ اعمیٰ آتا ہے مُحدِّثین بڑے زبردست پایہ کے سلیمان اعْمَش ہیں اعْمَش کے معنی اندھے کے ہیں یہ لفظ ان کے نام کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے اسی طرح یہاں بھی بعض مرتبہ محض پہچاننے کیلئے کسی کو اندھا یا کانا یا ٹھگنا یا لمبا کہا جاتا ہے یہ غیبت میں داخل نہیں (ردالمحتار)

**مسئلہ:** حدیث کے راویوں اور مقدمہ کے گواہوں اور مُصنِّفین پر جرح کرنا اور ان کے عیوب بیان کرنا جائز ہے اگر راویوں کی خرابیاں بیان نہ کی جائیں تو حدیث صحیح اور غیر صحیح میں امتیاز نہ ہو سکے گا اسی طرح مُصنِّفین کے حالات نہ بیان کیے جائیں تو کُتُبُ مُعْتَدَہ و غیر مُعْتَدَہ میں فرق نہ رہے گا گواہوں پر جرح نہ کیجائے تو حقوقِ مسلمین کی نگہداشت نہ ہو سکے گی اول سے آخر تک گیارہ صورتیں وہ ہیں جو بظاہر غیبت ہیں اور

۱ پہچانا جاتا ہے۔ ۲ لکڑا



حقیقت میں غیبت نہیں اور ان میں عیوب کا بیان کرنا جائز ہے بلکہ بعض صورتوں میں واجب ہے (ردالمحتار)

**مسئلہ:** غیبت جس طرح زبان سے ہوتی ہے فعل سے بھی ہوتی ہے

صراحت کے ساتھ برائی کی جائے یا تعریفیں! وکنایہ کیساتھ ہو سب صورتیں حرام ہیں برائی کو جس نوعیت سے سمجھا جائے گاسب غیبت میں

داخل ہے۔ تعریفیں کی یہ صورت ہے کہ کسی نے ذکر کرتے وقت یہ کہا

کہ الحمد للہ میں ایسا نہیں جس کا یہ مطلب ہوا کہ وہ ایسا ہے کسی کی برائی

لکھ دی یہ بھی غیبت ہے سر وغیرہ کی حرکت بھی غیبت ہو سکتی ہے مثلاً

کسی کی خوبیوں کا تذکرہ تھا اسے سر کے اشارہ سے یہ بتانا چاہا کہ اس میں

جو کچھ برائیاں ہیں ان سے تم واقف نہیں ہونٹوں او آنکھوں اور بھوؤں

اور زبان یا ہاتھ کے اشارہ سے بھی غیبت ہو سکتی ہے ایک حدیث میں ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک عورت ہمارے پاس آئی جب

وہ چلی گئی تو میں نے ہاتھ کے اشارہ سے بتایا کہ وہ گھگنی ہے حضور علیہ

الصلاة والسلام نے ارشاد فرمایا کہ تم نے اس کی غیبت کی (درمختار ردالمحتار)

**مسئلہ:** ایک صورت غیبت کی نقل ہے مثلاً کسی لنگڑے کی نقل کرے

اور لنگڑا کر چلے یا جس چال سے کوئی چلتا ہے اس کی نقل اتاری جائے یہ

کنائے سے بات کرنا صحیح نہیں ہے

بھی غیبت ہے بلکہ زبان سے کہہ دینے سے یہ زیادہ برا ہے کیونکہ نقل کرنے میں پوری تصویر کشی اور بات کو سمجھانا پایا جاتا ہے کہ کہنے میں وہ بات نہیں ہوتی (در مختار)

**مسئلہ:** غیبت کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ یہ کہا ایک شخص ہمارے پاس اس قسم کا آیا تھا یا کہ میں ایک شخص کے پاس گیا تھا جو ایسا ہے اور مخاطب کو معلوم ہے کہ فلاں شخص کا ذکر کرتا ہے اگرچہ مُتَكَلِّم نے کسی کا نام نہیں لیا مگر جب مخاطب کو ان لفظوں سے سمجھا دیا تو غیبت ہو گئی کیونکہ جب مخاطب کو معلوم ہے کہ اس کے پاس فلاں آیا تھا یا یہ فلاں کے پاس گیا تھا تو اب نام لینا نہ لینا دونوں کا ایک حکم ہے کہ ہاں اگر مخاطب نے شخص مُعَيَّن کو نہیں سمجھا مثلاً اس کے پاس بہت سے لوگ آئے یا یہ بہتوں کے یہاں گیا تھا مخاطب کو یہ پتہ نہ چلا کہ یہ کس کے متعلق کہہ رہا ہے تو غیبت نہیں (در مختار)

**مسئلہ:** جس طرح زندہ آدمی کی غیبت ہو سکتی ہے مرے ہوئے مسلمان کو برائی کے ساتھ یاد کرنا بھی غیبت ہے جب کہ وہ صورتیں نہ ہوں جن میں عُیُوب کا بیان کرنا غیبت میں داخل نہیں۔ مسلم کی غیبت جس طرح حرام ہے کافر ذمی کی بھی ناجائز ہے کہ ان کے حقوق بھی مسلم کی

۱۔ وہ کافر جو اسلامی حکومت کو جزیہ ادا کرے مگر مذہبی زندگی کافر ذمی نہیں سب حُرَبی ہیں۔

طرح ہیں کافر حربی کی برائی کرنا غیبت نہیں۔ (ردالمحتار)

**مسئلہ:** کسی کی برائی اس کے سامنے کرنا اگر غیبت میں داخل نہ بھی

ہو جبکہ غیبت میں پیٹھ پیچھے برائی کرنا معتبر ہو مگر یہ اس سے بڑھ کر حرام

ہے کیونکہ غیبت میں جو وجہ ہے وہ یہ ہے کہ ایذا مسلم ہے وہ یہاں

بدرجہ اولیٰ پائی جاتی ہے غیبت میں تو یہ احتمال ہے کہ اسے اطلاع ملے یا

نہ ملے اگر اسے اطلاع نہ ہوئی تو ایذا بھی نہ ہوئی مگر احتمال ایذا کو یہاں

ایذا قرار دے کر شرعِ مطہر نے حرام کیا اور منہ پر اس کی مذمت کرنا تو

ہفتینہ ایذا ہے پھر یہ کیوں حرام نہ ہو (ردالمحتار) بعض لوگوں سے جب اسے

جاتا ہے کہ تم فلاں کی غیبت کیوں کرتے ہو وہ نہایت دلیری کے ساتھ

یہ کہتے ہیں مجھے اس کا ڈرا پڑا ہے چلو میں اسکے منہ پر یہ باتیں کہہ دوں

گا ان کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ پیٹھ پیچھے اس کی برائی کرنا غیبت و حرام

ہے اور منہ پر کہو گے تو یہ دوسرا حرام ہوگا اگر تم اس کے سامنے کہنے

کی جرات رکھتے ہو تو اس کی وجہ سے غیبت حلال نہیں ہوگی۔

**مسئلہ:** غیبت کے طور پر جو عُیُوب بیان کئے جائیں وہ کئی قسم کے ہیں

اس کے بدن میں عیب ہو مثلاً اندھا، کانا، لنگڑا، لولہ، ہونٹ کٹا، ناک چٹا

وغیرہ یا نسب کے اعتبار سے وہ عیب سمجھا جاتا ہو مثلاً اس کے نسب میں

یہ خرابی ہے اس کی دادی، ثانی چماری تھی۔ ہندوستان والوں نے پیشہ کو بھی نسب ہی کا حکم دے رکھا ہے لہذا بطور عیب کسی کو دھنا، جو لاہا کہنا بھی غیبت و حرام ہے۔ اخلاق و افعال کی برائی یا اس کی بات چیت میں خرابی مثلاً ہکلا یا، تو تلیا، دینداری میں وہ ٹھیک نہ ہو یہ سب صورتیں غیبت میں داخل ہیں۔ یہاں تک کہ اس کی کپڑے اچھے نہ ہوں یا مکان اچھا نہ ہو ان چیزوں کو بھی اس طرح ذکر کرنا جو اسے برا معلوم ہو ناجائز ہے (ردالمحتار)

**مسئلہ:** جس کے سامنے کسی کی غیبت کجائے اسے لازم ہے کہ زبان سے انکار کر دے مثلاً کہہ دے کہ میرے سامنے اس کی برائی نہ کرو۔ اگر زبان سے انکار کرنے میں اس کو خوف و اندیشہ ہے تو دل سے اسے برا جانے، اور اگر ممکن ہو تو یہ شخص جسکے سامنے برائی کی جارہی ہے وہاں سے اٹھ جائے یا اس بات کو کاٹ کر کوئی دوسری بات شروع کرے ایسا نہ کرنے میں سننے والا بھی گنہگار ہوگا غیبت کا سننے والا بھی غیبت کرنے والے کے حکم میں ہے حدیث میں ہے جس نے اپنے مسلم بھائی کی آبرو غیبت سے بچائی اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر یہ ہے کہ وہ اسے جہنم سے آزاد کر دے۔ (ردالمحتار)

**مسئلہ:** جس کی غیبت کی اگر اسکو اس خبر ہوگئی تو اس سے معافی مانگنی ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ اسکے سامنے یہ کہے کہ میں نے تمہاری اس طرح غیبت یا برائی کی تم معاف کر دو اس سے معاف کرائے اور توبہ کرے تب اس سے بَرِّی الذِمَّة ہوگا اور اگر اسکو خبر نہ ہوئی ہو تو توبہ اور ندامت کافی ہے۔ (در مختار)

**مسئلہ:** جس کی غیبت کی ہے اسے خبر نہ ہوئی اور اس نے توبہ کر لی اس کے بعد اسے خبر ملی کہ فلاں نے میری غیبت کی ہے آیا اسکی توبہ صحیح ہے یا نہیں اس میں علماء کے دو قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ وہ توبہ صحیح ہے اللہ تعالیٰ دونوں کی مغفرت فرمادے گا جس نے غیبت کی اسکی مغفرت توبہ سے ہوئی اور جسکی غیبت کی گئی اسکو جو تکلیف پہنچی اور اس نے درگزر کیا اس وجہ سے اسکی مغفرت ہو جائے گی اور بعض علماء یہ فرماتے ہیں کہ اسکی توبہ مُعَلَّق رہے گی اگر وہ شخص جسکی غیبت ہوئی خبر پہنچے سے پہلے ہی مر گیا تو توبہ صحیح ہے اور توبہ کے بعد اسے خبر پہنچ گئی تو صحیح نہیں جب تک اس سے معاف نہ کرائے بُہتان کی صورت میں توبہ کرنا اور معافی مانگنا ضروری ہے بلکہ جن کے سامنے بُہتان باندھا ہے انکے پاس جا کر یہ کہنا ضروری ہے کہ میں نے جھوٹ کہا تھا جو فلاں پر

میں نے بہتان باندھا تھا۔ (ردالمحتار)

**مسئلہ:** معافی مانگنے میں یہ ضرور ہے کہ غیبت کے مقابل میں اس کی ثناء و حسن لے کرے اور اس کے ساتھ اظہارِ محبت کرے کہ اس کے دل میں سے یہ بات جاتی رہے اور فرض کرو اس نے زبان سے معاف کر دیا مگر اس کا دل اس سے خوش نہ ہوا تو اس کا معافی مانگنا اور اظہارِ محبت کرنا غیبت کی برائی کے مقابل ہو جائے گا اور آخرت میں مُؤَاخَذَہ نہ ہوگا۔ (ردالمحتار)

**مسئلہ:** اس نے معافی مانگی اور اس نے معاف کر دیا مگر اس نے سچائی اور خلوصِ دل سے معافی نہیں مانگی تھی محض ظاہری اور نمائشی یہ معافی تھی تو ہو سکتا ہے کہ آخرت میں مُؤَاخَذَہ ۲ ہو کیونکہ اس نے یہ سمجھ کر معاف کیا تھا کہ یہ خلوص کے ساتھ معافی مانگ رہا ہے۔ (ردالمحتار)

**مسئلہ:** امام غزالی علیہ الرحمۃ یہ فرماتے ہیں کہ جس کی غیبت کی وہ مَرگیا یا کہیں غائب ہو گیا اس سے کیونکر معافی مانگے یہ معاملہ بہت دشوار ہو گیا اس کو چاہئے کہ نیک کام کی کثرت کرے تاکہ اگر اس کی نیکیاں غیبت کے بدلے میں اسے دے دی جائیں جب بھی اس کے پاس نیکیاں باقی رہ جائیں۔ (ردالمحتار)

۱۔ اچھی تعریف۔ ۲۔ پکڑ

بقیہ

**مسئلہ:** اگر اس کی ایسی برائیاں بیان کی جن کو وہ چُھپاتا تھا یعنی یہ نہیں چاہتا تھا کہ لوگ ان پر مطلع ہوں تو معافی مانگنے میں ان عیوب کی تفصیل نہ کرے بلکہ مُبہم طور پر یہ کہدے کہ میں نے تمہارے عیوب لوگوں کے سامنے ذکر کیے ہیں تم معاف کر دو اور اگر ایسے عیوب نہ ہوں تو تفصیل کے ساتھ بیان کرے اسی طرح اگر وہ باتیں ایسی ہوں جن کے ظاہر کرنے میں فتنہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہے تو ظاہر نہ کرے بعض علماء کا یہ قول ہے کہ حقوقِ مجہولہ کو معاف کر دینا بھی صحیح ہے اور اس طرح بھی معافی ہو سکتی ہے لہذا اس قول پر پنا کی جائے اور ایسی خاصا ضرورتوں میں تفصیل نہ کی جائے (ردالمحتار)

**مسئلہ:** دو شخصوں سے جھگڑا تھا دونوں نے معذرت کے ساتھ مُصافیٰ کیا یہ بھی معافی کا ایک طریقہ ہے جس کی غیبت کی ہے وہ مر گیا تو ورثہ کو یہ حق نہیں کہ معاف کریں ان کے معاف کرنے کا اعتبار نہیں (ردالمحتار)

**مسئلہ:** کسی کے منہ پر اس کی تعریف کرنا منع ہے اور پیٹھ پیچھے تعریف کی مگر یہ جانتا ہے کہ میرے اس تعریف کرنے کی خبر اس کو پہنچ جائے گی یہ بھی منع تیسری صورت یہ ہے کہ پس پشت تعریف کرتا ہے

نہ غبرغایاں بائت

اور اس کا خیال بھی نہیں کرتا کہ اسے خبر پہنچ جائے گی یا نہ پہنچے گی یہ جائز ہے مگر یہ ضرور ہے کہ تعریف میں جو خوبیان بیان کرے وہ اس میں ہوں شعر کی طرح اُن ہوئی باتوں کیساتھ تعریف نہ کرے کہ یہ نہایت درجہ قبیح ہے (عالگیری)

### بغض و حسد کا بیان (بہار شریعت نمبر ۱۶۷)

قرآن مجید میں ارشاد ہوا :-

وَلَا تَتَّبِعُوا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا  
اَكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اَكْتَسَبْنَ وَسَأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ  
إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿۱۰﴾

اور اس کی آرزو مت کرو جس سے اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر بڑائی دی مردوں کے کیلئے ان کی کمائی سے حصہ ہے اور عورتوں کیلئے ان کی کمائی سے حصہ ہے اور اللہ سے اس کا فضل مانگو بیشک اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔

ومن شر حاسد اذا حسد

تم کہو میں پناہ مانگتا ہوں حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرتا ہے



**حدیث ۱:** ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھاتی ہے اور صدقہ خطا کو مٹاتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے اسی کی مثل ابو داؤد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

**حدیث ۲:** ویلی نے مسند الفردوس میں معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حسد ایمان کو ایسا بگاڑتا ہے جس طرح ایلوا شہد کو بگاڑتا ہے۔

**حدیث ۳:** امام احمد ترمذی نے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگلی امت کی بیماری تمہاری طرف بھی آئی وہ بیماری حسد و بغض ہے وہ موٹنے والا ہے دین کو موٹتا ہے بالوں کو نہیں موٹتا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے جنت میں نہیں جاؤ گے جب تک ایمان نہ لاؤ اور مومن نہیں ہو گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو گے میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں کہ جب اسے کرو گے آپس میں محبت کرنے لگو گے آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔

**حدیث ۴:** طبرانی نے عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حسد اور چغلی اور کہانت انہ مجھ سے ہیں اور

عجمی

نہ میں ان سے ہوں یعنی مسلمانوں کو ان چیزوں سے بالکل تعلق نہ ہونا چاہئے۔

**حدیث ۵:** صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آپس میں حسد نہ کرو نہ بغض کرو نہ پیٹھ پیچھے برائی کرو اور اللہ عزوجل کے بندے بھائی بھائی ہو کر رہو۔

**حدیث ۶:** صحیح بخاری میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ حسد نہیں ہے مگر دو پر ایک وہ شخص جسے خدا نے کتاب دی یعنی قرآن کا علم عطا فرمایا وہ اس کے ساتھ اللہ میں قیام کرتا ہے اور دوسرا وہ کہ خدا نے اسے مال دیا وہ دن اور رات کے اوقات میں صدقہ کرتا ہے۔

**حدیث ۷:** صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسد نہیں ہے مگر دو شخصوں پر ایک وہ شخص جسے خدا نے قرآن سکھایا وہ رات اور دن کے اوقات میں اس کی تلاوت کرتا ہے اس کے پڑوسی نے سنا تو کہنے لگا کاش مجھے بھی ویسا ہی دیا جاتا جو فلاں شخص کو دیا گیا تو میں بھی اس کی طرح عمل کرتا دوسرا وہ شخص کہ خدا نے اسے مال دیا وہ حق میں مال کو خرچ کرتا ہے کسی نے کہا کاش مجھے بھی ویسا ہی دیا جاتا جیسا فلاں شخص کو دیا گیا تو میں بھی اسی کی طرح عمل کرتا۔ ان

دونوں حدیثوں میں حسد سے مراد غیبطہ ہے جس کو لوگ رشک کہتے ہیں جس کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے کو جو نعمت ملی ویسی مجھے بھی مل جائے اور یہ آرزو نہ ہو کہ اُسے نہ ملتی یا اس سے جاتی رہے۔ حسد میں یہ آرزو ہوتی ہے اسی وجہ سے حسد مذموم ہے اور غیبطہ مذموم نہیں امام بخاری کے ترجمہ الباب سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان حدیثوں میں غیبطہ مراد ہے لہذا ان حدیثوں کے یہ معنی ہوئے کہ یہی دو چیزیں غیبطہ کرنے کی ہیں کہ یہ دونوں خدا کی بہت بڑی نعمتیں ہیں غیبطہ ان پر کرنا چاہئے نہ کہ دوسری نعمتوں پر وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

**حدیث ۸:** بیہمی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب میں اپنے بندوں پر خاص تجلی فرماتا ہے جو استغفار کرتے ہیں ان کی مغفرت کرتا ہے اور جو رحم کی درخواست کرتے ہیں ان پر رحم کرتا ہے اور عداوت والوں کو ان کی حالت پر چھوڑ دیتا ہے۔

**حدیث ۹:** امام احمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر ہفتہ میں دو بار دو شنبہ اور پنجشنبہ کو لوگوں کے اعمال نامے پیش ہوتے ہیں ہر بندے کی مغفرت ہوتی ہے مگر وہ شخص

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان عداوت ہو ان کے متعلق یہ فرماتا ہے انہیں چھوڑ دو اس وقت تک کہ باز آجائیں۔

**حدیث ۱۰:** طبرانی نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو شنبہ اور پنجشنبہ کو اللہ تعالیٰ کے حضور لوگوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں۔ سب کی مغفرت کر دیتا ہے مگر جو دو شخص باہم عداوت رکھتے ہیں اور وہ شخص جو قطع رحم کرتا ہے۔

**حدیث ۱۱:** امام احمد و ابوداؤد و ترمذی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو شنبہ اور پنجشنبہ کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں جس بندہ نے شرک نہیں کیا ہے اس کی مغفرت کی جاتی ہے مگر جو شخص ایسا ہے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان عداوت ہے ان کے متعلق کہا جاتا ہے انہیں مہلت دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کر لیں

**مسائل فقہیہ:** حسد حرام ہے احادیث میں اس کی بہت مذمت وارد ہوئی حسد کے یہ معنی ہیں کہ کسی شخص میں خوبی دیکھی۔ اس کو اچھی حالت میں پایا اس کے دل میں یہ آرزو ہے کہ یہ نعمت اس سے جاتی رہے اور مجھے مل جائے اور اگر یہ تمنا ہے کہ میں بھی ویسا ہو جاؤں مجھے

بھی وہ نعمت مل جائے یہ حسد نہیں اس کو غبطہ کہتے ہیں جس کو لوگ  
رُشک سے تعبیر کرتے ہیں (عالمگیری)

**مسئلہ:** یہ آرزو کہ جو نعمت فُلاں کے پاس ہے وہ بعینہا مجھے مل جائے یہ

حسد ہے کیونکہ بعینہ وہی چیز اُس کو جب ملے گی کہ اس سے جاتی رہے اور

اگر یہ آرزو ہے کہ اس کی مثل مجھے ملے یہ غبطہ ہے کیونکہ اس سے زائل

ہونے کی آرزو نہیں پائی گئی (عالمگیری) حدیث میں فرمایا ہے کہ حسد نہیں

ہے مگر دو چیزوں میں ایک وہ شخص جس کو خدانے مال دیا ہے اور وہ راہ

حق میں صرف کرتا ہے دوسرا وہ شخص جس کو خدانے علم دیا ہے اور وہ

لوگوں کو سکھاتا ہے اور علم کے موافق فیصلہ کرتا ہے اس حدیث سے

بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان دو چیزوں میں حسد جائز ہے مگر بغور دیکھنے

سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بھی حسد حرام ہے بعض علماء نے یہ بتایا کہ اس

حدیث میں حسد بمعنی غبطہ ہے امام بخاری علیہ الرحمۃ کے ترجمہ الباب سے بھی

یہی پتہ چلتا ہے اور بعض نے کہا کہ حدیث کا یہ مطلب ہے کہ اگر حسد جائز

ہوتا تو ان میں جائز ہوتا مگر ان میں بھی ناجائز ہے جیسا کہ حدیث لاشوْمُ إِلَّا

فِي الدَّارِ الْحَدِيثِ میں اسی قسم کی تاویل کیجاتی ہے اور بعض علماء نے فرمایا کہ

معنی حدیث یہ ہیں کہ حسد انہیں دونوں میں ہو سکتا ہے اور چیزیں تو اس قابل

یا خاص ہی شے یا نعمت صرف مگر میں ہے۔

ہی نہیں کہ ان میں حسد پایا جاسکے کہ حسد کے معنی یہ ہیں کہ دوسرے میں کوئی نعمت دیکھے اور یہ آروز کرے کہ وہ مجھے مل جائے اور دنیا کی چیزیں نعمت نہیں کہ جن کی تحصیل کی فکر ہو دنیا کی چیزوں کا مال اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے اور یہ چیزیں وہ ہیں کہ ان کا مال اللہ تعالیٰ کی خوشنودی و رضا ہے لہذا نعمت جس کا نام ہے وہ یہی ہیں ان میں حسد ہو سکتا ہے (عالمگیری وغیرہ)

### تکبر کا بیان (بہار شریعت حصہ ۱۶)

**حدیث ۱:** میں تم جنت والوں کی خبر نہ دوں وہ ضعیف ہیں جن کو لوگ ضعیف و حقیر جانتے ہیں (مگر ہے یہ کہ) اگر اللہ پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ عزوجل اُس کو سچا کر دے اور کیا جہنم والوں کی خبر نہ دوں وہ سخت گو اور سخت خو تکبر کرنے والے ہیں (بخاری و مسلم)

**حدیث ۲:** جس کسی کے دل میں رائی برابر ایمان ہوگا وہ جہنم میں نہیں جائے گا اور جس کسی کے دل میں رائی کے برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا (مسلم) دونوں جملوں کی وہی تاویل ہے جو اس مقام میں مشہور ہے۔

**حدیث ۳:** تین شخص ہیں جن سے قیامت کے دن نہ تو اللہ عزوجل کلام کرے گا نہ ان کو پاک کرے گا نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا اور ان کیلئے

درد ناک عذاب ہے بوڑھا زنا کار، بادشاہ کذاب اور محتاج مُتکبر (مسلم)  
**حدیث ۴:** اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کبریا اور عظمت میری صفتیں ہیں جو شخص  
 ان میں سے کسی ایک میں مجھ سے مُنازعت کرے گا اسے جہنم میں ڈال  
 دوں گا (مسلم)

**حدیث ۵:** آدمی اپنے کو (اپنے مرتبہ سے اونچے مرتبہ کی طرف) لے  
 جاتا رہتا ہے یہاں تک کہ جبارین میں لکھ دیا جاتا ہے پھر جو انہیں پہنچے گا  
 اسے بھی پہنچے گا (ترمذی)

**حدیث ۶:** مُتکبرین کا حشر قیامت کے دن چیونٹیوں کی برابر جسموں میں  
 ہوگا اور ان کی صورتیں آدمیوں کی ہوں گی ہر طرف سے ان پر ذلت  
 چھائے ہوئے ہوگی ان کو کھینچ کر جہنم کے قید خانہ کی طرف لے جائیں  
 گے جس کا نام بولس ہے ان کے اوپر آگوں کی آگ ہوگی جہنمیوں کا  
 نچوڑ انہیں پلایا جائے گا جس کو طِیْبَةُ النَّجَالِ کہتے ہیں (ترمذی)

**حدیث ۷:** جو اللہ کیلئے تواضع کرتا ہے اللہ اس کو بلند کرتا ہے اور وہ اپنے  
 نفس میں چھوٹا مگر لوگوں کی نظر میں بڑا ہے اور جو بڑائی کرتا ہے اللہ عزوجل  
 اسکو پست کرتا ہے وہ لوگوں کی نظر میں ذلیل ہے اور اپنے نفس میں بڑا ہے وہ  
 لوگوں کے نزدیک کتے یا سور سے بھی زیادہ حقیر ہے (بیہقی)

۱۔ عزا

**حدیث ۸:** تین چیزیں نجات دینے والی ہیں اور تین ہلاک کرنے والی ہیں نجات والی چیزیں یہ ہیں (۱) پوشیدہ اور ظاہر میں اللہ سے تقویٰ (۲) خوشی اور ناخوشی میں حق بات بولنا (۳) مال داری اور احتیاج کی حالت میں درمیانی چال چلنا۔ ہلاک کرنے والی یہ ہیں (۱) خواہش نفسانی کی پیروی کرنا (۲) اور بخل کی اطاعت (۳) اور اپنے نفس کے ساتھ گھمنڈ کرنا یہ سب میں سخت ہے (بیہقی)

**والدین کے حقوق کا بیان** (بہار شریعت حصہ ۱۶)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ**

**لَتَعْبُدُونَنِي إِلَّا اللَّهَ تَعَالَىٰ وَالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي**

**الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ**

**حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ** (البقرة ۸۳)

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد کر لیا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجنا اور ماں باپ اور رشتہ والوں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھلائی کرنا اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو

اور فرماتا ہے:

**قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ**

**خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَابْنِ**

**السَّبِيلِ وَمَا تَفَعَّلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ** (۱۶)



تم فرمادو جو کچھ نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ والوں اور  
قیسوں اور مسکینوں اور راہ گیر کے لئے ہو اور جو کچھ بھلائی کر دے بیشک اللہ اس کو  
جاتا ہے۔

اور فرماتا ہے۔

وَقَضَىٰ رَبُّكَ

الْأَتْعَبُ وَالْأَيَاتُ وَالْوَالِدِينَ إِحْسَانًا إِنَّمَا بَلَّغْنَاكَ الْكِبَرَ

أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا آيٌ وَلَا تُنْهَرُهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا

كَرِيمًا ۝۳۳ وَأَخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا

كَمَا رَّبَّنِي صَغِيرًا ۝۳۴ (بنی اسرائیل ۲۳، ۲۴)

اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے  
ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو  
ان سے اُف نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے عزت کی بات کہنا اور ان کیلئے  
عاجزی کا بازو بچھادے نرم دلی سے اور یہ کہہ کہ اے میرے پروردگار ان دونوں پر  
رحم کر جیسا کہ انہوں نے بچپن میں مجھے پالا  
اور فرماتا ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جُهَدَاكَ

لِتُشْرِكَ بِإِبي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۝

(سورۃ الاحزاب ۸، النعلیون)

اور ہم نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت کی اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرا ایسے کو جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان۔

اور فرماتا ہے۔

وَوَضَّيْنَا لِلْإِنْسَانِ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتُهُ  
 أُمَّهُ وَهَنًا عَلَى وَهْنٍ وَفِضْلُهُ فِي عَامِينَ أَنْ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ  
 إِلَى الْبَصِيرِ ۝۱۳ وَإِنْ جُهِدَكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ  
 بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبِ مِمَّا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۝

(پ ۳۱، لقمن، ۱۴، ۱۵)

اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھپکتی ہوئی اور اس کا دودھ چھوٹا دو برس میں ہے یہ کہ شکر کر میرا اور اپنے ماں باپ کا میری ہی طرف تجھے آتا ہے اور اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرا ایسے کو جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں بھلائی کے ساتھ ان کا ساتھ دے

اور فرماتا ہے

وَوَضَّيْنَا لِلْإِنْسَانِ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ  
 كَرْهًا وَوَضَعَتْهُ كَرْهًا ۝

(پ ۳۴، الاحقاف، ۱۵)

اور ہم نے آدمی کو ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا اس کی ماں نے تکلیف کے ساتھ اسے پیٹ میں رکھا اور تکلیف کے ساتھ اس کو جنتا۔

اور فرماتا ہے:

إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو

الْأَلْبَابِ ۚ الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْبَيْثَانَ ۚ

وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ

يَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ۚ (پ ۱۳، الرعد، ۲۰، ۲۱)

صحیح وہی مانتے ہیں جنہیں عقل ہے وہ جو اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں اور بات پختہ کر کے نہیں توڑتے اور جس کے جوڑنے کا خدا نے حکم دیا ہے اسے جوڑتے ہیں اور خدا سے ڈرتے ہیں اور حساب کی برائی سے ڈرتے رہتے ہیں

اور فرماتا ہے

وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ بَيْتَانِهِ

وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَٰئِكَ

لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ۚ (پ ۱۳، الرعد، ۲۵)

اور جو لوگ اللہ عزوجل کے عہد کو مضبوطی کے بعد توڑتے ہیں اور اللہ نے جس کے جوڑنے کا حکم دیا ہے اسے کاٹتے ہیں اور زمین میں فساد کرتے ہیں ان کیلئے لعنت ہے اور ان کے لئے برا گھر ہے۔

اور فرماتا ہے

وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ

(پ ۴، النساء، ۱)

اور اللہ عزوجل سے ڈرو جس سے تم سوال کرتے ہو اور رشتہ سے

**حدیث ۱:** صحیح بخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ حسن صحبت یعنی احسان کا مستحق کون ہے ارشاد فرمایا تمہاری ماں یعنی ماں کا حق سب سے زیادہ ہے انہوں نے پوچھا پھر کون؟ حضور ﷺ نے پھر ماں کو بتایا انہوں نے پھر پوچھا کہ کون ارشاد فرمایا تمہارا والد اور ایک روایت میں کہ حضور ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ ماں ہے پھر ماں پھر باپ پھر وہ جو زیادہ قریب ہو یعنی احسان کرنے میں ماں کا مرتبہ باپ سے بھی تین درجہ بلند ہے۔

**حدیث ۲:** ابوداؤد ترمذی بروایت بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کس کے ساتھ احسان کروں؟ فرمایا اپنی ماں کے ساتھ میں نے کہا پھر کس ساتھ فرمایا اپنی ماں کیساتھ میں نے کہا پھر کس کے ساتھ فرمایا اپنی ماں کے ساتھ۔ میں نے کہا پھر کس کے ساتھ فرمایا اپنے باپ کیساتھ پھر اس کے ساتھ جو زیادہ قریب ہو پھر اس کے بعد جو زیادہ قریب ہو۔

**حدیث ۳:** صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”زیادہ احسان کرنے والا وہ ہے جو اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ باپ کے نہ ہونے کی صورت میں احسان کرے یعنی جب باپ مر گیا یا کہیں چلا گیا ہو۔“

**حدیث ۴:** صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی ناک خاک میں ملے (اس کو تین مرتبہ فرمایا) یعنی ذلیل ہو کسی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کون یعنی یہ کس کے متعلق ارشاد ہے۔ فرمایا جس نے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپے کے وقت پایا اور جنت میں داخل نہ ہوا یعنی ان کی خدمت نہ کی کہ جنت میں جاتا۔

**حدیث ۵:** صحیح بخاری و مسلم میں اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا سے مروی کہتی ہیں جس زمانہ میں قریش نے حضور سے معاہدہ کیا تھا میری ماں جو مُشْرک تھی میرے پاس آئی میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری ماں آئی ہے اور وہ اسلام کی طرف رَاغِب ہے یا وہ اسلام سے اِعْرَاض کیے ہوئے ہے کیا میں اس کیساتھ سلوک کروں؟ ارشاد فرمایا اس کے ساتھ سلوک کرو۔ یعنی کافرہ ماں کیساتھ بھی سلوک کیا جائے گا

**حدیث ۶:** صحیح بخاری و مسلم میں مغیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں تم پر حرام کر دی ہیں (۱) ماؤں کی نافرمانی کرنا (۲) اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا (۳) اور دوسروں کا جو اپنے اوپر آتا ہو اسے نہ دینا اور اپنا مانگنا کہ لاؤ۔ اور یہ باتیں تمہارے لئے مکروہ ہیں (۱) قیل و قال یعنی فضول باتیں (۲) کثرت سوال (۳) اور اِضَاعَتِ مَال۔

**حدیث ۷:** صحیح مسلم و بخاری میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ بات کبیرہ گناہوں میں ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے؟ فرمایا ہاں! اس کی صورت یہ ہے کہ یہ دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ دوسرے کی ماں کو گالی دیتا ہے وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

صحابہ کرام جنہوں نے عرب کا زمانہ جاہلیت دیکھا تھا ان کی سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ اپنے ماں باپ کو کوئی کیونکر گالی دے گا یعنی یہ بات ان کی سمجھ سے باہر تھی حضور ﷺ نے بتایا کہ مراد دوسرے سے گالی دلوانا ہے اور اب وہ زمانہ آیا کہ بعض لوگ خود اپنی ماں باپ کو گالیاں دیتے ہیں اور کچھ لحاظ نہیں کرتے۔

**حدیث ۸:** شرح سنہ میں اور بیہتی نے شُعب الایمان میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنت میں گیا اس میں قرآن پڑھنے کی آواز سنی میں نے پوچھا یہ کون پڑھتا ہے فرشتوں نے کہا حارثہ بن نعمان ہیں حضور نے فرمایا یہی حال ہے احسان کا یہی حال ہے احسان کا۔ حارثہ اپنی ماں کے ساتھ بہت بھلائی کرتے تھے۔

**حدیث ۹:** ترمذی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پروردگار کی خوشنودی باپ کی خوشنودی میں ہے اور پروردگار کی ناخوشی باپ کی ناراضی میں ہے۔

**حدیث ۱۰:** ترمذی وابن ماجہ نے روایت کی ایک شخص ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور یہ کہا کہ میری ماں مجھے یہ حکم دیتی ہے کہ میں اپنی عورت کو طلاق دے دوں ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ والدہ جنت کے دروازوں میں بیچ کا دروازہ ہے اب تیری خوشی ہے کہ اس دروازہ کی حفاظت کرے یا ضائع کر دے

**حدیث ۱۱:** ترمذی و ابو داؤد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہتے ہیں میں اپنی بی بی سے محبت رکھتا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس عورت سے کراہت کرتے تھے انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اسے طلاق

دے دو میں نے نہیں دی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ بیان کیا حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ "اسے طلاق دے دو۔"

علماء فرماتے ہیں کہ اگر والدین حق پہ ہوں تو طلاق دینا واجب ہے اور اگر بی بی حق پر ہو جب بھی والدین کی رضامندی کیلئے طلاق دینا جائز ہے۔

**حدیث ۱۲:** ابن ماجہ نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ والدین کا اولاد پر کیا حق ہے؟ فرمایا کہ "وہ دونوں تیری جنت و دوزخ ہیں یعنی ان کو راضی رکھنے سے جنت ملے گی اور ناراض رکھنے سے دوزخ کے مستحق ہوگے۔"

**حدیث ۱۳:** بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے اس حال میں صبح کی کہ اپنے والدین کا فرمانبردار ہے اس کیلئے صبح ہی کو جنت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک ہی ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے اور جس نے اس حال میں صبح کی کہ والدین کے متعلق خدا کی نافرمانی کرتا ہے اس کیلئے صبح ہی کو جہنم کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے۔" ایک شخص نے کہا اگر چہ ماں باپ اس پر ظلم



کریں؟ فرمایا اگرچہ ظلم کریں اگرچہ ظلم کریں اگرچہ ظلم کریں۔

**حدیث ۱۴:** بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اولاد اپنے والدین کی طرف نظرِ رحمت

کرے تو اللہ عزوجل اس کیلئے ہر نظر کے بدلے حج مبرورہ کا ثواب

لکھتا ہے لوگوں نے کہا اگرچہ دن میں سو مرتبہ نظر کرے؟ فرمایا ہاں۔ اللہ

بڑا ہے اور اَطِيب ہے۔ یعنی اسے سب کچھ قدرت ہے اس سے پاک ہے

کہ اس کو اس کے دینے سے عاجز کہا جائے۔

**حدیث ۱۵:** امام احمد و نسائی و بیہقی نے معاویہ بن جاہم سے روایت کی

کہ ان کے والد جاہم حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور

عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرا ارادہ جہاد میں جانے کا ہے حضور ﷺ

سے مشورہ لینے کو حاضر ہوا ہوں ارشاد فرمایا تیری ماں ہے؟ عرض کی ہاں

فرمایا، اس کی خدمت لازم کر لے کہ جنت اس کے قدم کے پاس ہے۔

**حدیث ۱۶:** بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا کہ کسی کے ماں باپ دونوں یا ایک کا انتقال ہو گیا ہے اور یہ ان

کی نافرمانی کرتا تھا اب ان کیلئے ہمیشہ استغفار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ

تعالیٰ اس کو نیکو کار لکھ دیتا ہے۔

مقبول حج

**حدیث ۱۷:** نسائی و دارمی نے عبد اللہ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مَنَّان یعنی احسان جتانے والا اور والدین کی نافرمانی کرنے والا اور شراب خوری کی مُداومت کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

**حدیث ۱۸:** ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے ایک بڑا گناہ کیا ہے آیا میری توبہ قبول ہوگی؟ فرمایا کیا تیری ماں زندہ ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا تیری کوئی خالہ ہے؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا اس کی بھ احسان کر۔

**حدیث ۱۹:** ابوداؤد وابن ماجہ نے ابی اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ نبی سلمہ میں کا ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے والدین مر چکے ہیں اب بھی ان کے ساتھ احسان کا کوئی طریقہ باقی ہے؟ فرمایا ہاں ان کیلئے دعاء و استغفار کرنا اور جو انہوں نے غیب کیا ہے اس کو پورا کرنا اور جس رشتہ والے کے ساتھ انہیں کی وجہ سے سلوک کیا جاسکتا ہو اسکے ساتھ سلوک کرنا اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔

۱۔ عادی شرابی

**حدیث ۲۰:** حاکم نے مُتَدْرِك میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ منبر کے پاس حاضر ہو جاؤ ہم سب حاضر ہوئے جب حضور ﷺ منبر کے پہلے درجہ پر چڑھے فرمایا "آمین" جب دوسرے درجے پر چڑھے تو فرمایا "آمین" جب تیسرے درجہ پر چڑھے کہا "آمین"۔ جب حضور ﷺ منبر سے اترے ہم نے عرض کی حضور ﷺ سے آج ایسی بات سنی کہ کبھی ایسا نہیں سنا کرتے تھے فرمایا کہ جبرئیل (علیہ السلام) میرے پاس آئے اور یہ کہا کہ اسے رحمت الہی سے دوری ہو جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی اس پر میں نے آمین کہی جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا اس شخص کیلئے رحمت الہی سے دوری ہو جس کے سامنے حضور ﷺ کا ذکر ہو اور وہ حضور ﷺ پر درود نہ پڑھے اس پر میں نے کہا آمین جب میں تیسرے زینہ پر چڑھا انہوں نے کہا اس کیلئے دوری ہو جس کے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپا آیا اور انہوں نے اسے جنت میں داخل نہ کیا میں نے کہا آمین۔

شاد کی شہداء اسلامی بھائیوں

اور

اسلامی بہنوں کیلئے

### محرمات کا بیان (بہار شریعت حصہ ۷)

اللہ عزوجل فرماتا ہے: وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا ﴿۲۳﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ الَّتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهُتُم نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ الَّتِي فِي جُجُورِكُمْ مِّن نِّسَائِكُمُ الَّتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ إِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿۲۴﴾ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ يَكْتَبُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَأُجَلَ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذَلِكَ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسْفِحِينَ (پ ۴، النساء، ۲۲، ۲۳، ۲۴)

ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپ دادا نے نکاح کیا ہو مگر جو گزر چکا

بیشک یہ بیچاری اور غضب کا کام ہے اور بہت بری راہ۔ تم پر حرام ہیں تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور دودھ کی بہنیں اور تمہاری عورتوں کی مائیں اور انکی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں ان بیبیوں سے جن سے تم جماع کر چکے ہو اور اگر تم نے ان سے جماع نہ کیا ہو تو ان کی بیٹیوں میں گناہ نہیں اور تمہارے نسلی بیٹوں کی بیبیاں اور دو بہنوں کو اکٹھا کرنا مگر جو ہو چکا ہے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور حرام ہیں شوہر والی عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آجائیں یہ اللہ کا نوشتہ ہے اور ان کے سوا جو ہیں وہ تم پر حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو پارسائی کرتے نہ زنا کرتے اور فرماتا ہے:

وَلَا تَتَّكِفُوا الْمَشْرِكِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَ ۖ وَلَا مِمَّا مُمِنتَ خَيْرٌ مِّنْ  
 مُّشْرِكَةٍ ۖ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ ۖ وَلَا تَتَّكِفُوا الْمَشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا  
 وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ ۖ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ ۗ أُولَٰئِكَ  
 يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ ۖ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ  
 بِإِذْنِهِ ۗ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝۳۶

(البقرة، پ ۲۲۱، ۲)

شرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک ایمان نہ لائیں بے شک مسلمان باندی شرک سے بہتر ہے اگرچہ تمہیں یہ بھلی معلوم ہوتی ہو اور شرکوں سے نکاح نہ کرو

جب تک ایمان نہ لائیں بے شک مسلمان غلام مشرک سے بہتر ہے اگرچہ تمہیں یہ اچھا معلوم ہوتا ہو یہ دوزخ کی طرف بلا تے ہیں اور اللہ عزوجل بلاتا ہے جنت اور مغفرت کی طرف اپنے حکم سے اور لوگوں کیلئے اپنی نشانیاں ظاہر فرماتا ہے تاکہ لوگ نصیحت مانیں۔

**حدیث ۱:** صحیح بخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت اور اس کی پھوپھی کو جمع نہ کیا جائے اور نہ عورت اور انکی خالہ کو۔

**حدیث ۲:** ابوداؤد و ترمذی و دارمی و نسائی کی روایت انہیں سے ہے کہ حضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ پھوپھی کے نکاح میں ہوتے اس کی بھتیجی سے نکاح کیا جائے یا بھتیجی کے ہوتے اس کی پھوپھی سے یا خالہ کے ہوتے اس کی بھانجی سے یا بھانجی کے ہوتے خالہ سے۔

**حدیث ۳:** امام بخاری عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورتیں ولادت (نسب) سے حرام ہیں وہ رضاعت سے حرام ہیں۔

**حدیث ۴:** صحیح مسلم میں مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے انہیں حرام کر دیا جنہیں نسب سے حرام فرمایا۔

**مسائل فقہیہ:** مُحرّمات وہ عورتیں ہیں جن سے نکاح حرام ہے اور حرام ہونے کے چند سبب ہیں لہذا اس بیان کو نو قسم پر مُنقسم کیا جاتا ہے قسم اول نسب اس قسم میں سات عورتیں ہیں ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی۔

**مسئلہ:** دادی، نانی، پردادی، پر نانی، اگرچہ کتنی ہی اوپر کی ہوں سب حرام ہیں اور یہ سب ماں میں داخل ہیں کہ یہ باپ یا ماں یا دادا، دادی، نانا، نانی کی مائیں ہیں کہ ماں سے مراد وہ عورت ہے جس کی اولاد میں یہ ہے بلا واسطہ یا بلواسطہ۔

**مسئلہ:** بیٹی سے وہ عورتیں مراد ہیں جو اس کی اولاد ہیں لہذا پوتی، یرپوتی، نواسی، پر نواسی اگرچہ درمیان میں کتنی ہی پشتوں کا فاصلہ ہو سب حرام ہیں۔

**مسئلہ:** بہن خواہ حقیقی ہو یعنی ایک ماں باپ سے یا سوتیلی کہ باپ دونوں کا ایک ہے اور مائیں دو یا ماں ایک ہے اور باپ دو سب حرام ہیں۔

**مسئلہ:** باپ، ماں، دادا، دادی، نانا، نانی، وغیرہم اصول کی پھوپھیاں یا خالائیں اپنی پھوپھی اور خالہ کے حکم میں ہیں خواہ یہ حقیقی ہوں یا سوتیلی یو ہیں حقیقی یا علاقائی۔ پھوپھی کی پھوپھی یا اخیانی ۲ خالہ کی خالہ۔

**مسئلہ:** بھتیجی بھانجی سے بھائی بہن کی اولادیں مراد ہیں ان کی ۱ جن کے باپ ایک ہوں۔ ۲ جن کی ماں ایک ہوں۔



پوتیاں، نواسیاں بھی اسی میں شمار ہیں۔

**مسئلہ:** زنا سے بیٹی، پوتی، بہن، بھتیجی، بھانجی بھی محرمات میں ہیں۔

**مسئلہ:** جس عورت سے اس کے شوہر نے لعان کیا اگرچہ اس کی لڑکی

اپنی ماں کی طرف منسوب ہوگی مگر پھر بھی اس شخص پر وہ لڑکی حرام

ہے (ردالمحتار)

قسم دُومِ مُصَاهَرَتِ زَوْجِ مَوْطُوۃِ لَ کی لڑکیاں، زوجہ کی ماں، دادیاں،

نانیاں، باپ، دادا وغیرہما۔ اصول کی بیبیاں، بیٹے، پوتے وغیرہ ہما فرُوع کی

بیبیاں۔

**مسئلہ:** جس عورت سے نکاح کیا اور وطی نہ کی تھی کہ جدائی ہوگئی

اس کی لڑکی اس پر حرام نہیں نیز حرمت اس صورت میں ہے کہ وہ

عورت مُشْتَبَہ ہو اس لڑکی کا اس کی پرورش میں ہونا ضروری نہیں اور

خَلْوَتِ صَیْحَہ بھی وطی ہی کے حکم میں ہے یعنی اگر خَلْوَتِ صَیْحَہ عورت

کیساتھ ہوگئی اس کی لڑکی حرام ہوگئی اگرچہ وطی نہ کی ہو۔ (ردالمحتار)

**مسئلہ:** نکاحِ فاسد ہے حرمتِ مُصَاهَرَتِ ثَابِتِ نہیں ہوتی جب تک وطی

نہ ہو لہذا اگر کسی عورت سے نکاحِ فاسد کیا تو عورت کی ماں اس پر حرام

نہیں۔ اور جب وطی ہوئی حرمت ثابت ہوگئی کہ وطی سے مطلقاً حرمت

اسے جس سے محبت کرچکا ہو۔

ثابت ہو جاتی ہے خواہ وطی حلال ہو یا شبہ و زنا سے۔ مثلاً بیع فاسد سے خریدی ہوئی کنیر سے یا کنیر مکاتبہ یا جس عورت سے ظہار کیا یا مجوسیہ باندی یا اپنی زوجہ سے حیض، نفاس میں یا احرام و روزہ میں غرض کسی طور پر وطی ہو، حرمتِ مصاہرت ثابت ہو گئی لہذا جس عورت سے زنا کیا اس کی لڑکیاں اس پر حرام ہیں یوں وہ عورت زانیہ اس شخص کے باپ دادا اور بیٹوں پر حرام ہو جاتی ہے (عالمگیری، ردالمحتار)

**مسئلہ:** حرمتِ مصاہرت جس طرح وطی سے ہوتی ہے یوں بَشہوت چھونے اور بوسہ لینے اور فرجِ داخل کی طرف نظر کرنے اور گلے لگانے اور دانت سے کاٹنے اور مُباشرت یہاں تک کہ سر پر جو بال ہوں انہیں چھونے سے بھی حرمت ہو جاتی ہے اگرچہ کوئی کپڑا بھی حائل ہو مگر جب اتنا موٹا کپڑا حائل ہو کہ گرمی محسوس نہ ہو۔ یوں بوسہ لینے میں بھی اگر باریک نقاب حائل ہو تو حرمت ثابت ہو جائے گی۔ خواہ یہ باتیں جائز طور پر ہوں مثلاً منکوحہ، کنیر ہے یا ناجائز طور پر۔ جو بال سر سے لٹک رہے ہوں انہیں بَشہوت چھوا تو حرمتِ مصاہرت ثابت نہ ہوئی (عالمگیری ردالمحتار وغیرہ)

**مسئلہ:** فرجِ داخل کی طرف نظر کرنے کی صورت میں اگر شیشہ درمیان میں ہو یا عورت پانی میں تھی اس کی نظر وہاں تک پہنچی جب بھی

احبت کرنا۔

حُرمت ثابت ہوگئی البتہ آئینہ یا پانی میں عکس دکھائی دیا تو حرمتِ مصاہرت نہیں (در مختار۔ عالمگیری)

**مسئلہ:** چھونے اور نظر کے وقت شہوت نہ تھی بعد کو پیدا ہوئی یعنی جب ہاتھ لگایا اس وقت نہ تھی ہاتھ جدا کرنے کے بعد ہوئی اس سے حرمت نہیں ثابت ہوتی۔ اس مقام پر شہوت کے معنی یہ ہیں کہ اس کی وجہ سے انتشارِ آلہ ہو جائے اور اگر پہلے سے انتشار موجود تھا تو اب زیادہ ہو جائے یہ جوان کیلئے ہے۔ بوڑھے اور عورت کیلئے شہوت کی حد یہ ہے کہ دل میں حرکت پیدا ہو۔ اور پہلے سے ہو تو زیادہ ہو جائے محض میلانِ نفس کا نام شہوت نہیں۔

**مسئلہ:** نظر اور چھونے میں حرمت جب ثابت ہوگی کہ انزال نہ ہو اور انزال ہو گیا تو حرمتِ مصاہرت نہ ہوگی (در مختار)

**مسئلہ:** عورت نے شہوت کیساتھ مرد کو چھوا یا بوسہ لیا یا اس کے آلہ کی طرف نظر کی تو اس سے بھی حرمتِ مصاہرت ثابت ہوگئی (در مختار عالمگیری)

**مسئلہ:** حرمتِ مصاہرت کیلئے شرط یہ ہے کہ عورت مُشْتَبَاة ہو۔ یعنی نو برس سے کم عمر کی نہ ہو۔ نیز یہ کہ زندہ ہو۔ تو اگر نو برس سے کم عمر کی لڑکی یا مُردہ عورت کو بشہوت چھوا یا بوسہ لیا تو حرمت ثابت نہ

ہوئی۔ (در مختار)

**مسئلہ:** عورت سے جماع کیا مگر دخول نہ ہوا تو حرمت ثابت نہ ہوئی ہاں اگر حمل رہ جائے تو حرمت مصاہرت ہوگئی (عالمگیری) بوڑھیا عورت کیساتھ یہ افعال واقع ہوئے یا اس نے کئے تو مصاہرت ہوگئی۔ اس کی لڑکی اس شخص پر حرام ہوگئی نیز وہ اس کے باپ دادا پر (در مختار)

**مسئلہ:** وطی سے مصاہرت میں شرط یہ ہے کہ آگے کے مقام میں ہو اگر پیچھے میں ہوئی مصاہرت نہ ہوگی۔ (در مختار)

**مسئلہ:** اغلام سے مصاہرت ثابت نہیں ہوتی (رد المحتار)

**مسئلہ:** مُرَاتِق یعنی وہ لڑکا کہ ہنوز بالغ نہ ہوا۔ مگر اس کے ہم عمر بالغ ہو گئے ہوں اس کی مقدار بارہ برس کی عمر ہے (اس نے) اگر وطی کی یا شہوت کے ساتھ چھوایا بوسہ لیا تو مصاہرت ہوگئی (رد المحتار)

**مسئلہ:** یہ افعال قصداً ہوں یا بھول کر یا غلطی سے یا مجبوراً بہر حال مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔ مثلاً اندھیری رات میں مرد نے اپنی عورت کو جماع کیلئے اٹھانا چاہا۔ غلطی سے شہوت کے ساتھ مُشْتَبَاة لڑکی پر ہاتھ پڑ گیا۔ اس کی ماں ہمیشہ کیلئے حرام ہوگئی۔ یوں اگر عورت نے شوہر کو اٹھانا چاہا اور شہوت کیساتھ ہاتھ لڑکے پر پڑ گیا جو مُرَاتِق تھا ہمیشہ کو اپنے

جگہ ازال ہوا ہو۔ اگر ازال نہ ہوا تو چھونے وغیرہ کی وجہ سے حرمت ثابت ہو جائے گی۔

شوہر پر حرام ہوگئی (در مختار)

**مسئلہ:** منہ کا بوسہ لیا تو مطلقاً حرمتِ مصاہرت ثابت ہو جائے گی اگرچہ کہتا ہو کہ شہوت سے نہ تھا۔ یوہیں اگر انتشارِ آلہ تھا تو مطلقاً کسی جگہ کا بوسہ لیا حرمت ہو جائے گی۔ اور اگر انتشار نہ تھا اور رخسار یا ٹھوڑی یا پیشانی یا منہ کے علاوہ کسی اور جگہ کا بوسہ لیا کہتا ہے کہ شہوت نہ تھی تو اسکا قول مان لیا جائے گا۔ یوہیں انتشار کی حالت میں گلے لگانا بھی حرمت ثابت کرتا ہے۔ اگرچہ شہوت کا انکار کرے (ردالمحتار)

**مسئلہ:** چٹکی لینے، دانت کاٹنے کا بھی یہی حکم ہے کہ شہوت سے ہوں تو حرمت ثابت ہو جائے گی۔ عورت کی شرمگاہ کو چھوایا پستان کو اور کہتا ہے کہ شہوت نہ تھی تو اس کا قول معتبر نہیں (عالمگیری در مختار)

**مسئلہ:** نظر سے حرمت ثابت ہونے کیلئے نظر کرنے والے میں شہوت پائی جانا ضروری ہے اور بوسہ لینے گلے لگانے چھونے وغیرہ میں ان دونوں میں سے ایک کو شہوت ہو جانا کافی ہے اگرچہ دوسرے کو نہ ہو (در مختار ردالمحتار)

**مسئلہ:** مجنون اور نشہ والے سے یہ افعال ہوئے یا ان کے ساتھ کیے گئے جب بھی وہی حکم ہے کہ اور شرطیں پائی جائیں تو حرمت ہو جائے گی (در مختار)

**مسئلہ:** کسی سے پوچھا گیا تو نے اپنی ساس کے ساتھ کیا کیا اس نے کہا "جماع کیا" حرمتِ مصاہرت ثابت ہو گئی۔ اب اگر کہے میں نے جھوٹ کہہ دیا تھا نہیں مانا جائے گا۔ بلکہ اگرچہ مذاق میں کہہ دیا ہو جب بھی یہی حکم ہے (عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ:** حرمتِ مصاہرت مثلاً شہوت سے بوسہ لینے یا چھونے یا نظر کرنے کا اقرار کیا تو حرمت ثابت ہو گئی اور اگر یہ کہے کہ اس عورت کے ساتھ نکاح سے پہلے اس کی ماں سے جماع کیا تھا جب بھی یہی حکم رہے گا مگر عورت کا مہر اس سے باطل نہ ہوگا وہ بدستور واجب ہے (ردالمحتار)

**مسئلہ:** کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کے لڑکے نے عورت کی لڑکی سے کیا جو دوسرے شوہر سے ہے تو حرج نہیں یوں اگر لڑکے نے عورت کی ماں سے نکاح کیا جب بھی یہی حکم ہے (عالمگیری)

**مسئلہ:** عورت نے دعویٰ کیا کہ مرد نے اس کے اصول یا فروع کو بشہوت چھوا یا بوسہ لیا یا کوئی اور بات کی ہے جس سے حرمت ثابت ہوتی ہے اور مرد نے انکار کیا تو قول مرد کا لیا جائے گا۔ یعنی جب کہ عورت گواہ نہ پیش کر سکے (درمختار)

## قسم سوم (جَمْعُ بَيْنِ الْمَحَارِمِ)

**مسئلہ:** وہ دو عورتیں کہ ان میں جس ایک کو مرد فرض کریں دوسری اس کے لئے حرام ہو (مثلاً دو بہنیں کہ ایک مرد فرض کرو تو بھائی بہن کا رشتہ ہو یا پھوپھی بھتیجی کہ پھوپھی کو مرد فرض کرو تو چچا بھتیجی کا رشتہ ہو۔ اور بھانجی کو مرد فرض کرو تو پھر بھانجے خالہ کا رشتہ ہو) ایسی دو عورتوں کو نکاح میں جمع نہیں کر سکتا بلکہ اگر طلاق دے دی اگرچہ تین طلاقیں تو جب تک عدت نہ گزرے دوسری سے نکاح نہیں کر سکتا۔ یوہیں اگر دونوں باندیاں ہیں اور ایک سے وطی کر لی تو دوسری سے وطی نہیں کر سکتا۔ (کتب عامہ)

**مسئلہ:** ایسی دو عورتیں جن میں اس قسم کا رشتہ ہو جو اوپر مذکور ہوا وہ نسب کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ دودھ کے ایسے رشتے ہوں جب بھی دونوں کا جمع کرنا حرام ہے۔ مثلاً عورت اور اس کی رضاعی بہن یا خالہ پھوپھی (عالگیری)

**مسئلہ:** دو عورتوں میں اگر ایسا رشتہ پایا جائے کہ ایک کو مرد فرض کریں تو دوسری اس کے لئے حرام ہو اور دوسری کو مرد فرض کریں تو پہلی حرام نہ ہو تو ایسی دو عورتوں کے جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں، مثلاً عورت اور اس

کے شوہر کی لڑکی کہ اس لڑکی کو مرد تصور کریں تو وہ عورت اس پر حرام ہوگی کہ اس کی سوتیلی ماں ہوئی اور عورت کو مرد فرض کریں تو لڑکی سے رشتہ پیدا نہ ہوگا یوں عورت اور اس کی بہو (درمختار)

**مسئلہ:** باندی سے وطی کی پھر اس کی بہن سے نکاح کیا تو یہ نکاح صحیح

ہو گیا مگر اب دونوں میں سے کسی سے وطی نہیں کر سکتا جب تک ایک کو اپنے اوپر حرام نہ کر لے مثلاً منکوحہ کو طلاق دے دے یا وہ خلع کرالے

اور دونوں صورتوں میں عدت گزر جائے۔ یا باندی کو بیچ ڈالے یا آزاد

کردے خواہ پوری بیٹی یا آزاد کی یا اس کا کوئی حصہ نصف وغیرہ یا اس کو

بہہ کر دے اور قبضہ بھی دلا دے یا اسے مکاتبہ کر دے یا اس کا کسی سے

نکاح صحیح کر دیا اگر نکاح فاسد کر دیا تو اس کی بہن یعنی منکوحہ سے وطی

نہیں ہو سکتی مگر جب کہ نکاح فاسد میں اس کے شوہر نے وطی بھی کر لی

تو چونکہ اب اس کی عدت واجب ہوگی لہذا مالک کے لئے حرام ہو گئی اور

منکوحہ سے وطی جائز ہو گئی اور بیع وغیرہ کی صورت میں اگر وہ پھر اس کی

ملک میں واپس آئی مثلاً بیع فسخ ہو گئی یا اس نے پھر خرید لی تو اب پھر

بدستور دونوں سے وطی حرام ہو جائے گی جب تک پھر سبب حرمت ناپایا

جائے۔ باندی کے احرام، درد زہ و حیض و نفاس و رہن و اجارہ سے منکوحہ



حلال نہ ہوگی اور اگر باندی سے وطی نہ ہو تو اس منکوحہ سے مطلقاً وطی جائز ہے (در مختار ردالمحتار)

**مسئلہ:** مقدماتِ وطی مثلاً شہوت کیساتھ بوسہ لیا یا چھوا یا اس باندی نے اپنے موٹے کو شہوت کے ساتھ چھوایا بوسہ لیا تو یہ بھی وطی کے حکم میں ہیں کہ ان افعال کے بعد اگر اس کی بہن سے نکاح کیا تو کسی سے جماع جائز نہیں (در مختار)

**مسئلہ:** ایسی دو عورتیں جن کو جمع کرنا حرام ہے اگر دونوں سے بیک وقت عقد نکاح کیا تو کسی سے نکاح نہ ہوا بلکہ دونوں کو فوراً جدا کر دے اور دخول نہ ہوا ہو تو مہر بھی واجب نہ ہوا اور دخول ہوا ہو تو مہر مثل اور بندھے ہوئے مہر میں جو کم ہو وہ دیا جائے اگر دونوں کیساتھ دخول کیا تو دونوں کو دیا جائے اور ایک کے ساتھ کیا تو ایک کو (در مختار)

**مسئلہ:** اگر دونوں سے دو عقد کے ساتھ نکاح کیا تو پہلی سے نکاح ہوا اور دوسری کا باطل۔ لہذا پہلی سے وطی جائز ہے مگر جبکہ دوسری سے وطی کر لی تو اب جب تک اس کی عدت نہ گزر جائے پہلی سے بھی وطی حرام ہے پھر اس صورت میں اگر یہ یاد نہ رہا کہ پہلے کس سے ہوا تو شوہر پر فرض ہے کہ دونوں کو جدا کر دے اور اگر وہ جدا نہ کرے تو

قاضی پر فرض ہے کہ تفریق کر دے اور یہ تفریق طلاق شمار کیجائے گی پھر اگر دخول سے پیشتر تفریق ہوئی تو نصف مہر میں دونوں برابر بانٹ لیں۔ اگر دونوں کا برابر مقرر ہوا۔ اور اگر دونوں کے مہر برابر نہ ہوں اور

معلوم ہے کہ فلانی کا اتنا تھا اور فلانی کا اتنا تو ہر ایک کو اس کے مہر کی چوتھائی کٹے گی اور اگر یہ معلوم ہے کہ ایک کا اتنا ہے اور ایک کا اتنا مگر یہ معلوم نہیں کہ کس کا اتنا ہے اور کس کا اتنا ہے تو جو کم ہے اس کے

نصف میں دونوں برابر تقسیم کر لیں۔ اور اگر مہر مقرر ہی نہ ہوا تھا تو ایک متعہ واجب ہوگا جس میں دونوں بانٹ لیں اور اگر دخول کے بعد تفریق ہوئی تو ہر ایک کو اس کا پورا مہر واجب ہوگا۔ یوں اگر ایک سے دخول ہوا تو اس کا پورا مہر واجب ہوگا اور دوسری کو چوتھائی (در مختار رد المحتار)

**مسئلہ:** ایسی دو عورتوں سے ایک عقد کے ساتھ نکاح کیا تھا پھر دخول سے قبل تفریق ہو گئی۔ اب اگر ان میں سے ایک کیساتھ نکاح کرنا چاہے تو کر سکتا ہے اور دخول کے بعد تفریق ہوئی تو جب تک عدت نہ گزر جائے نکاح نہیں کر سکتا اور اگر ایک کی عدت پوری ہو چکی دوسری کی نہیں تو دوسری سے کر سکتا ہے اور پہلی سے نہیں کر سکتا جب تک دوسری کی عدت نہ گزرے اور اگر ایک سے دخول کیا ہے تو اس سے نکاح کر سکتا

۱۔ ایک جوڑا کپڑا یعنی کرتا پاجامہ دوپٹہ

ہے اور دوسری سے نکاح نہیں کر سکتا جب تک مدخولہ کی عدت نہ گزرے اور اس کی عدت گزرنے کے بعد جس ایک سے چاہے نکاح کر لے (عالمگیری)

**مسئلہ:** ایسی دو عورتوں نے کسی شخص سے ایک ساتھ کہا کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا اور اس نے ایک کا نکاح قبول کیا تو اس کا نکاح ہو گیا اور اگر مرد نے ایسی دو عورتوں سے کہا کہ میں نے تم دونوں سے نکاح کیا اور ایک نے قبول کیا دوسری نے انکار کیا تو جس نے قبول کیا اس کا نکاح بھی نہ ہوا (عالمگیری)

**مسئلہ:** ایسی دو عورتوں سے نکاح کیا اور ان میں سے ایک عدت میں تھی تو جو خالی ہے اس کا نکاح صحیح ہو گیا اور اگر وہ اسی کی عدت میں تھی تو دوسری سے بھی صحیح نہ ہوا (عالمگیری)

### قسم چہارم حرمت با لملک

**مسئلہ:** عورت اپنے غلام سے نکاح نہیں کر سکتی خواہ وہ تنہا اسی کی ملک میں ہو یا کوئی اور بھی اس میں شریک ہو (عالمگیری۔ در مختار)

**مسئلہ:** منویٰ اپنی باندی سے نکاح نہیں کر سکتا اگرچہ وہ ام ولد ہو یا مکاتبہ یا مدبرہ ہو یا اس میں کوئی دوسرا بھی شریک ہو مگر بنظر احتیاط

متاخرین نے باندی سے نکاح کرنا مستحسن بتایا ہے (عالمگیری) مگر یہ نکاح صرف بر بنائے احتیاط ہے۔ اگر واقع میں کنیز نہیں جب بھی جماع جائز ہے ولہذا ثمراتِ نکاح اس نکاح پر مترتب نہیں نہ مہر واجب ہوگا نہ طلاق ہو سکے گی نہ دیگر احکامِ نکاح جاری ہوں گے۔

**مسئلہ:** اگر زن و شوہر میں سے ایک دوسرے کا یا اس کے کسی جز کا مالک ہو گیا تو نکاح باطل ہو جائے گا (عالمگیری)

**مسئلہ:** ماذون یا مدبر یا مکاتب نے اپنی زوجہ کو خریدا تو نکاح فاسد نہ ہوا پوہیں اگر کسی نے اپنی زوجہ کو خریدا اور بیع میں اختیار رکھا کہ اگر چاہے گا تو واپس کر دے گا تو نکاح فاسد نہ ہوگا۔ پوہیں جس غلام کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہے وہ اگر اپنی منکوحہ کو خریدے تو نکاح فاسد نہ ہوا۔ (عالمگیری۔ ردالمحتار)

**مسئلہ:** مکاتب یا ماذون کی کنیز سے مولے نکاح نہیں کر سکتا (عالمگیری)

**مسئلہ:** مکاتب نے اپنی مالکہ سے نکاح کیا پھر آزاد ہو گیا تو وہ نکاح اب بھی صحیح نہ ہوا ہاں اگر اب جدید نکاح کرے تو کر سکتا ہے (عالمگیری)

**مسئلہ:** غلام نے اپنے مولیٰ کی لڑکی سے اس کی اجازت سے نکاح کیا تو نکاح صحیح ہو گیا مگر مولے کے مرنے سے یہ نکاح جاتا رہے گا اور اگر

مکاتب نے مولے کی لڑکی سے نکاح کیا تھا تو مولیٰ کے مرنے سے فاسد نہ ہوگا۔ اگر بدل کتابت ادا کر دے گا تو نکاح برقرار رہے گا اور اگر ادا نہ کر سکا اور پھر غلام ہو گیا تو اب نکاح فاسد ہو گیا (عالمگیری)

### قسم پنجم حرمت بالشرک

**مسئلہ:** مسلمان کا نکاح مجوسیہ، بت پرست، آفتاب پرست، ستارہ پرست عورت سے نہیں ہو سکتا خواہ یہ عورتیں حُرّہ لہ ہوں یا باندیاں غرض کتابیہ کے سوا کسی کافرہ عورت سے نکاح نہیں ہو سکتا (فتح وغیرہ)

**مسئلہ:** مُرْتَد و مُرْتَدَہ کا نکاح کسی سے نہیں ہو سکتا ہے اگرچہ مرد و عورت دونوں ایک ہی مذہب کے ہوں (خانہ وغیرہ)

**مسئلہ:** یہودیہ اور نصرانیہ سے مسلمان کا نکاح ہو سکتا ہے مگر چاہئے نہیں کہ اس میں بہت سے مفاسد کا دروازہ کھلتا ہے (عالمگیری وغیرہ) مگر یہ جواز اسی وقت تک ہے جب کہ اپنے اسی مذہب یہودیت یا نصرانیت پر ہوں اور اگر صرف نام کی یہودی نصرانی ہوں اور حقیقتہً نیچری اور دہریہ مذہب رکھتی ہوں جیسے آکل کے عموماً نصاریٰ کا کوئی مذہب ہی نہیں تو ان سے نکاح نہیں ہو سکتا نہ ان کا ذبیحہ جائز بلکہ ان کے یہاں تو ذبیحہ ہوتا بھی نہیں

**مسئلہ:** کتابیہ سے نکاح کیا تو اسے گر جا جانے اور گھر میں شراب بنانے

ل آزاد

سے روک سکتا ہے (عالمگیری)

**مسئلہ:** کتابیہ سے دارالحراب میں نکاح کر کے دارالاسلام میں لایا تو

نکاح باقی رہے گا اور خود چلا آیا اسے وہیں چھوڑ دیا تو نکاح ٹوٹ

گیا (عالمگیری) **مسئلہ:** مسلمان نے کتابیہ سے نکاح کیا تھا پھر وہ مجوسیہ

ہو گئی تو نکاح فسخ ہو گیا اور مرد پر حرام ہو گئی اور اگر یہودیہ تھی اب

نصرانیہ ہو گئی یا نصرانیہ تھی یہودیہ ہو گئی تو نکاح باطل نہ ہو (عالمگیری)

**مسئلہ:** کتابی مرد کا نکاح مُزْتَدَّہ کے سوا ہر کافرہ سے ہو سکتا ہے اور اولاد

کتابی کے حکم میں ہے۔ مسلمان و کتابیہ سے اولاد ہوئی تو اولاد مسلمان

کہلائے گی (عالمگیری)

**مسئلہ:** مرد و عورت کافر تھے دونوں مسلمان ہوئے تو وہی نکاح سابق

باقی ہے جدید کی حاجت نہیں اور اگر صرف مرد مسلمان ہوا تو عورت پر

اسلام پیش کریں۔ اگر مسلمان ہو گئی فیہا ورنہ تفریق کر دیں۔ یوہیں اگر عورت

پہلے مسلمان ہوئی تو مرد پر اسلام پیش کریں اگر تین حیض آنے سے پہلے

مسلمان ہو گیا تو نکاح باقی ہے ورنہ بعد کو جس سے چاہے نکاح کرے کوئی

اسے منع نہیں کر سکتا۔

۱۰۔ ملک جہاں غیر مسلموں کی حکومت ہو اور مسلمانوں کو مذہبی فرائض ادا کرنے سے روکا جائے۔

**مسئلہ:** مسلمان عورت کا نکاح مسلمان مرد کے سوا کسی مذہب والے سے نہیں ہو سکتا اور مسلمان کے نکاح میں کتابیہ ہے اس کے بعد مسلمان عورت سے نکاح کیا یا مسلمان عورت نکاح میں تھی اس کے ہوتے ہوئے کتابیہ سے نکاح صحیح ہے (عالمگیری)

قسم ششم حُرَّہ نکاح میں ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کرنا

**مسئلہ:** آزاد عورت نکاح میں ہے اور باندی سے نکاح کیا صحیح نہ ہوا۔ یوں ایک عقد میں دونوں سے نکاح کیا حُرَّہ کا صحیح ہوا۔ باندی سے نہ ہوا (عالمگیری)

**مسئلہ:** ایک عقد میں آزاد عورت اور باندی سے نکاح کیا اور کسی وجہ سے آزاد عورت کا نکاح صحیح نہ ہوا تو باندی سے نکاح ہو جائے گا (عالمگیری)

**مسئلہ:** پہلے باندی سے نکاح کیا پھر آزاد سے تو دونوں نکاح ہو گئے اور اگر باندی سے بلا اجازت مالک نکاح کیا اور دخول نہ کیا تھا پھر آزاد عورت سے نکاح کیا۔ اب اس کے مالک نے اجازت دی تو نکاح صحیح نہ ہوا۔ یوں اگر غلام نے بغیر اجازت مولے حُرَّہ سے نکاح کیا اور دخول کیا پھر باندی سے نکاح کیا اب مولے نے دونوں نکاح کی اجازت دی تو باندی سے

نکاح نہ ہوا (عالمگیری ردالمحتار)

**مسئلہ:** آزاد عورت کو طلاق دے دی تو جب تک وہ عدت میں ہے باندی سے نکاح نہیں کر سکتا اگرچہ تین طلاقیں دے دی ہوں (عالمگیری)

**مسئلہ:** اگر حُرہ نکاح میں نہ ہو تو باندی سے نکاح جائز ہے اگرچہ اتنی استطاعت ہے کہ آزاد عورت سے نکاح کرے۔ (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ:** باندی نکاح میں تھی اسے طلاق رجعی دے کر آزاد سے نکاح کیا پھر رجعت کر لی تو وہ باندی بدستور زوجہ ہو گئی (درمختار)

**مسئلہ:** اگر چار باندیوں اور پانچ آزاد عورتوں سے ایک عقد میں نکاح کیا تو باندیوں کا ہو گیا اور آزاد عورتوں کا نہ ہوا۔ اور دونوں چار چار تھیں تو آزاد عورتوں کا ہوا باندیوں کا نہ ہوا (درمختار)

قسم ہفتم حرمت بوجہ تعلقِ حقِ غیر

**مسئلہ:** دوسرے کی منکوحہ سے نکاح نہیں ہو سکتا بلکہ اگر دوسرے کی عدت میں ہو جب بھی نہیں ہو سکتا۔ عدت طلاق کی ہو یا موت کی یا شبہ نکاح یا نکاحِ فاسد میں دخول کی وجہ سے (عامہ کتب)

**مسئلہ:** دوسرے کی منکوحہ سے نکاح کیا اور معلوم نہ تھا کہ منکوحہ ہے تو عدت واجب ہے اور معلوم تھا تو عدت واجب نہیں (عالمگیری)



**مسئلہ:** جس عورت کو زنا کا حمل ہے اس سے نکاح ہو سکتا ہے پھر اگر اس کا وہ حمل ہے تو وطی بھی کر سکتا ہے اور اگر دوسرے کا ہے تو جب تک بچہ نہ پیدا ہو لے وطی جائز نہیں (در مختار)

**مسئلہ:** جس عورت کا حمل ثابت منب ہے اس سے نکاح نہیں ہو سکتا (عالمگیری)

**مسئلہ:** کسی نے اپنی ام ولد حاملہ کا نکاح دوسرے سے کر دیا تو صحیح نہ ہوا اور حمل نہ تھا تو صحیح ہو گیا۔ (عالمگیری)

**مسئلہ:** جس باندی سے وطی کرتا تھا اس کا نکاح کسی سے کر دیا نکاح ہوگا مگر مالک پر استبراء واجب ہے یعنی جب اس کا نکاح کرنا چاہے تو وطی چھوڑ دے یہاں تک کہ اسے ایک حیض آجائے۔ بعد حیض نکاح کر دے اور شوہر کے ذمہ استبراء نہیں لہذا اگر استبراء سے پہلے شوہر نے وطی کر لی تو جائز ہے مگر نہ چاہئے۔ اور اگر مالک بیچنا چاہتا ہے تو استبراء مستحب ہے واجب نہیں۔ زانیہ سے نکاح کیا تو استبراء کی حاجت نہیں (در مختار)

**مسئلہ:** باپ اپنے بیٹے کی کنیزِ شرعی سے نکاح کر سکتا ہے (عالمگیری)

قسم ہشتم متعلق بہ عدد

**مسئلہ:** آزاد شخص کو ایک وقت میں چار عورتوں اور غلام کو دو سے زیادہ نکاح کرنے کی اجازت نہیں اور آزاد مرد کو کنیز کا اختیار ہے اس

کیلئے کوئی حد نہیں (در مختار)

**مسئلہ:** غلام کو کنیز رکھنے کی اجازت نہیں اگرچہ اس کے مولے نے اجازت دیدی ہو (در مختار)

**مسئلہ:** پانچ عورتوں سے ایک عقد کے ساتھ نکاح کیا کسی سے نکاح نہ ہوا اور اگر ہر ایک سے علیحدہ علیحدہ عقد کیا تو پانچویں کا نکاح باطل ہے۔ باقیوں کا صحیح۔ یوہیں غلام نے تین عورتوں سے نکاح کیا اس میں بھی وہی دو صورتیں ہیں (عالمگیری)

**مسئلہ:** کافر حربی نے پانچ عورتوں سے نکاح کیا پھر سب مسلمان ہوئے اگر آگے پیچھے نکاح ہوا تو چار پہلی باقی رکھی جائیں اور پانچویں کو جدا کر دے اور ایک عقد تھا تو سب کو علیحدہ کر دے (عالمگیری)

**مسئلہ:** دو عورتوں سے ایک عقد میں نکاح کیا اور ان میں ایک ایسی ہے جس سے نکاح نہیں ہو سکتا تو دوسری کا ہو گیا اور جو مہر مذکور ہوا وہ سب اسی کو ملے گا (در مختار) متعہ حرام ہے (متعہ کے معنی مہر کے بیان میں ہیں۔) یوہیں اگر کسی خاص وقت تک کے لئے نکاح کیا تو یہ نکاح بھی نہ ہوا اگرچہ دو سو برس کیلئے کرے (در مختار)

**مسئلہ:** کسی عورت سے نکاح کیا کہ اتنے دنوں کے بعد طلاق دے دے

گا تو یہ نکاح صحیح ہے یا اپنے ذہن میں کوئی مدت بٹھرائی کہ اتنے دنوں کیلئے نکاح کرتا ہوں مگر زبان سے کچھ نہ کہا تو یہ نکاح بھی ہو گیا (در مختار)

**مسئلہ:** حالت احرام میں نکاح کر سکتا ہے مگر نہ چاہئے یوہیں محرم اس

لڑکی کا بھی نکاح کر سکتا ہے جو اس کی ولایت میں ہے (عالمگیری)

قسم نہم رضاعت اس کا مکمل بیان بہار شریعت میں ملاحظہ فرمائیں

### حقوق الزوجین

آج کل عام شکایت ہے کہ زن و شوہر میں نااتفاقی ہے مرد کو عورت کی شکایت ہے تو عورت کو مرد کی۔ ہر ایک دوسرے کیلئے بلائے جان ہے اور جب اتفاق نہ ہو تو زندگی تلخ اور نتائج نہایت خراب، آپس کی نااتفاقی علاوہ دنیا کی خرابی کے دین بھی برباد کرنے والی ہوتی ہے اور اس نااتفاقی کا اثر بد انہیں تک محدود نہیں رہتا بلکہ اولاد پر بھی اثر پڑتا ہے اولاد کے دل میں نہ باپ کا ادب رہتا ہے نہ ماں کی عزت۔ اس نااتفاقی کا بڑا سبب یہ ہے کہ طرفین میں ہر ایک دوسرے کے حقوق کا لحاظ نہیں رکھتے اور باہم رواداری سے کام نہیں لیتے، مرد چاہتا ہے کہ عورت کو باندی سے بدتر کر کے رکھے اور عورت چاہتی ہے کہ مرد میرا غلام رہے جو میں چاہوں وہ ہو جائے، کچھ ہو جائے مگر بات میں فرق نہ آئے جب ایسے

خیالاتِ فاسدہ طرفین میں پیدا ہوں گے تو کیونکر نبھ سکے، دن رات کی لڑائی اور ہر ایک کے اخلاق و عادات میں برائی اور گھر کی بربادی اسی کا نتیجہ ہے۔ قرآن مجید میں جس طرح یہ حکم آیا کہ **الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ** جس سے مردوں کی بڑائی ظاہر ہوتی ہے اسی طرح یہ بھی فرمایا کہ **وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ** جس کا صاف یہ مطلب ہے کہ عورتوں کے ساتھ اچھی معاشرت کرو۔ اس موقع پر ہم بعض حدیثیں ذکر کریں جن سے ہر ایک کے حقوق کی معرفت حاصل ہو۔ مگر مرد کو یہ دیکھنا چاہئے کہ اس کے ذمہ عورت کے کیا حقوق ہیں انہیں ادا کرے اور عورت شوہر کے حقوق دیکھے اور پورے کرے یہ نہ ہو کہ ہر ایک اپنے حقوق کا مطالبہ کرے اور دوسرے کے حقوق سے سروکار نہ رکھے اور یہی فساد کی جڑ ہے اور یہ بہت ضروری ہے کہ ہر ایک دوسرے کی بیجا باتوں کا تحمل کرے اور اگر کسی موقع پر دوسری طرف سے زیادتی ہو تو آمادہ بفساد نہ ہو کہ ایسی جگہ ضد پیدا ہو جاتی ہے اور سلجھی ہوئی بات اُلجھ جاتی ہے **حدیث ۱:** حاکم نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت پر سب آدمیوں سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہے اور مرد پر اس کی ماں کا۔

**حدیث ۵۲۲:** نسائی ابوہریرہ سے اور امام احمد معاذ سے اور حاکم بریدہ رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی شخص کو کسی مخلوق کیلئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے اسی کے مثل ابوداؤد اور حاکم کی روایت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے اس میں سجدہ کی وجہ بھی بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کا حق عورتوں کے ذمہ کر دیا ہے۔

**حدیث ۶:** امام احمد وابن ماجہ وابن حبان عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے راوی کہ فرماتے ہیں سرکار ﷺ، ”اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ غیر خدا کیلئے سجدہ کرے تو حکم دیتا کہ عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرے قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے عورت اپنے پروردگار کا حق ادا نہ کرے گی جب تک شوہر کے کل حق ادا نہ کرے۔“

**حدیث ۷:** امام احمد انس رضی اللہ عنہ سے راوی فرماتے ہیں سرکار ﷺ اگر آدمی کا آدمی کیلئے سجدہ کرنا درست ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اس کے ذمہ اس کا بہت بڑا حق ہے قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں جان ہے اگر قدم سے سر تک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہوں جن سے پیپ اور کچھ لہو بہتا ہو پھر عورت اسے

چائے تو حق شوہر ادا نہ کیا۔

**حدیث ۸:** صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ

فرماتے ہیں شوہر نے عورت کو بلایا اس نے انکار کر دیا اور غصہ میں اس نے رات گزاری تو صبح تک اس عورت پر فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ جب تک شوہر اس سے راضی نہ ہو اللہ عزوجل اس عورت سے ناراض رہتا ہے۔

**حدیث ۹:** امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی

کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب عورت اپنے شوہر کو دنیا میں ایذا دیتی ہے تو حور عین کہتی ہیں خدا تجھے قتل کرے اسے ایذا نہ دے یہ تو تیرے پاس مہمان ہے عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئے گا۔

**حدیث ۱۰:** طبرانی معاذ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا عورت ایمان کا مزہ نہ پائے گی جب تک حق شوہر ادا نہ کرے

**حدیث ۱۱:** طبرانی میمونہ رضی اللہ عنہا سے راوی کہ فرمایا جو عورت خدا

کی اطاعت کرے اور شوہر کا حق ادا کرے اور اسے نیک کام کی یاد دلائے

اور اپنی عصمت اور اسکے مال میں خیانت نہ کرے تو اس کے اور شہیدوں

کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا پھر اس کا شوہر باایمان نیک

خوبے تو جنت میں وہ اس کی بی بی ہے ورنہ شہدا میں سے کوئی اس کا شوہر ہوگا۔

**حدیث ۱۲:** ابوداؤد طیالسی ابن عساکر ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اپنے نفس کو اس سے نہ روکے اور ہوا فرض کے کسی دن بغیر اس کے اجازت کے روزہ نہ رکھے اگر ایسا کیا یعنی بغیر اجازت روزہ رکھ لیا تو گنہگار ہوئی اور بدوں اجازت اس کا کوئی عمل مقبول نہیں اگر عورت نے کر لیا تو شوہر کو ثواب ہے۔ اور عورت پر گناہ اور بغیر اجازت اسکے گھر سے نہ جائے اگر ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے اللہ عزوجل اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں عرض کی گئی اگرچہ شوہر ظالم ہو فرمایا اگرچہ ظالم ہو۔

**حدیث ۱۳:** طبرانی تمیم داری رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت پر شوہر کا حق یہ ہے کہ اس کے بچھونے کو نہ چھوڑے اور اسکی قسم کو سچا کرے اور بغیر اس کی اجازت کے باہر نہ جائے اور ایسے شخص کو مکان میں آنے نہ دے جس کا آنا شوہر کو پسند نہ ہو۔

**حدیث ۱۴:** ابو نعیم علی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرمایا اے عورتوں خدا سے ڈرو اور شوہر کی رضا مندی کی تلاش میں رہو اس لئے کہ عورت کو

اگر معلوم ہوتا کہ شوہر کا کیا حق ہے تو جب تک اس کے پاس کھانا حاضر رہتا یہ کھڑی رہتی۔

**حدیث ۱۵:** ابو نعیم حلیہ میں انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عفت کی محافظت کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔

**حدیث ۱۶:** ترمذی امّ المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے راوی کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت اس حال میں مری کہ شوہر راضی تھا وہ جنت میں داخل ہوگی۔

**حدیث ۱۷:** بیہقی شعب الایمان میں جابر رضی اللہ عنہ سے راوی رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور ان کی کوئی نیکی بلند نہیں ہوتی (۱) بھاگا ہو غلام جب تک اپنے آقاؤں کے

پاس نہ لوٹ آئے اور اپنے کو ان کے قابو میں نہ دے دے۔ (۲) وہ

عورت جس کا شوہر اس پر ناراض ہے اور (۳) نشہ والا جب تک ہوش

میں نہ آئے یہ چند حدیثیں حقوق شوہر کی ذکر کی گئیں عورتوں پر لازم

ہے کہ حقوق شوہر کا تحفظ کریں اور شوہر کو ناراض کر کے اللہ تعالیٰ کی



ناراضگی کا وبال اپنے سر نہ لیں کہ اس میں دنیا و آخرت دونوں کی بربادی ہے۔ نہ دنیا میں چین نہ آخرت میں راحت۔ اب بعض وہ احادیث ذکر کی جاتیں ہیں کہ مردوں کو عورتوں کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہئے مردوں پر ضرور ہے کہ ان کا لحاظ کریں اور ان ارشادات عالیہ کی پابندی کریں۔

**حدیث ۱۸:** بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا عورتوں کے بارے میں بھلائی کرنے کی وصیت فرماتا ہوں تم میری اس وصیت کو قبول کرو وہ پہلی سے پیدا کی گئیں اور پسلیوں میں سب سے زیادہ ٹیڑھی اوپر والی ہے اگر تو اسے سیدھا کرنے چلے تو توڑدے گا اور ایسی ہی رہنے دے تو ٹیڑھی باقی رہے گی اور مسلم شریف کی دوسری روایت میں ہے کہ عورت پہلی سے پیدا کی گئی وہ تیرے لئے کبھی سیدھی نہیں ہو سکتی مگر تو اسے برتنا چاہے تو اسی حالت میں برت

سکتا ہے اور سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑدے گا اور توڑنا طلاق دینا ہے

**حدیث ۱۹:** صحیح مسلم میں انہیں سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

مسلمان مرد عورت مومنہ کو منبغوض نہ رکھے اگر اس کی ایک عادت بری

معلوم ہوتی ہے دوسری پسند ہوگی یعنی تمام عادتیں خراب نہیں ہونگی

اس سے کلی طور پر نفرت نہ رکھے۔

جب کہ اچھی بری ہر قسم کی باتیں ہوں گی تو مرد کو یہ نہ چاہئے کہ خراب ہی عادت کو دیکھتا رہے بلکہ بری عادت سے چشم پوشی کرے اور اچھی عادت کی طرف نظر کرے۔

**حدیث ۲۰:** حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں اچھے وہ لوگ ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش آئیں۔

**حدیث ۲۱:** صحیحین میں عبداللہ بن زمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اپنی عورت کو نہ مارے جیسے غلام کو مارتا ہے پھر دوسرے وقت اس سے مجامعت کریگا دوسری روایت میں ہے عورت کو غلام کی طرح مارنے کا قصد کرتا ہے (یعنی ایسا نہ کرے) کہ شاید دوسرے وقت اسے اپنا ہم خواب کرے یعنی زوجیت کے تعلقات اس قسم کے ہیں کہ ہر ایک کو دوسرے کی حاجت اور باہم ایسے مراسم کہ انکا چھوڑنا دشوار لہذا جو ان باتوں کا خیال کرے گا مارنے کا ہرگز قصد نہ کرے گا۔

### بچہ کی پرورش کا بیان

امام احمد و ابوداؤد عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے راوی کہ ایک عورت نے حضور ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرا یہ لڑکا ہے میرا پیٹ اس کیلئے ظرف تھا اور میرے پستان اس کیلئے مشک اور میری گود اس کی محافظ تھی۔ اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی اور اب اس کو

مجھ سے چھیننا چاہتا ہے حضور ﷺ نے فرمایا تو زیادہ حق دار ہے جب تک تو نکاح نہ کرے۔

صحیحین میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی کہ صلح حدیبیہ کے بعد دوسرے سال میں جب حضور اقدس ﷺ عمرہ قضا سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ سے روانہ ہوئے تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی چچا چچا کہتی پیچھے ہو لیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں لے لیا اور ہاتھ پکڑ لیا پھر حضرت علی وزید بن حارثہ و جعفر طیار رضی اللہ عنہم میں ہر ایک نے اپنے پاس رکھنا چاہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے بی بی اسے لیا اور میرے چچا کی لڑکی ہے اور جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا میرے چچا کی لڑکی ہے اور اس کی خالہ میری بی بی ہے اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے حضور اقدس ﷺ نے لڑکی خالہ کو دلوائی اور فرمایا خالہ بمنزلہ ماں کے ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم میری صورت اور سیرت میں مُشاہبہ ہو اور حضرت زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولیٰ ہو

**مسئلہ:** بچہ کی پرورش کا حق ماں کیلئے ہے خواہ وہ نکاح میں ہو یا نکاح

سے باہر ہو گئی ہو ہاں اگر وہ مرتد ہو گئی تو پرورش نہیں کر سکتی یا کسی رشتہ میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے بچہ کی تربیت میں فرق آئے مثلاً زانیہ یا چور یا نوحہ کرنے والی سے تو اس کی پرورش میں نہ دیا جائے بلکہ بعض فقہانے فرمایا اگر وہ نماز کی پابند نہیں تو اس کی پرورش میں بھی نہ دیا جائے مگر اصح یہ ہے کہ اس کی پرورش میں اس وقت تک رہے گا کہ نا سمجھ ہو جب کچھ سمجھنے لگے تو علیحدہ کر لیں کہ بچہ ماں کو دیکھ کر وہی عادت اختیار کرے گا جو اس کی ہے یوں ماں کی پرورش میں اس وقت بھی نہ دیا جائے جب کہ بکثرت بچہ کو چھوڑ کر ادھر ادھر چلی جاتی ہو اگرچہ اس کا بنانا کسی گناہ کے لئے نہ ہو مثلاً وہ عورت مُردے نہلاتی ہے یا جنتائی ہے یا اور کوئی ایسا کام کرتی ہے جس کی وجہ سے اسے اکثر گھر سے باہر جانا پڑتا ہے یا وہ عورت کینر یا اُمِّ ولد یا مُدَبَّرہ ہو یا مُکَاتِبہ ہو جس سے قبل عقد کتابت بچہ پیدا ہوا جب کہ وہ بچہ آزاد ہو اور اگر آزاد نہ ہو تو حق پرورش مولیٰ کیلئے ہے کہ اس کی ملک ہے مگر اپنی ماں سے جدا نہ کیا جائے۔ (عالمگیری، در مختار، رد المحتار وغیرہا)۔

**مسئلہ:** اگر بچہ کی ماں نے بچہ کے غیر مُحرَّم سے نکاح کر لیا تو اسے پرورش کا حق نہ رہا اور اس کے مُحرَّم سے نکاح کیا تو حق پرورش باطل

نہ ہوا۔ غیر محرم سے مراد وہ شخص ہے کہ نسب کی جہت سے بچہ کیلئے محرم نہ ہو اگرچہ رضاع کی جہت سے محرم ہو۔ جیسے اس کی ماں نے اس کے رضاعی چچا سے شادی کر لی تو اب ماں کی پرورش میں نہ رہے گا کہ اگرچہ رضاع کے لحاظ سے بچہ کا چچا ہے مگر نسباً اجنبی اور نسبی چچا سے نکاح کیا تو باطل نہیں (در مختار وغیرہ)

**مسئلہ:** ماں اگر مُفْت پرورش کرنا نہیں چاہتی اور باپ اجرت دے سکتا ہے تو اجرت دے اور تنگ دَست ہے تو ماں کے بعد جن کو حق پرورش ہے اگر ان میں کوئی مُفْت پرورش کرے تو اس کی پرورش میں دیا جائے بشرطیکہ بچہ کے غیر محرم سے اس نے نکاح نہ کیا ہو اور ماں سے کہہ دیا جائے کہ مفت پرورش کر یا بچہ فلاں کو دے دے۔ مگر ماں اگر بچہ کو دیکھنا چاہے یا اس کی دیکھ بھال کرنا چاہے تو منع نہیں کر سکتے اور اگر کوئی دوسری عورت نہ ہو جس کو حق پرورش ہے مگر کوئی اجنبی شخص یا رشتہ دار مرد مُفْت پرورش کرنا چاہتا ہے تو ماں ہی کو دیں گے اگرچہ اس نے اجنبی سے نکاح کیا ہو اگرچہ اجرت مانگتی ہو (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ:** جس کے لئے حق پرورش ہے اور اگر وہ انکار کرے اور کوئی دوسری نہ ہو جو پرورش کرے تو پرورش کرنے پر مجبور کی جائے گی یوہیں

اگر بچہ کی ماں دودھ پلانے سے انکار کرے اور بچہ دوسری عورت کا دودھ نہ لیتا ہو یا مفت کوئی دودھ نہیں پلاتی اور بچہ یا اس کے باپ کے پاس مال نہیں تو ماں دودھ پلانے پر مجبور کی جائے گی (ردالمحتار)

**مسئلہ:** ماں کی پرورش میں بچہ ہو اور وہ اس کے باپ کے نکاح یا عدت میں ہو تو پرورش کا معاوضہ نہیں پائے گی ورنہ اس کا بھی حق لے سکتی ہے اور دودھ پلانے کی اجرت اور بچہ کا نفقہ بھی اور اگر اس کے پاس رہنے کا مکان نہ ہو تو یہ بھی اور بچہ کو خادم کی ضرورت ہو تو یہ بھی اور یہ سب اخراجات اگر بچہ کا مال ہو تو اس سے دیئے جائیں ورنہ جس پر بچہ کا نفقہ ہو اسی کے ذمہ یہ سب بھی ہیں (درمختار)

**مسئلہ:** ماں نے اگر پرورش سے انکار کر دیا پھر یہ چاہتی ہے کہ پرورش کرے تو رجوع کر سکتی ہے (ردالمحتار)

**مسئلہ:** ماں اگر نہ ہو یا پرورش کی اہل نہ ہو یا انکار کر دیا یا اجنبی سے نکاح کیا تو اب حق پرورش نانی کیلئے ہے۔ یہ بھی نہ ہو تو نانی کی ماں اسکے بعد دادی پردادی بشرائط مذکورہ بالا پھر حقیقی بہن پھر اخیانی بہن پھر سوتیلی بہن پھر حقیقی بہن کی بیٹی پھر اخیانی بہن کی سوتیلی پھر خالہ یعنی ماں کی حقیقی بہن پھر اخیانی پھر سوتیلی بہن کی بیٹی پھر حقیقی بھتیجی پھر اخیانی بھائی کی

بہی پھر سوتیلے بھائی کی بیٹی پھر اسی ترتیب سے پھوپھیاں پھر ماں کی خالہ پھر باپ کی خالہ پھر ماں کی پھوپھیاں پھر باپ کی پھوپھیاں اور ان سب میں وہی ترتیب ملحوظ ہے کہ پہلے حقیقی پھر اخیافی پھر سوتیلی اور اگر کوئی عورت پرورش کرنے والی نہ ہو یا مگر اس کا حق ساقط ہو تو عصبات بہ ترتیب ارث یعنی باپ پھر دادا پھر حقیقی بھائی پھر سوتیلہ پھر بھتیجے پھر چچا پھر اس کے بیٹے مگر لڑکی کو چچا زاد بھائی کی پرورش میں نہ دیں خصوصاً جب کہ مشہدہ ہو اور اگر عصبات بھی نہ ہوں تو ذوی الارحام کی پرورش میں دیں مثلاً اخیافی بھائی پھر اس کا بیٹا پھر ماں کا چچا پھر حقیقی ماموں چچا اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ کی بیٹیوں کو لڑکے کی پرورش کا حق نہیں (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ:** اگر چند شخص ایک درجہ کے ہوں تو ان میں جو زیادہ بہتر ہو پھر وہ کہ زیادہ پرہیزگار ہو پھر وہ کہ ان میں بڑا ہو حق دار ہے (عائلیگیری در مختار)

**مسئلہ:** بچہ کی ماں اگر ایسے مکان میں رہتی ہے کہ گھر والے بچہ سے بغض رکھتے ہیں تو باپ اپنے بچہ کو اس سے لے لے گا یا عورت وہ مکان چھوڑ دے اور اگر ماں نے بچہ کے کسی رشتہ دار سے نکاح کیا مگر وہ محرم نہیں جب بھی حق ساقط ہو جائے گا مثلاً اس کے چچا زاد بھائی سے ہاں اگر ماں کے بعد اسی چچا کے لڑکے کا حق یا بچہ لڑکا ہے تو ساقط نہ

اوراٹ

ہوگا (ردالمحتار)

**مسئلہ:** اجنبی کے ساتھ نکاح کرنے سے حق پرورش ساقط ہو گیا تھا پھر اس نے طلاق بائن دے دی یا رجعی دی مگر عدت پوری ہو گئی تو حق پرورش نمود کر آئیگا (ہدایہ وغیرہا)

**مسئلہ:** پاگل اور بوہرے کا حق پرورش حاصل نہیں اور اچھے ہو گئے تو حق حاصل ہو جائے گا یوں مُرْتَد تھا اب مسلمان ہو گیا تو پرورش کا حق اسے ملے گا (ردالمحتار)

**مسئلہ:** بچہ نانی یا دادی کے پاس ہے اور وہ خیانت کرتی ہے تو پھوپھی کو اختیار ہے کہ اسے لے (عالمگیری)

**مسئلہ:** بچہ کا باپ کہتا ہے اس کی ماں نے کسی سے نکاح کر لیا اور ماں انکار کرتی ہے تو ماں کا قول مُعْتَبَر ہے اور اگر یہ کہتی ہے کہ نکاح تو کیا تھا مگر اس نے طلاق دے دی اور میرا حق نمود کر آیا تو اگر اتنا ہی کہا اور یہ نہ بتایا کہ کس سے نکاح کیا جب بھی ماں کا قول مُعْتَبَر ہے اور اگر یہ بھی بتایا کہ فلاں سے نکاح کیا تھا تو اب جب تک وہ شخص طلاق کا اقرار نہ کرے محض اس عورت کا کہنا کافی نہیں۔ (خانہ)

**مسئلہ:** جس عورت کیلئے حق پرورش ہے اس کے پاس لڑکے کو اس



وقت تک رہنے دیں کہ اب اُسے اس کی حاجت نہ رہے یعنی اپنے آپ کھانا پیتا پہنتا استنجا کر لیتا ہو اس کی مقدار سات برس کی عمر ہے اور اگر عمر میں اختلاف ہو تو اگر یہ سب کام خود کر لیتا ہو تو اس کے پاس سے علیحدہ کر لیا جائے ورنہ نہیں اور اگر باپ لینے سے انکار کرے تو جبراً اس کے حوالہ کیا جائے۔ اور لڑکی اس وقت تک عورت کی پرورش میں رہے گی کہ حدِ شہوت کو پہنچ جائے اس کی مقدار نو برس کی عمر ہے اور اگر اس عمر سے کم میں لڑکی کا نکاح کر دیا گیا جب بھی اسکی پرورش میں رہے گی جس کی پرورش میں ہے نکاح کر دینے سے حق پرورش باطل نہ ہوگا جب تک مرد کے قابل نہ ہو (خانہ مجر وغیرہ)

**مسئلہ:** سات برس کی عمر سے بلوغ تک لڑکا اپنے باپ یا دادا یا کسی اور ولی کے پاس رہے گا جب بالغ ہو گیا اور سمجھ دار ہے کہ فتنہ یا بدنامی کا اندیشہ نہ ہو اور تادیب کی ضرورت نہ ہو تو جہاں چاہے وہاں رہے اور اگر ان باتوں کا اندیشہ ہو اور تادیب کی ضرورت ہو تو باپ دادا وغیرہ کے پاس رہے گا خود مختار نہ ہوگا۔ مگر بالغ ہونے کے بعد باپ پر نفقہ واجب نہیں اب اگر اخراجات کا مستکفل ہو تو تمترع و احسان ہے (عامگیری در مختار) یہ حکم فقہی ہے مگر نظر بحالی زمانہ خود مختار نہ رکھا جائے جب

عوب سبحانی کی۔ ج نکات کرنے والا

تک چال چلن اچھی طرح درست نہ ہو لیں اور پورا وثوق نہ ہو لے کہ اب اس کی وجہ سے فتنہ و عار نہ ہوگا کہ آج کل اکثر صحبتیں مخرب اخلاق ہوتی ہیں اور نوعمری میں فساد بہت جلد ہر ایت کرتا ہے۔

**مسئلہ:** لڑکی نو برس کے بعد سے جب تک کنواری ہے باپ دادا بھائی وغیرہم کے یہاں رہے گی مگر جب کہ عمر رسیدہ ہو جائے اور فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو اسے اختیار ہے جہاں چاہے رہے اور لڑکی شیب ہے مثلاً بیوہ ہے اور فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو اسے اختیار ہے ورنہ باپ دادا وغیرہ کے یہاں رہے اور یہ ہم پہلے بیان کر چکے کہ چچا کے بیٹے کو لڑکی کیلئے حق پر رشا نہیں یہی حکم اب بھی ہے کہ وہ محرم نہیں بلکہ ضرور ہے کہ محرم کے پاس رہے اور محرم نہ ہو تو کسی ثقہ امانت دار عورت کے پاس رہے جو اس کی عفت کی حفاظت کر سکے اور اگر لڑکی ایسی ہو کہ فساد کا اندیشہ نہ ہو تو اختیار ہے (در مختار، رد المحتار، عالمگیری)

**مسئلہ:** لڑکا بالغ نہ ہوا مگر کام کے قابل ہو گیا ہے تو باپ اسے کسی کام میں لگا دے جو کام سکھانا چاہے اس کے جاننے والوں کے پاس بھیج دے کہ ان سے کام سیکھے نوکری یا مزدوری کے قابل ہو اور باپ اس سے نوکری یا مزدوری کرانا چاہے تو نوکری یا مزدوری کرائے اور جو کمائے

ع اخلاق کو خراب کرنے والی۔

اس پر صرف کرے اور بیچ رہے تو اس کیلئے جمع کرتا رہے اور اگر باپ جانتا ہے کہ میرے پاس خرچ ہو جائے گا تو کسی اور کے پاس امانت رکھ دے (در مختار) مگر سب سے مقدم یہ ہے کہ بچوں کو قرآن مجید پڑھائیں اور دین کی ضروری باتیں سکھائیں روزہ و نماز و طہارت اور بیع و اجارہ و دیگر معاملات کے مسائل جن کی روزِ مرہ حاجت پڑتی ہے اور ناواقفوں سے خلاف شرع عمل کرنے کے جرم میں مبتلا ہوتے ہیں ان کی تعلیم ہو۔ اگر دیکھیں کہ بچہ کو علم کی طرف رجحان ہے اور سمجھ دار ہے تو علم دین کی خدمت سے بڑھ کر کیا کام ہے اور اگر استطاعت نہ ہو تو تفسیح و تعلیم عقائد اور ضروری مسائل کے تعلیم کے بعد جس کام میں لگائیں اختیار ہے مگر کام جائز ہو۔

**مسئلہ:** لڑکی کو بھی عقائد و ضروری مسائل سکھانے کے بعد کسی عورت سے سلائی اور نقش و نگار وغیرہ ایسے کام سکھائیں جن کی عورتوں کو اکثر ضرورت پڑتی ہے اور کھانا پکانے اور دیگر امور خانہ داری میں اس کو باسلیقہ ہونے کی کوشش کریں کہ سلیقہ والی عورت جس خوبی سے زندگی بسر کر سکتی ہے بد سلیقہ نہیں کر سکتی۔

**مسئلہ:** لڑکی کو نوکر نہ رکھائیں کہ جس کے پاس نوکر رہے گی کبھی ایسا بھی ہوگا کہ مرد کے پاس تنہا رہے اور یہ بڑے عیب کی بات ہے (ردالمحتار)

**مسئلہ:** زمانہ پرورش میں باپ یہ چاہتا ہے کہ عورت سے بچہ لے کر

کہیں دوسری جگہ چلا جائے تو اس کو یہ اختیار حاصل نہیں اور اگر عورت

چاہتی ہے کہ بچے کو لے کر دوسرے شہر کو چلی جائے اور دونوں شہروں

میں اتنا فاصلہ ہے کہ باپ اگر بچہ کو دیکھنا چاہے تو دیکھ کر رات آنے سے

پہلے واپس آسکتا ہے تو لے جاسکتی ہے اور اس سے زیادہ فاصلہ تو خود بھی

نہیں جاسکتی۔ یہی حکم ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں یا گاؤں سے شہر

میں جانے کا ہے کہ قریب ہے تو جائز ہے ورنہ نہیں اور شہر سے گاؤں میں

بشر اجازت نہیں لے جاسکتی ہاں اگر جہاں جانا چاہتی ہے وہاں اس کا میکا ہے

اور وہیں اسکا نکاح ہوا ہے تو لے جاسکتی ہے اور اگر اس کا میکا ہے مگر وہاں

پر نکاح نہیں ہوا بلکہ نکاح کہیں اور ہوا ہے تو نہ میکے لے جاسکتی ہے نہ وہاں

جہاں نکاح ہوا۔ ماں کے علاوہ کوئی اور پرورش کرنے والی لے جانا چاہتی ہو تو

باپ کی اجازت سے لے جاسکتی ہے مسلمان یا ذمی عورت بچہ کو دارالحرب میں

مطلقاً نہیں لے جاسکتی اگرچہ وہیں نکاح ہوا ہو (در مختار، ردالمحتار، عالمگیری وغیرہا)

**مسئلہ:** عورت کو طلاق دے دی اس نے کسی اجنبی سے نکاح کر لیا تو

باپ بچہ کو اس سے لے کر سفر میں لے جاسکتا ہے جب کہ کوئی اور پرورش کا حق دار نہ ہو ورنہ نہیں (درمختار)

**مسئلہ:** جب پرورش کا زمانہ پورا ہو چکا اور بچہ باپ کے پاس آگیا تو باپ پر یہ واجب نہیں کہ بچہ کو اس کی ماں کے پاس بھیجے نہ پرورش کے زمانہ میں ماں پر باپ کے پاس بھیجنا لازم تھا ہاں اگر ایک کے پاس ہے اور دوسرا اسے دیکھنا چاہتا ہے تو دیکھنے سے منع نہیں کیا جاسکتا (درمختار)

**مسئلہ:** عورت بچہ کو گہوارے میں لٹا کر باہر چلی گئی گہوارہ گرا او بچہ مر گیا تو عورت پر تاوان نہیں کہ اس نے خود ضائع نہیں کیا (خانہ)

### طلاق کا بیان (بہار شریعت حصہ ۸)

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

الطَّلَاقُ مَرَّتَيْنِ مِمَّا مَسَاكَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيَةٍ

يَا حَسَانَ (پ ۲، البقرة، ۲۲۹)

طلاق (جس کے بعد رجعت ہو سکے) دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا رنگولی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔

اور فرماتا ہے:

فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ

بہلائی اچھائی

زَوْجًا غَيْرَهُ طَّاقًا طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ  
يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ وَتِلْكَ  
حُدُودُ اللَّهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿۳۳﴾ (پ ۲ البقرة ۳۳)

پھر اگر تیسری طلاق دی تو اس کے بعد وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے پھر اگر دوسرے شوہر نے طلاق ویدی تو ان پر گناہ نہیں کہ دونوں آپس میں نکاح کر لیں اگر یہ گمان ہو کہ اللہ عزوجل کی حدود کو قائم رکھیں گے۔ اور یہ اللہ عزوجل کی حدیں ہیں ان لوگوں کیلئے بیان کرتا ہے جو سمجھ رہے ہیں

اور فرماتا ہے:

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ

النِّسَاءَ فَلَمَّا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ  
أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَلَا تَهَيِّجُوهُنَّ خِشْرًا  
لِتَعْتَدُوا وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ  
وَلَاتَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوعًا وَادْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ  
عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ  
يُعِظُكُمْ بِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ

عَلَيْهِمْ ۝ (پ ۲، البقرة، ۲۳۱)

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی معیاد پوری ہونے لگے تو انہیں بھلائی کے ساتھ روک لو یا خوبی کے ساتھ چھوڑ دو اور انہیں ضرر دینے کیلئے نہ روکو کہ حد سے گزر جاؤ اور وہ جو ایسا کرے گا اس نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھانا بناؤ اور اللہ عزوجل کی نعمت جو تم پر ہے اسے یاد کرو اور وہ جو اس نے کتاب و حکمت تم پر اتاری تمہیں نصیحت دینے کو اور اللہ عزوجل سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ عزوجل ہر شے کو جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے :

وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ  
فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضُوا  
بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ذَلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ  
مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَُمْ أَزْكَى  
لَكُمْ وَأَطْهَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝

(پ ۲، البقرة، ۲۳۳)

اور جب عورتوں کو طلاق دو اور ان کی معیاد پوری ہو جائے تو اسے عورتوں کے

والیو! نہیں شوہروں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ آپس میں موافق شرع رضا مند ہو جائیں یہ اس کو نصیحت کی جاتی ہے جو تم میں سے اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ یہ تمہارے لئے زیادہ ستمرا اور پاکیزہ ہے اور اللہ عزوجل جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

**حدیث ۱:** دار قطنی معاذ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اے معاذ کوئی چیز اللہ نے غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ روئے زمین پر پیدا نہیں کی اور کوئی شے روئے زمین پر طلاق سے زیادہ ناپسندیدہ پیدا نہ کی۔

**حدیث ۲:** ابو داؤد نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا کہ تمام حلال چیزوں میں خدا کے نزدیک زیادہ ناپسندیدہ طلاق ہے۔

**حدیث ۳:** امام احمد جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور نے فرمایا کہ ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے اور اپنے لشکر کو بھیجتا ہے اور سب سے زیادہ مرتبہ والا اس کے نزدیک وہ ہے جس کا فتنہ بڑا ہوتا ہے ان میں ایک آکر کہتا ہے میں نے یہ کیا یہ کیا۔ ابلیس کہتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا دوسرا آتا ہے اور کہتا ہے میں نے مرد اور عورت میں جدائی ڈال دی۔ اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے ہاں تو ہے۔



**حدیث ۴:** ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر طلاق واقع ہے مگر مَعْتُوہ (یعنی بوہرے) کی اور اس کی جس کی عقل جاتی رہی یعنی مجنون کی۔

**حدیث ۵:** امام احمد و ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و دارمی، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت بغیر کسی حرج کے شوہر سے طلاق کا سوال کرے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

**حدیث ۶:** بخاری و مسلم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس واقعہ کو ذکر کیا حضور ﷺ نے اس پر غضب فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ اس سے رجعت کر لے اور روکے رکھے یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر حیض آئے اور پاک ہو جائے۔ اس کے بعد اگر طلاق دینا چاہے تو طہارت کی حالت میں جماع سے پہلے طلاق دے

**حدیث ۷:** نسائی نے محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاقیں ایک ساتھ دے دیں اس کو سن کر غصہ میں کھڑے ہو گئے اور یہ فرمایا کہ

کتاب اللہ سے کھیل کرتا ہے حالانکہ میں تمہارے اندر ابھی موجود ہوں  
**حدیث ۸:** امام مالک مؤطا میں روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت  
 عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا میں نے اپنی عورت کو سوا طلاقیں دے  
 دیں آپ کیا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا کہ تیری عورت تین طلاقوں سے بائن ہو گئی  
 اور ستانوے طلاق کے ساتھ تو نے اللہ عزوجل کی آیتوں سے ٹھٹھا کیا۔

### احکام فقہیہ

نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے اس پابندی کے اٹھا دینے کو  
 طلاق کہتے ہیں اور اس کیلئے کچھ الفاظ مقرر ہیں جن کا بیان آگے آئے  
 گا۔ اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اسی وقت نکاح سے باہر ہو جائے  
 اسے بائن کہتے ہیں دوم یہ کہ عدت گزرنے پر باہر ہوگی اسے رجعی کہتے  
 ہیں۔

**مسئلہ:** طلاق دینا جائز ہے مگر بے وجہ شرعی ہو تو مباح بلکہ بعض  
 صورتوں میں مُسْتَحَبُّ مثلاً عورت اس کو یا اوروں کو ایذا دیتی یا نماز نہیں  
 پڑھتی ہے۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے نمازی عورت  
 کو طلاق دے دوں اور اس کا مہر میرے ذمہ باقی ہو اس حالت کے ساتھ  
 دربارِ خدا میں میری پیشی ہو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اس کے ساتھ

زندگی بسر کروں۔ اور بعض صورتوں میں طلاق دینا واجب ہے مثلاً شوہر نامرد یا بیجڑا ہے یا اس پر کسی نے جادو یا عمل کر دیا ہے کہ جماع کرنے پر قادر نہیں اور اس کے ازالہ کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ ان صورتوں میں طلاق نہ دینا سخت تکلیف پہنچانا ہے (در مختار وغیرہ)

**مسئلہ:** طلاق کی تین قسمیں ہیں (۱) اَحْسَن (۲) حَسَن (۳) بَدِئِی ، اَحْسَن: جس طہر میں وطی نہ کی ہو اس میں ایک طلاق رجعی دے اور

چھوڑے رہے یہاں تک کہ عدت گزر جائے یہ احسن ہے حَسَن: اور غیر موطوہ کو طلاق دی اگرچہ حیض کے دنوں میں دی ہو یا موطوہ کو تین طہر میں تین طلاقات دیں بشرطیکہ نہ ان طہروں میں وطی کی ہو نہ حیض میں۔

یا تین بے میں تین طلاقات جو اس عورت کو دیں جسے حیض نہیں آتا مثلاً نابالغہ یا حمل والی ہے یا ایاس کی عمر کو پہنچ گئی تو یہ سب صورتیں طلاق حسن کی ہیں۔ حمل والی یا سن ایاس والی کو وطی کے بعد طلاق دینے میں

کراہت نہیں یوہیں اگر اس کی عمر نو سال سے کم ہو تو کراہت نہیں اور نو برس یا زیادہ کی عمر ہے مگر ابھی حیض نہیں آیا ہے تو افضل یہ ہے کہ وطی و طلاق میں ایک مہینے کا فاصلہ ہو بدعی: یہ ایک طہر میں دو یا تین

طلاق دے دے۔ تین دفعہ یا دو دفعہ یا ایک ہی دفعہ میں۔ خواہ تین بار لفظ

کہے یا یوں کہہ دیا کہ تجھے تین طلاقیں یا ایک ہی طلاق دی مگر اس طہر میں وطی کرچکا ہے یا مؤطوۃ کو حیض میں طلاق دی یا طہر ہی میں طلاق دی مگر اس سے پہلے جو حیض آیا تھا اس میں وطی کی تھی یا اس حیض میں طلاق دی تھی یا یہ سب باتیں نہیں مگر طہر میں طلاق بائن دی (در مختار وغیرہ) \*

**مسئلہ:** حیض میں طلاق دی تو رجعت واجب ہے کہ اس حال میں طلاق دینا گناہ تھا اگر طلاق دینا ہی ہے تو اس حیض کے بعد طہر گزر جائے پھر حیض آکر پاک ہو اب دے سکتا ہے یہ اس وقت ہے کہ جماع سے رجعت کی ہو اور اگر قول یا بوسہ لینے یا چھونے سے رجعت کی ہو تو اس حیض کے بعد جو طہر ہے اس میں بھی طلاق دے سکتا ہے اس کے بعد دوسرے طہر کے انتظار کی حاجت نہیں ہے (جوہرہ وغیرہ)

**مسئلہ:** مؤطوۃ سے کہا تجھے سنت کے موافق دو یا تین طلاقیں اگر اسے حیض آتا ہے تو ہر طہر میں ایک واقع ہوگی پہلی اس طہر میں پڑے گی جس میں وطی نہ کی ہو اور اگر یہ کلام اس وقت کہا کہ پاک تھی اور اس طہر میں وطی نہیں کی ہے تو ایک فوراً واقع ہوگی اور اگر اسے اس وقت حیض ہے یا پاک ہے مگر اس میں وطی کرچکا ہے تو اب حیض کے بعد پاک ہونے پر پہلی طلاق واقع ہوئی اور غیر مؤطوۃ ہے یا اسے حیض نہیں آتا تو ایک فوراً

واقع ہوگی اگرچہ غیر موطوۃ کو اس وقت حیض ہو پھر اگر غیر موطوۃ ہے تو باقی اس وقت واقع ہوگی کہ اس سے نکاح کرے کیونکہ پہلی ہی طلاق سے بائن ہوگئی اور نکاح سے نکل گئی دوسری کیلئے محل نہ رہی۔ اور اگر موطوۃ ہے مگر حیض نہیں آتا تو دوسرے مہینے میں دوسری اور تیسرے مہینے میں تیسری واقع ہوگی اور اگر اس کلام سے یہ نیت کی کہ تینوں ابھی پڑ جائیں یا ہر مہینے کے شروع میں ایک واقع ہو تو یہ نیت بھی صحیح ہے (در مختار) مگر غیرہ موطوۃ میں یہ نیت کہ ہر ماہ کے شروع میں ایک واقع ہو بے کار ہے کہ وہ پہلی ہی سے بائن ہو جائے گی اور محل نہ رہے گی

**مسئلہ:** طلاق کیلئے شرط یہ ہے کہ شوہر عاقل بالغ ہو۔ نابالغ یا مجنون نہ خود طلاق دے سکتا ہے نہ اس کی طرف سے اس کا ولی مگر نشہ والے نے طلاق دی تو واقع ہو جائے گی کہ یہ عاقل کے حکم میں ہے اور نشہ خواہ شراب پینے سے ہو یا بھنگ وغیرہ کسی اور چیز سے افیون کی پینگ میں طلاق دے دی جب بھی واقع ہو جائے گی طلاق میں عورت کی جانب سے کوئی شرط نہیں نابالغ ہو یا مجنون بہر حال طلاق واقع ہوگی (در مختار، عالمگیری)

**مسئلہ:** کسی نے مجبور کر کے اسے نشہ پلا دیا یا حالت اضطراب میں مثلاً پیاس سے مر رہا تھا اور پانی نہ تھا اور نشہ میں طلاق دے دی تو صحیح یہ

ہے کہ واقع نہ ہوگی (ردالمحتار)

**مسئلہ:** یہ شرط نہیں کہ مرد آزاد ہو غلام بھی اپنی زوجہ کو طلاق دے سکتا ہے اور مولیٰ اس کی زوجہ کو طلاق نہیں دے سکتا اور یہ بھی شرط نہیں کہ خوشی سے طلاق دی جائے بلکہ اگر اہ شرعی کی صورت میں بھی طلاق واقع ہو جائے گی (جوہرہ غیرہ)

**مسئلہ:** الفاظ طلاق بطور ہزل کہے یعنی ان سے دوسرے معنی کا ارادہ کیا جو نہیں بن سکتے جب بھی طلاق ہوگئی یونہی خفیف العقل کی طلاق بھی واقع ہے اور بُوہرا مجنون کے حکم میں ہے (در مختار، ردالمحتار)

**مسئلہ:** گونگے نے اشارہ سے طلاق دی ہوگئی۔ جب کہ لکھنا نہ جانتا ہو۔ اور لکھنا جانتا ہو تو اشارہ سے نہ ہوگی بلکہ لکھنے سے ہوگی (فتح القدر)

**مسئلہ:** کوئی اور لفظ کہنا چاہتا ہے زبان سے طلاق نکل گیا یا لفظ طلاق بولا مگر اس کے معنی نہیں جانتا یا سہواً یا غفلت میں کہا ان سب صورتوں میں طلاق ہوگئی (در مختار)

**مسئلہ:** مریض جس کا مرض اس حد کو نہ پہنچتا ہو کہ عقل جاتی رہے اس کی طلاق واقع ہے کافر کی طلاق واقع ہے یعنی جب کہ مسلمان کے پاس مُقَدَّمہ پیش ہو تو طلاق کا حکم دے گا (در مختار)

**مسئلہ:** مجنون نے ہوش کے زمانہ میں کسی شرط پر طلاق مُعلق کی تھی اور وہ شرط زمانہ جنون میں پائی گئی طلاق ہوگئی مثلاً یہ کہا تھا کہ اگر میں اس گھر میں جاؤں تو تجھے طلاق ہے اور جنون کی حالت میں اس گھر میں گیا تو طلاق ہوگئی۔ ہاں اگر ہوش کے زمانہ میں یہ کہا تھا کہ مجنون ہو جاؤں تو تجھے طلاق ہے تو مجنون ہونے سے طلاق نہ ہوگی (در مختار)

**مسئلہ:** مجنون نامرد ہے یا اس کا عضو تناسل کٹا ہوا ہے یا عورت مسلمان ہوگئی ہے اور مجنون کے والدین اسلام سے منکر ہیں تو ان صورتوں میں قاضی تفریق کر دے گا اور یہ تفریق طلاق ہوگی (در مختار)

**مسئلہ:** سرسام و برسام یا کسی اور بیماری میں جس میں عقل جاتی رہی یا غشی کی حالت میں یا سوتے میں طلاق دیدی تو واقع نہ ہوگی یوہیں اگر غصہ اس حد کا کہ عقل جاتی رہے تو واقع نہ ہوگی (در مختار، درالمختار) آج کل اکثر لوگ طلاق دے بیٹھتے ہیں بعد کو افسوس کرتے ہیں اور طرح طرح کے حیلہ سے یہ فتویٰ لیا چاہتے ہیں کہ طلاق واقع نہ ہو ایک عذر اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ غصہ میں طلاق دی تھی۔ مُفتی کو چاہئے یہ امر ملحوظ رکھے کہ مطلقاً غصہ کا اعتبار نہیں معمولی غصہ میں طلاق ہو جاتی ہے وہ صورت کہ عقل غصہ سے جاتی رہے بہت نادر ہے لہذا جب تک اس کا

ثبوت نہ ہو محض سائل کے کہہ دینے پر اعتماد نہ کرے۔ -

**مسئلہ:** عددِ طلاق میں عورت کا لحاظ کیا جائے گا یعنی عورت آزاد ہو تو تین طلاقیں ہو سکتی ہیں اگرچہ اس کا شوہر غلام ہو اور باندی ہو تو اسے دو ہی طلاقیں دی جاسکتی ہیں اگرچہ اس کا شوہر آزاد ہو (کتب عامہ)

**مسئلہ:** نابالغ کی عورت مسلمان ہوگئی اور شوہر پر قاضی نے اسلام پیش کیا اگر وہ سمجھدار ہے تو اسلام سے انکار کرنے تو طلاق ہوگئی (ردالمحتار)

**مسئلہ:** زبان سے الفاظ طلاق نہ کہے مگر کسی ایسی چیز پر لکھے کہ حروف ممتاز نہ ہوتے ہوں مثلاً پانی یا ہوا پر طلاق نہ ہوگی۔ اور اگر ایسی چیز پر لکھے کہ حروف ممتاز ہوتے ہوں مثلاً کاغذ یا تختہ وغیرہ پر اور طلاق کی نیت سے لکھے تو طلاق ہو جائے گی اور اگر لکھ کر بھیجا یعنی اس طرح لکھا جس طرح خطوط لکھے جاتے ہیں کہ معمولی القاب و آداب کے بعد اپنا مطلب لکھتے ہیں جب بھی ہوگئی بلکہ اگر نہ بھیجے جب بھی اس صورت میں ہو جائے گی اور یہ طلاق لکھتے وقت پڑے گی اور اسی وقت سے عدت شمار ہوگی اور اگر یوں لکھا کہ میرا یہ خط جب تجھے پہنچے تجھے طلاق ہے تو عورت کو جب تحریر پہنچے گی اس وقت طلاق ہوگی عورت چاہے پڑھے یا نہ پڑھے۔ اور فرض کیجئے کہ عورت کو تحریر پہنچی ہی نہیں مثلاً اس نے نہ بھیجی یا راستہ میں گم ہوگئی تو



طلاق نہ ہوگی اور اگر یہ تحریر عورت کے باپ کو ملی اس نے چاک کر دی لڑکی کو نہ دی تو اگر لڑکی کے تمام کاموں میں یہ تصرف کرتا ہے اور تحریر اس شہر میں اس کو ملی جہاں لڑکی رہتی ہے تو طلاق ہوگئی ورنہ نہیں مگر جب تحریر آنے کی لڑکی کو خبر دی اور پھٹی ہوئی تحریر بھی اسے دی اور پڑھنے میں آتی ہے تو واقع ہو جائے گی (در مختار، عالمگیری)

**مسئلہ:** کسی پرچہ پر طلاق لکھی اور کہتا ہے کہ میں نے مشق کے طور پر لکھی ہے تو قضاء اس کا قول معتبر نہیں (ردالمحتار)

**مسئلہ:** دو پرچوں پر یہ لکھا تھا کہ جب میری یہ تحریر تجھے پہنچے طلاق ہے اور عورت کو دونوں پرچے پہنچے تو قاضی دو طلاقوں کا حکم دے گا (ردالمحتار)

**مسئلہ:** دوسرے سے طلاق لکھوا کر بھیجی تو طلاق ہو جائے گی لکھنے والے سے کہا میری عورت کو طلاق لکھ دے تو یہ اقرار طلاق ہے یعنی طلاق ہو جائے گی اگرچہ وہ نہ لکھے (ردالمحتار)

**مسئلہ:** عورت کو بذریعہ تحریر طلاق سنت دینا چاہتا ہے اگر ایک طلاق دینی ہے یوں لکھے کہ ”جب میری یہ تحریر تجھے پہنچے اسکے بعد حیض سے پاک ہونے پر تجھے طلاق ہے۔“ اور تین دینی ہوں تو یوں لکھے میری تحریر

پہنچنے کے بعد جب تو حیض سے پاک ہو تجھے طلاق پھر جب حیض سے پاک ہو تو طلاق پھر جب حیض سے پاک ہو تو طلاق یا یوں لکھ دے میری تحریر پہنچنے پر تجھے سنت کے موافق تین طلاقیں۔ تو یہ بھی اسی ترتیب سے واقع ہوں گی یعنی ہر حیض سے پاک ہونے پر ایک ایک طلاق پڑے گی اور اگر عورت کو حیض نہ آتا ہو تو لکھ دے جب چاند ہو جائے تجھے طلاق ہر دوسرے مہینے میں طلاق پھر تیسرے مہینے میں طلاق یا وہی لفظ لکھ دے کہ سنت کے موافق تین طلاقیں (عالمگیری)

**مسئلہ:** شوہر نے عورت کو خط لکھا اس میں ضرورت کی جو باتیں لکھنی تھیں آخر میں لکھ دیا کہ جب میرا یہ خط تجھے پہنچے تجھے طلاق پھر یہ طلاق کا جملہ مٹا کر خط بھیج دیا تو عورت کو خط پہنچتے ہی طلاق ہو گئی اور اگر خط کا تمام مضمون مٹا دیا اور طلاق کا جملہ باقی رکھا اور بھیج دیا تو طلاق نہ ہوئی اور اگر پہلے یہ لکھا کہ جب میرا یہ خط پہنچے تجھے طلاق اور اس کے بعد اور مطلب کی باتیں لکھیں تو حکم بالعکس ہے یعنی الفاظ طلاق مٹا دیئے تو طلاق نہ ہوئی اور باقی رکھے تو ہو گئی (عالمگیری)

**مسئلہ:** خط میں طلاق لکھی اور اس کے بعد مُتَّصِلًا ان شاء اللہ عزوجل لکھا تو طلاق نہ ہوئی اور اگر فصل کے ساتھ لکھا تو ہو گئی۔ (عالمگیری)

**مسئلہ:** تحریر سے طلاق کے ثبوت میں یہ ضرور ہے کہ شوہر اقرار کرے کہ میں نے لکھی یا لکھوائی یا عورت اس پر گواہ پیش کرے۔ محض اس کے خط سے مشابہ ہونا یا اس کے سے دستخط ہونا یا اس کی سی مہر ہونا کافی نہیں۔ ہاں اگر عورت کو اطمینان اور غالب گمان ہے کہ تحریر اسی کی ہے تو اس پر عمل کرنے کی عورت کو اجازت ہے مگر جب شوہر انکار کرے تو بغیر شہادت چارہ نہیں (خانیہ وغیرہ)

**مسئلہ:** کسی نے شوہر کو طلاق لکھنے پر مجبور کیا اس نے لکھ دیا مگر نہ دل میں ارادہ ہے نہ زبان سے طلاق کا لفظ کہا تو طلاق نہ ہوگی مجبوری سے مراد شرعی مجبوری ہے محض کسی کے اصرار کرنے پر لکھ دینا یا بڑا ہے اس کی بات کیسے ٹالی جائے یہ مجبوری نہیں (ردالمحتار)

**مسئلہ:** طلاق دو قسم کی ہے صریح و کنایہ، صریح وہ جس سے طلاق مراد ہونا ظاہر ہو اکثر طلاق میں اس کا استعمال ہو اگرچہ وہ کسی زبان کا لفظ ہو (جوہرہ وغیرہ)

### ظہار کا بیان

اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے:

الَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْكُم مِّنْ نِّسَائِهِمْ مِمَّا كَانُوا يَنْهَوْنَ عَنْهَا وَإِنَّ أُمَّتَهُمْ

إِلَّا إِلَىٰ وَكَلِّمَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا وَإِنَّ اللَّهَ لَعَفُوفٌ غَفُورٌ ﴿۲۸﴾ (پ ۲۸، المجادلہ، ۲)

”جو لوگ تم میں سے اپنی عورتوں سے ظہار کرتے ہیں (انہیں ماں کی مثل کہہ دیتے) وہ ان کی مائیں نہیں ان کی مائیں تو وہی ہیں جن سے پیدا ہوئے اور وہ بے شک بری اور نری جھوٹی بات کہتے ہیں اور بیشک اللہ ضرور معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔“

**مسئلہ:** ظہار کے یہ معنی ہیں کہ اپنی زوجہ یا اس کے کسی جزو شائع یا ایسے جز کو جو کل سے تعبیر کیا جاتا ہے ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کیلئے حرام ہو یا اس کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو مثلاً کہا تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے۔ یا تیرا سر یا تیری گردن یا تیرا نصف میری ماں کی پیٹھ کی مثل ہے۔

**مسئلہ:** ظہار کیلئے اسلام و عقل و بلوغ شرط ہے کافر نے اگر کہا تو ظہار نہ ہوا یعنی کہنے کے بعد مشرف باسلام ہوا تو اس پر کفارہ لازم نہیں یوہیں نابالغ و مجنون یا بوہرے یا مدہوش یا سرسام و برسام کے بیمار نے یا بے ہوش یا سونے والے نے ظہار کیا تو ظہار نہ ہوا اور ہنسی مذاق میں یا نشہ میں یا مجبور کیا گیا اس حالت میں یا زبان سے غلطی میں ظہار کا لفظ نکل گیا تو ظہار ہے (در مختار، عالمگیری)

**مسئلہ:** زوجہ کجانب سے کوئی شرط نہیں آزاد ہو یا باندی، مدبرہ یا مکاتبہ یا ام ولد، مدخولہ یا غیر مدخولہ، منسلکہ یا کتابیہ، نابالغہ ہو یا بالغہ بلکہ اگر عورت غیر کتابیہ ہے اور اس کا شوہر اسلام لایا مگر ابھی عورت پر اسلام پیش نہیں کیا گیا تھا کہ شوہر نے ظہار کیا تو ہو گیا عورت مسلمان ہوئی تو شوہر پر کفارہ دینا ہو گا (عالمگیری، ردالمحتار)

**مسئلہ:** اپنی باندی سے ظہار نہیں ہو سکتا موطوءہ ہو یا غیر موطوءہ یونہی اگر کسی عورت سے بغیر اذن لئے نکاح کیا اور ظہار کیا پھر عورت نے نکاح کو جائز کر دیا تو ظہار نہ ہوا کہ وقت ظہار وہ زوجہ نہ تھی یونہی جس عورت کو طلاق بائن دے چکا ہے یا ظہار کو کسی شرط پر مُعلق کیا اور وہ شرط اس وقت پائی گئی کہ عورت کو بائن طلاق دے دی تو ان صورتوں میں ظہار نہیں (ردالمحتار)

**مسئلہ:** جس عورت سے تشبیہ دی اگر اس کی حرمت عارضی ہے ہمیشہ کیلئے نہیں تو ظہار نہیں مثلاً زوجہ کی بہن یا جس کو تین طلاقیں دی ہیں یا مجوسی یا بت پرست عورت کہ یہ مسلمان یا کتابیہ ہو سکتی ہیں اور ان کی حرمت دائمی نہ ہونا ظاہر (درمختار)

**مسئلہ:** اجبیہ ل سے کہا کہ اگر تو میری عورت ہو یا میں تجھ سے نکاح لے جاؤ ہمیشہ کیلئے حرام نہ ہو اور اس کے نکاح میں بھی نہ ہو۔

کروں تو تو ایسی ہے تو ظہار ہو جائے گا کہ ملک یا سبب ملک کی طرف  
اضافت ہوئی اور یہ کافی ہے (در مختار)

**مسئلہ:** عورت مرد سے ظہار کے الفاظ کہے تو ظہار نہیں بلکہ لغو ہیں (جوہرہ)

**مسئلہ:** عورت کے سر یا چہرہ یا گردن یا شرم گاہ کو محارم سے تشبیہ

دی تو ظہار ہے اور اگر عورت کی پیٹھ یا پیٹ یا ہاتھ یا پاؤں یا ران کو

تشبیہ دی تو نہیں یونہی اگر محارم کے ایسے عضو سے تشبیہ دی جس کی

طرف نظر کرنا حرام نہ ہو مثلاً سر یا چہرہ یا ہاتھ یا پاؤں یا بال تو ظہار نہیں

اور گھٹنے سے تشبیہ دی تو ہے (جوہرہ خانیہ وغیرہا)

**مسئلہ:** محارم سے مراد عام ہے نسبی ہوں یا رضاعی یا سُسرالی رشتہ سے

بہذا ماں، بہن، پھوپھی، لڑکی اور رضاعی ماں اور بہن وغیرہما اور زوجہ کی

ماں اور لڑکی جب کہ زوجہ مدخولہ ہو اور مدخولہ نہ ہو تو اس کی لڑکی سے

تشبیہ دینے میں ظہار نہیں کہ وہ محارم میں نہیں یونہی جس عورت سے

اس کے باپ یا بیٹے نے معاذ اللہ زنا کیا ہے اس سے تشبیہ دی یا جس

عورت سے اس نے زنا کیا ہے اس کی ماں یا لڑکی سے تشبیہ دی تو ظہار

ہے (عالمگیری)

**مسئلہ:** محارم کی پیٹھ یا پیٹ یا ران سے تشبیہ دی یا کہا میں نے تجھ

سے ظہار کیا تو یہ الفاظ صریح ہیں ان میں نیت کی حاجت نہیں کچھ بھی نیت نہ ہو یا طلاق کی نیت ہو یا اکرام کی نیت ہو ہر حالت میں ظہار ہی ہے اور اگر یہ کہتا ہے کہ مقصود جھوٹی خبر دینا تھا یا زمانہ گذشتہ کی خبر دینا ہے تو قضاء تصدیق نہ کریں گے اور عورت بھی تصدیق نہیں کر سکتی (در مختار، عالمگیری)

**مسئلہ:** عورت کو ماں یا بیٹی بہن کہا تو ظہار نہیں مگر ایسا کہنا مکروہ ہے (عالمگیری)

**مسئلہ:** عورت سے کہا تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے تو نیت دریافت

کی جائے اگر اس کے اعزاز کے لئے کہا تو کچھ نہیں اور طلاق کی نیت ہے

تو بائن طلاق واقع ہوگی اور ظہار کی نیت ہے تو ظہار ہے اور تحریم کی نیت

ہے تو ایلا ہے اور کچھ بھی نیت نہ ہو تو کچھ بھی نہیں (جوہرہ نیرہ وغیرہ)

**مسئلہ:** اپنی چند عورتوں کو ایک مجلس یا متعدد مجالس میں محارم کے ساتھ

تشبیہ دی تو سب سے ظہار ہو گیا ہر ایک کیلئے الگ الگ کفارہ دینا ہوگا (جوہرہ)

**مسئلہ:** کسی نے اپنی عورت سے ظہار کیا تھا دوسرے نے اپنی عورت

سے کہا تو مجھ پر ویسی ہے جیسے فلاں کی عورت تو یہ بھی ظہار ہو گیا یا

ایک عورت سے ظہار کیا تھا دوسری سے کہا تو مجھ پر اس کی مثل ہے یا

کہا میں نے تجھے اس کے ساتھ شریک کر دیا تو دوسری سے بھی ظہار

ہو گیا (عالمگیری)

**مسئلہ:** ظہار کی تعلیق بھی ہو سکتی ہے مثلاً اگر فلاں کے گھر گئی تو ایسی ہے تو ظہار ہو جائے گا (عالمگیری)

**مسئلہ:** ظہار کا حکم یہ ہے کہ جب تک کفارہ نہ دے دے اس وقت تک اس عورت سے جماع کرنا یا شہوت کے ساتھ اس کا بوسہ لینا یا اس کو چھونا یا اس کی شرم گاہ کی طرف نظر کرنا حرام ہے اور بغیر شہوت چھونے یا بوسہ لینے میں حرج نہیں مگر لب کا بوسہ بغیر شہوت بھی جائز نہیں۔ کفارہ سے پہلے جماع کر لیا تو توبہ کرے اور اس کیلئے کوئی دوسرا کفارہ واجب نہ ہوا مگر خبردار پھر ایسا نہ کرے اور عورت کو بھی یہ جائز نہیں کہ شوہر کو قربت کرنے دے (جوہرہ، درمختار)

**مسئلہ:** ظہار کے بعد عورت کو طلاق دی پھر اس سے نکاح کیا تو اب مجددہ چیزیں حرام ہیں اگرچہ دوسرے کے بعد اس کے نکاح میں آئی بلکہ اگرچہ اسے تین طلاقیں دی ہوں یوں اگر زوجہ کسی کی کینر تھی ظہار کے بعد خریدی اور اب نکاح باطل ہو گیا مگر بغیر کفارہ وطی وغیرہ نہیں کر سکتا یوں اگر عورت مُرتدہ ہو گئی اور دارالحرّیب کو چلی گئی پھر قید کر کے لائی گئی اور شوہر نے خریدی یا شوہر مُرتد ہو گیا غرض کسی طرح کفارہ سے بچاؤ نہیں (عالمگیری)

**مسئلہ:** اگر ظہار کسی خاص وقت تک کیلئے ہے مثلاً ایک ماہ، ایک سال



اور اس مدت کے اندر جماع کرنا چاہے تو کفارہ دے اور اگر مدت گزر گئی اور قربت نہ کی تو کفارہ ساقط اور ظہار باطل (جوہرہ)

**مسئلہ:** شوہر کفارہ نہیں دیتا تو عورت کو یہ حق ہے کہ قاضی کے پاس دعویٰ کرے قاضی مجبور کرے گا یا کفارہ دے کر قربت کرے یا عورت کو طلاق دے اور اگر کہتا ہے کہ میں نے کفارہ دے دیا تو اسکا کہنا مان لیں جب کہ اس کا جھوٹا ہونا معروف نہ ہو (عالمگیری)

**مسئلہ:** ایک عورت سے چند بار ظہار کیا تو اتنے ہی کفارے دے اگرچہ ایک ہی مجلس میں متعدد بار الفاظ ظہار کہے اور اگر یہ کہتا ہے کہ بار بار لفظ بولنے سے متعدد ظہار مقصود نہ تھے بلکہ تاکید مقصود تھی تو اگر ایک ہی مجلس میں ایسا ہوا مان لیں گے ورنہ نہیں (در مختار)

**مسئلہ:** پورے رجب اور پورے رمضان کیلئے ظہار کیا تو ایک ہی کفارہ واجب ہوگا خواہ رجب میں کفارہ دے یا رمضان میں۔ شعبان میں نہیں دے سکتا کہ شعبان میں ظہار ہی نہیں یونہی اگر ظہار کیا اور کسی دن استثناء کیا تو اس دن کفارہ نہیں دے سکتا اسکے علاوہ جس دن چاہے دے سکتا ہے (در مختار)

## کفارہ

اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِن نِّسَائِهِمْ ثُمَّ

يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِّن قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَا ذَٰلِكُمْ

تَوْعُظُونَ بِهِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۗ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ

شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِن قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَا فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاطْعَامُ

سِتِّينَ مِسْكِينًا ذَٰلِكَ لِمَنْ أُوِيَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاللَّهُ وَدُودُ الَّذِينَ

وَاللَّكْفَرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۗ (پ ۲۸، المجادلہ، ۴، ۳)

جو لوگ اپنی عورتوں سے ظہار کریں پھر وہی کرنا چاہیں جس پر یہ بات کہہ چکے تو ان پر جماع سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ضروری ہے یہ وہ بات ہے جس کی تمہیں نصیحت دی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے پھر جو غلام آزاد کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو لگاتار دو مہینے کے روزے جماع سے پہلے رکھے پھر جو اس کی بھی استطاعت نہ رکھے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یہ اس لئے کہ تم اللہ ورسول ﷺ پر ایمان رکھو اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور کافروں کیلئے دردناک عذاب۔

ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ نے روایت کی کہ سلمہ بن صحر بیاضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ سے رمضان گزرنے تک کیلئے ظہار کیا تھا اور آدھا رمضان گزرا کہ شب میں انہوں نے جماع کر لیا پھر حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی ارشاد فرمایا ایک غلام آزاد کرو عرض کی مجھے میسر نہیں ارشاد فرمایا تو دو ماہ کے لگاتار روزے رکھو عرض کی اس کی بھی طاقت نہیں۔ ارشاد فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ عرض کی میرے پاس اتنا نہیں حضور ﷺ نے فردہ بن عمرو سے فرمایا کہ وہ زنبیل دے دو کہ مساکین کو کھلائے

**مسئلہ:** ظہار کرنے والا جماع کا ارادہ کرے تو کفارہ واجب ہے اور اگر یہ چاہے کہ وطی نہ کرے اور عورت اس پر حرام ہی رہے تو کفارہ واجب نہیں اور اگر ارادہ جماع تھا مگر زوجہ مرگئی تو واجب نہ رہا (عالمگیری)

**مسئلہ:** ظہار کا کفارہ غلام یا کنیز آزاد کرنا ہے مسلمان ہو یا کافر۔ بالغ ہو یا نابالغ یہاں تک کہ دودھ پیتے بچے کو آزاد کیا تو کفارہ ادا ہو گیا (کتب عامہ)

**مسئلہ:** پہلے نصف غلام کو آزاد کیا اور جماع سے پہلے پھر نصف باقی کو آزاد کیا تو کفارہ ادا ہو گیا اور اگر درمیان میں جماع کر لیا تو ادا نہ ہوا اور اگر غلام مشترک ہے اور اس نے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا

اگرچہ مالدار ہو یعنی جب غلام مشترک کو آزاد کرے اور مالدار ہو تو یہ حکم ہے کہ اپنے شریک کو اس کے حصہ کی قدر دے اور کل غلام اس کی طرف سے آزاد ہوگا مگر کفارہ ادا نہ ہوگا یوں دو غلاموں میں آدھے آدھے کا مالک ہے اور دونوں کے نصف نصف کو آزاد کیا تو کفارہ ادا نہ ہوا (جوہرہ عالمگیری)

مسئلہ: آدھا غلام آزاد کیا اور ایک مہینے کے روزے رکھ لئے یا تیس مسکینوں کو کھانا کھلادیا تو کفارہ ادا نہ ہوا (جوہرہ)

مسئلہ: غلام آزاد کرنے میں شرط یہ ہے کہ کفارہ کی نیت سے آزاد کیا ہو بغیر نیت غلام آزاد کرنے سے کفارہ ادا نہ ہوگا اگرچہ آزاد کرنے کی نیت کیا کرے (جوہرہ)

مسئلہ: اس کا قریبی رشتہ دار یعنی وہ کہ اگر ان میں سے ایک مرد ہوتا ہے دوسرا عورت تو نکاح باہم حرام ہوتا مثلاً اس کا بھائی یا باپ یا بیٹا یا چچا یا بھتیجا ایسے رشتہ دار کا جب مالک ہوگا تو آزاد ہو جائے گا خواہ کسی طرح مالک ہو مثلاً اس نے خرید لیا یا کسی نے ہبہ یا تصدق کیا یا وراثت میں ملا پھر ایسا غلام اگر بلا اختیار اس کی ملک میں آیا مثلاً وراثت میں ملا اور آزاد ہو گیا تو اگرچہ اس نے کفارہ کی نیت کی ادا نہ ہو اور اگر با اختیار

خود اپنی ملک میں لایا (مثلاً خریدا) اور جس عمل کے ذریعہ سے ملک میں آیا اس کے پائے جانے کے وقت (مثلاً خریدتے وقت) کفارے کی نیت کی تو کفارہ ادا ہو گیا (جوہرہ غیرہ)

**مسئلہ:** جو غلام گروی یا مڈیون ہے اسے آزاد کیا تو کفارہ ادا ہو گیا یوں ہے اگر بھاگا ہوا ہے اور یہ معلوم ہے کہ زندہ ہے تو آزاد کرنے سے کفارہ ادا ہو گیا اور اگر بالکل اس کا پتہ معلوم نہ ہو نہ یہ معلوم کہ زندہ ہے یا مر گیا تو نہ ہوگا (عالمگیری)

**مسئلہ:** اگر غلام میں کسی قسم کا عیب ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ وہ عیب اس قسم کا ہو جس سے جنس منفعت فوت ہوتی ہے یعنی دیکھنے، سننے، بولنے، پکڑنے، چلنے کی اس کو قدرت نہ ہو یا عاقل نہ ہو تو کفارہ ادا نہ ہوگا اور دوسرے یہ کہ اس حد کا نقصان نہیں تو ہو جائے گا لہذا اتنا بہرا کہ چیخنے سے بھی نہ سنے یا گونگا یا اندھا یا مجنون کہ کسی وقت اس کو افاقہ نہ ہوتا ہو یا بوہرا یا وہ بیمار جس کے اچھے ہونے کی امید نہ ہو یا جس کے سب دانت گر گئے ہوں اور کھانے سے بالکل عاجز ہو یا جس کے دونوں ہاتھ کٹے ہوں یا ہاتھ کے دونوں انگوٹھے کٹے ہوں یا علاوہ انگوٹھے کے ہر ہاتھ کی تین تین انگلیاں یا دونوں پاؤں یا ایک جانب کا

ایک ہاتھ اور ایک پاؤں نہ ہو یا لٹھا یا فاتح کا مارا ہو یا دونوں ہاتھ بے کار ہوں تو ان سب کے آزاد کرنے سے کفارہ ادا نہ ہوا (در مختار جوہرہ)

**مسئلہ:** اگر ایسا بہرا ہے کہ چیخنے سے سن لیتا ہے یا مجنون ہے مگر کبھی ناکہ بھی ہوتا ہے اور اسی حالتِ اذتہ میں آزاد کیا یا اس کا ایک ہاتھ ایک پاؤں یا ایک ہاتھ ایک پاؤں خلاف سے کٹا ہو یعنی ایک دہنا دوسرا یاں یا ایک ہاتھ کا انگوٹھا یا پاؤں کے دونوں انگوٹھے یا ہر ہاتھ کی دو دو انگلیاں دونوں ہونٹ یا دونوں کان یا ناک کٹی ہو یا اثنین یا عضو تناسل کٹ یا سویا لونڈی کا آگے کا مقام بند ہو یا بھوں یا داڑھی یا سر کے بال نہ ہوں یا کانا، چندھا ہو یا ایسا بیمار ہو جس کے اچھے ہونے کی امید ہے اگرچہ ت کا خوف ہو یا سپید داغ کی بیماری ہو یا نامرد ہو تو ان کے آزاد کرنے سے کفارہ ادا ہو جائے گا (در مختار، عالمگیری)

**مسئلہ:** لونڈی کے شکم میں بچہ ہے اس کو کفارہ میں آزاد کیا تو نہ ہوا اس کے غلام کو کسی نے غضب کیا اس مالک نے آزاد کر دیا تو ہو گیا اور م ولد و مدبر و مکاتب جس سے بدل کتابت کچھ ادا نہ کیا ہو یا ادا کیا مگر پورا ادا کرنے سے عاجز ہو گیا تو اسے آزاد کرنے سے کفارہ ادا ہو گیا۔ (در مختار)

**مسئلہ:** اپنا غلام دوسرے کے کفارے میں آزاد کر دیا اگر اس کے بغیر حکم ہے تو ادا نہ ہو اور اگر اس کے کہنے سے مثلاً اس نے کہا اپنا غلام میری طرف سے آزاد کر دے اور کوئی عوض ذکر نہ کیا جب بھی ادا نہ ہوا اور اگر عوض کا ذکر ہے مثلاً اپنا غلام میری طرف سے اتنے میں آزاد کر دے تو ہو جائے گا (عالمگیری)

**مسئلہ:** ظہار کے دو کفارے اس کے ذمے تھے اس نے دو غلام آزاد کئے اور یہ نیت نہ کی کہ فلاں غلام فلاں کے کفارے میں آزاد کیا تو پھر بھی دونوں ادا ہو گئے (عالمگیری)

**مسئلہ:** کسی غلام کو کہا اگر میں تجھے خریدوں تو تو آزاد ہے پھر اسے کفارہ ظہار کی نیت سے خریدا تو آزاد ہے۔ پھر اسے کفارہ ظہار کی نیت سے خریدا تو آزاد ہوگا مگر کفارہ ادا نہ ہوا اور اگر پہلے کہہ دیا تھا کہ اگر تجھے خریدوں تو میرے ظہار کے کفارے میں آزاد ہے تو ہو جائے گا (عالمگیری)

**مسئلہ:** جب غلام پر قدرت ہے اگرچہ وہ خدمت کا غلام ہو تو کفارہ آزاد کرنے ہی سے ہوگا اور اگر غلام کی استطاعت نہ ہو خواہ ملتا نہیں یا اس کے پاس دام نہیں تو کفارہ میں پے در پے دو مہینے کے روزے رکھے اور اگر اس کے پاس خدمت کا غلام ہے یا مدیون ہے اور دین ادا کرنے کیلئے

غلام کے سوا کچھ نہیں تو ان صورتوں میں بھی روزے وغیرہ سے کفارہ ادا نہیں کر سکتا بلکہ غلام ہی آزاد کرنا ہوگا (درمختار)

**مسئلہ:** روزے سے کفارہ ادا کرنے میں یہ شرط ہے کہ نہ اس مدت کے اندر ماہ رمضان ہو نہ عید الفطر نہ عید الفصحی نہ ایام تشریق ہاں اگر مسافر ہے تو ماہ رمضان میں کفارہ کی نیت سے روزہ رکھ سکتا ہے مگر ایام منہیہ میں اسے بھی اجازت نہیں (جوہرہ، درمختار)

**مسئلہ:** روزے اگر پہلی تاریخ سے رکھے تو دوسرے مہینے کے ختم پر کفارہ ادا ہو گیا اگرچہ دونوں مہینے ۲۹ کے ہوں اور اگر پہلی تاریخ سے نہ رکھے ہو تو ساٹھ پورے رکھنے ہوں گے اور اگر پندرہ روزے رکھنے کے بعد چاند ہوا پھر اس مہینے کے روزے رکھ لئے اور یہ ۲۹ دن کا مہینہ ہوا اس کے بعد پندرہ دن اور رکھ لئے کہ ۵۹ ہوئے جب بھی کفارہ ادا ہو جائے گا (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ:** روزوں سے کفارہ ادا ہونے میں شرط یہ ہے کہ پچھلے روزے کے ختم تک غلام آزاد کرنے پر قدرت نہ ہو یہاں تک کہ پچھلے روزے کی آخر ساعت میں بھی اگر قدرت پائی گئی تو روزے ناکافی ہیں بلکہ غلام آزاد کرنا ہوگا اور اب یہ روزہ نفل ہوا اس کا پورا کرنا مستحب رہے



گا اگر فوراً توڑ دے گا تو اس کی قضا نہیں البتہ کچھ بعد توڑے گا تو قضا لازم ہے (در مختار)

**مسئلہ:** کفارہ کا روزہ توڑ دیا خواہ سفر وغیرہ کسی عذر سے توڑا یا بغیر عذر یا ظہار کرنے والے نے جس عورت سے ظہار کیا ان دو مہینوں کے اندر دن یا رات میں اس سے وطی کی قصداً کی ہو یا بھول کر تو سرے سے روزے رکھے اور ان صورتوں میں یہ شرط ہے کہ جماع سے پہلے دو مہینے کے پے درپے روزے رکھے اور ان صورتوں میں یہ شرط پائی نہ گئی (در مختار، المختار)

**مسئلہ:** یہ احکام جو کفارہ کے متعلق بیان کئے گئے یعنی غلام آزاد کرنے اور روزے رکھنے کے متعلق یہ ظہار کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ہر کفارے کے یہی احکام ہیں مثلاً قتل کا کفارہ یا روزہ رمضان توڑنے کا کفارہ قسم کا کفارہ مگر قسم کے کفارہ میں تین روزے ہیں اور یہ حکم کہ روزہ توڑ دیا تو سرے سے رکھنے ہوں گے کفارے کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ جہاں پے درپے کی شرط ہو مثلاً پے درپے روزوں کی منت مانی تو یہاں بھی یہی حکم ہے البتہ اگر عورت نے رمضان کا روزہ توڑ دیا اور کفارہ میں روزہ رکھ رہی تھی اور حیض آگیا تو سرے سے رکھنے کا حکم نہیں بلکہ جتنے باقی ہیں ان کا رکھنا کافی ہے ہاں اگر اس حیض کے بعد آئے ہو گئی یعنی

اب ایسی عمر ہوگئی کہ حیض نہ آئے گا تو سرے سے رکھنے کا حکم دیا جائے گا کہ اب وہ پے در پے دو مہینے کے روزے رکھ سکتی ہے اور اگر اثنائے کفارہ میں عورت کے بچہ ہوا تو سرے سے رکھے ظہار وغیرہ کے کفاروں میں ایک اور فرق ہے وہ یہ کہ غیر ظہار کے کفارے میں اگر رات میں وطی کی یا دن میں بھول کر کی تو سرے سے روزے رکھنے کی حاجت نہیں یونہی ظہار کے روزوں میں اگر بھول کر کھالیا یا دوسری عورت سے بھول کر جماع کیا یا رات میں قصداً جماع کیا تو سرے سے رکھنے کی حاجت نہیں (در مختار وغیرہا)

**مسئلہ:** غلام نے اگر اپنی عورت سے ظہار کیا اگرچہ وہ مکاتب ہو یا اس کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا باقی کیلئے سعایت کرتا ہو یا آزاد نے ظہار کیا مگر بوجہ کم عقلی کے اس کے تصرفات روک دئے گئے ہوں تو ان سب کیلئے کفارے میں روزے رکھنا معین ہے ان کے لئے غلام آزاد کرنا یا کھانا کھلانا نہیں لہذا غلام کے آقائے اس کی طرف سے غلام آزاد کر دیا یا کھانا کھلادیا تو یہ کافی نہیں اگرچہ غلام کی اجازت سے ہوا اور کفارے کے روزوں سے اس کا آقا منع نہیں کر سکتا اور اگر غلام نے کفارہ کے روزے اب تک نہیں رکھے اور اب آزاد ہو گیا تو اگر غلام آزاد کرنے پر قدرت

ہو تو آزاد کرے ورنہ روزے رکھے (عالمگیری)

**مسئلہ:** روزے رکھنے پر بھی اگر قدرت نہ ہو کہ بیمار ہے اور اچھے ہونے کی امید نہیں یا بہت بوڑھا ہے تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے اور یہ اختیار ہے کہ ایک دم سے ساٹھ مسکینوں کو کھلائے یا متفرق طور پر مگر شرط یہ ہے کہ اس اثنا میں روزے پر قدرت حاصل نہ ہو ورنہ کھانا صدقہ، نفل ہوگا اور کفارہ میں روزے رکھنے ہوں گے اور اگر ایک وقت ساٹھ کو کھلایا دوسرے وقت ان کے سوا دوسرے ساٹھ کو کھلایا تو ادا نہ ہوا۔ بلکہ ضرور ہے کہ پہلوں یا پچھنوں کو پھر ایک وقت کھلائے (در مختار، ردالمحتار، عالمگیری)

**مسئلہ:** شرط یہ ہے کہ جن مسکینوں کو کھانا کھلایا ہو ان میں کوئی نابالغ غیر مُرَاتِق نہ ہو ہاں اگر جوان کی پوری خوراک کا اسے مالک کر دیا تو کافی ہے (در مختار، ردالمحتار)

**مسئلہ:** یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر مسکین کو بقدر صدقہ فِطْر یعنی نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جو یا ان کی قیمت کا مالک کر دیا جائے مگر اباحت کافی نہیں۔ اور انہیں لوگوں کو دے سکتے ہیں جنہیں صدقہ فطر دے سکتے ہیں جن کی تفصیل صدقہ فطر کے بیان میں مذکور ہوئی اور یہ بھی

ہیں جن کی تفصیل صدقہ فطر کے بیان میں مذکور ہوئی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ صبح کو کھلا دے اور شام کیلئے قیمت دے دے یا شام کو کھلا دے اور صبح کے کھانے کی قیمت دیدے یا دو دن صبح کو شام کو کھلائے یا تیس کو کھلائے اور تیس کو دے دے غرض یہ کہ ساٹھ کی تعداد میں جس طرح چاہے پوری کرے اس کا اختیار ہے یا پاؤ صاع گیہوں اور نصف صاع جو دے دے یا کچھ گیہوں یا جو دے دے باقی کی قیمت ہر طرح اختیار ہے (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ:** کھانے میں پیٹ بھر کر کھلانا شرط ہے اگرچہ تھوڑے ہی کھانے میں آسودہ ہو جائیں اور اگر پہلے ہی سے کوئی آسودہ تھا تو اس کا کھانا کافی نہیں بہتر یہ ہے کہ گیہوں کی روٹی اور سالن کھلائے اور اس سے اچھا ہو تو اور بہتر اور جو کی روٹی ہو تو سالن ضروری ہے (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ:** ایک مسکین کو ساٹھ دن تک دونوں وقت کھلایا یا ہر روز بقدر صدقہ فطر اسے دیدیا جب بھی ادا ہو گیا اور اگر ایک دن میں ایک مسکین کو سب دے دیا ایک دفعہ میں یا ساٹھ دفعہ کر کے یا اس کو سب بطور اباحت دیا تو صرف اس ایک دن کا ادا ہوا یوں اگر تیس مساکین کو ایک ایک صاع گیہوں دیئے یا دو دو صاع جو تو صرف تیس کو دینا

میں ہے کہ ایک دن میں دیئے ہوں اور دونوں میں دیئے تو جائز ہے (عالمگیری)

**مسئلہ:** ساتھ مساکین کو پاؤ پاؤ صاع گیہوں دئے تو ضرور ہے کہ ان میں ہر ایک کو اور پاؤ پاؤ صاع دے اور اگر ان کے عوض میں ساتھ مساکین کو پاؤ پاؤ صاع دئے تو کفارہ ادا نہ ہوا (عالمگیری)

**مسئلہ:** ایک سو بیس مساکین کو ایک وقت کھانا کھلا دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا بلکہ ضروری ہے کہ ان میں سے ساتھ کو پھر ایک وقت کھلائے خواہ اسی دن یا کسی دوسرے دن اور اگر وہ نہ ملیں تو دوسرے ساتھ مساکین کو دونوں وقت کھلائے (در مختار)

**مسئلہ:** اس کے ذمہ دو ظہار تھے خواہ ایک ہی عورت سے دونوں ظہار کئے یا دو عورتوں سے اور دونوں کے کفارے میں ساتھ مسکین کو ایک ایک صاع گیہوں دیئے تو صرف ایک کفارہ ادا ہوا اور اگر پہلے نصف نصف صاع ایک کفارہ میں دئے پھر انہیں کو نصف نصف صاع دوسرے کفارہ میں دیئے تو دونوں ادا ہو گئے (عالمگیری)

**مسئلہ:** دو ظہار کے کفاروں میں دو غلام آزاد کردئے یا چار ماہ روزے رکھ لئے یا ایک سو بیس مکسینوں کو کھانا کھلا دیا تو دونوں ادا ہو گئے اگرچہ

مُعَيَّن نہ کیا ہو کہ یہ فلاں کا کفارہ ہے اور یہ فلاں کا اور اگر دونوں دو قسم کے کفارے ہوں تو کوئی ادا نہ ہوا مگر جب کہ یہ نیت ہو کہ ایک کفارہ میں یہ اور ایک میں وہ اگرچہ معین نہ کیا ہو کہ کون سے کفارہ میں یہ اور کس میں وہ اور اگر دونوں کی طرف سے ایک غلام آزاد کیا یا دو ماہ کے روزے رکھے تو ایک ادا ہوا اور اسے اختیار ہے کہ جس کیلئے چاہے مُعَيَّن کرے اور اگر دونوں کفارے دو قسم کے ہیں مثلاً ایک ظہار کا ہے دوسرا قتل کا تو کوئی کفارہ ادا نہ ہوا مگر جبکہ کافر کو آزاد کیا ہو تو یہ ظہار کیلئے معین ہے کہ قتل کے کفارے میں مسلمان کا آزاد کرنا شرط ہے (در مختار)

**مسئلہ:** دو قسم کے دو کفارے ہیں اور ساٹھ مسکین کو ایک صاع گیہوں دونوں کفاروں میں سے دیئے تو دونوں ادا ہو گئے اگرچہ پورا پورا صاع ایک مرتبہ دیا ہو (در مختار)

**مسئلہ:** نصف غلام آزاد کیا اور ایک مہینے کے روزے رکھے یا تین مہینوں کو کھانا کھلایا تو کفارہ ادا نہ ہوا (عالمگیری)

**مسئلہ:** ظہار میں یہ ضروری ہے کہ قربت سے پہلے ساٹھ مسکین کو کھلا دے اور اگر پورے ساٹھ مسکین کو کھلا نہیں چکا ہے اور درمیان میں وٹلی کر لی تو اگرچہ یہ حرام ہے مگر جتنوں کو کھلا چکا ہے وہ باطل نہ

ہوا باقیوں کو کھلا دے سرے سے پھر ساٹھ کو کھلانا ضروری نہیں (جوہرہ)  
**مسئلہ:** دوسرے نے بغیر اس کے حکم کے کھلا دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا اور  
 کفارہ اس کے حکم سے ہے تو صحیح ہے مگر جو صرف ہوا ہے وہ اس سے  
 نہیں لے سکتا۔ اگر اس نے حکم کرتے وقت یہ کہہ دیا ہو کہ جو صرف  
 ہو میں دوں گا تو لے سکتا ہے (در مختار)

**مسئلہ:** جس کے ذمہ کفارہ تھا اس کا انتقال ہو گیا وارث نے اس کی  
 طرف سے کھانا کھا دیا یا قسم کے کفارہ میں کپڑے پہنا دیئے تو ہو جائے گا  
 اور غلام آزاد کیا تو نہیں (رد المحتار)

### طلاق کنایہ کا بیان (بہار شریعت حصہ ۸ - ۷)

کنایہ طلاق وہ الفاظ ہیں جن سے طلاق مراد ہونا ظاہر نہ ہو طلاق کے  
 علاوہ اور معنوں میں بھی ان کا استعمال ہوتا ہو

**مسئلہ:** کنایہ سے طلاق واقع ہونے میں یہ شرط ہے کہ نیت طلاق ہو یا  
 حالت بتاتی ہو کہ طلاق مراد ہے یعنی بیشتر طلاق کا ذکر تھا یا غصہ میں کہا۔  
 کنایہ کے الفاظ تین طرح کے ہیں بعض میں سوال رد کرنے کا احتمال ہے  
 بعض میں گالی کا احتمال ہے اور بعض میں نہ یہ ہے نہ وہ ہے بلکہ جواب

کیلئے مُتَعَيِّن ہیں اگر رد کا احتمال ہے تو مطلقاً ہر حال میں نیت کی حاجت ہے بغیر نیت طلاق نہیں۔ اور جن میں گالی کا احتمال ہے ان سے طلاق ہونا خوشی اور غضب میں نیت پر موقوف ہے اور طلاق کا ذکر تھا تو نیت کی ضرورت نہیں۔ اور تیسری صورت یعنی جو فقط جواب ہو تو خوشی میں نیت ضروری ہے اور غضب و مذاکرہ کے وقت بغیر نیت کے بھی طلاق واقع ہے (در مختار وغیرہ)

### کنایہ کے بعض الفاظ یہ ہیں

- (۱) جَا (۲) نِکَل (۳) چَل (۴) روانہ ہو (۵) اُٹھ (۶) کھڑی ہو (۷) پردہ کر
- (۸) ڈوپٹہ اوڑھ (۹) نِقَاب ڈال (۱۰) ہٹ سِرک (۱۱) جگہ چھوڑ (۱۲) گھر خالی کر (۱۳) دُور ہو (۱۴) چل دور (۱۵) اے خالی (۱۶) اے بری (۱۷) اے جُدا (۱۸) تو جُدا ہے (۱۹) تو مجھ سے جُدا ہے (۲۰) میں نے تجھے بے قید کیا (۲۱) میں نے تجھے سے مُفَارَقَت کی (۲۲) رستہ ناپ (۲۳) اپنی راہ لے (۲۴) کالا منہ کر (۲۵) چال دکھا (۲۶) چلتی بن (۲۷) چلتی نظر آ (۲۸) دفع ہو (۲۹) دال نے عین ہو (۳۰) رَفُوچَکَر ہو (۳۱) پنجرہ خالی کر (۳۲) ہٹ کے سڑ (۳۳) اپنی صورت گما (۳۴) بسترا اٹھا (۳۵) اپنا سوجھتا دیکھ (۳۶) اپنی گٹھڑی باندھ (۳۷) اپنی نجاست الگ پھیلا (۳۸) تشریف لے جائے

۱۔ طلاق کے مطالبے



(۳۹) تشریف کا ٹوکرا لے جائیے (۴۰) جہاں سینگ سمائے جا (۴۱) اپنا مانگ  
 کھا (۴۲) بہت ہو چکی اب مہربانی فرمائیے (۴۳) ابے بے علاقہ (۴۴) منہ  
 چھپا (۴۵) جہنم میں جا (۴۶) چولھے میں جا (۴۷) بھاڑ میں پڑ (۴۸) میرے  
 پاس سے چل (۴۹) اپنی مراد پر فتح مند ہو (۵۰) میں نے نکاح فسخ کیا (۵۱) تو  
 مجھ پر مثل مردار یا (۵۲) سوڑیا (۵۳) شراب کے ہے (نہ مثل بھنگ یا  
 افیون یا مال فلاں یا زوجہ فلاں کے) تو مثل میری (۵۴) ماں یا بہن یا بیٹی  
 کے ہے (اور یوں کہا کہ تو ماں بیٹی بہن ہے گناہ کے سوا کچھ نہیں)  
 (۵۵) تو خلاص ہے (۵۶) تیری گلو خلاصی ہوئی (۵۷) تو خالص ہوئی  
 (۵۸) حلال خدا یا حلال (۵۹) مسلماناں یا (۶۰) ہر حلال مجھ پر حرام  
 (۶۱) تو میرے ساتھ حرام میں ہے (۶۲) میں نے تجھے تیرے ہاتھ بیجا گرچہ  
 کسی عوض کا ذکر نہ کرے اگرچہ عورت نے یہ نہ کہا کہ میں نے خریدا  
 (۶۳) میں تجھ سے باز آیا (۶۴) میں تجھ سے درگزرا (۶۵) تو میرے کام کی  
 نہیں (۶۶) میرے مطلب کی نہیں (۶۷) میرے مصرف کی نہیں (۶۸) مجھے  
 تجھ پر کوئی راہ نہیں (۶۹) کچھ قابو نہیں (۷۰) ملک نہیں (۷۱) میں نے تیری  
 راہ خالی کر دی (۷۲) تو میری ملک سے نکل گئی (۷۳) میں نے تجھ سے خلع  
 کیا (۷۴) اپنے میکے بیٹھ (۷۵) تیری باگ ڈھیلی کی (۷۶) تیری رسی

چھوڑدی (۷۷) تیری لگام اتاری (۷۸) اپنے رفیقوں سے جا مل (۷۹) مجھے تجھ پر کچھ اختیار نہیں (۸۰) میں تجھ سے لادعویٰ ہوں (۸۱) تجھ پر کچھ دعویٰ نہیں (۸۲) خاوند تلاش کر (۸۳) میں تجھ سے جدا ہوں یا ہوا (نقطہ میں جدا ہوں یا ہوا کافی نہیں اگر بہ نیت طلاق کہا) (۸۴) میں نے تجھے جدا کر دیا (۸۵) میں نے تجھ سے جدائی کی (۸۶) تو خود مختار ہے (۸۷) تو آزاد ہے (۸۸) مجھ میں تجھ میں نکاح نہیں (۸۹) مجھ میں تجھ میں نکاح باقی نہ رہا (۹۰) میں نے تجھے تیرے گھر والوں یا (۹۱) باپ یا (۹۲) ماں یا (۹۳) خاوندوں کو دیا یا (۹۴) خود تجھ کو دیا (اور تیرے بھائی یا ماموں یا چچا یا کسی اجنبی کو دینا کہا تو کچھ نہیں) (۹۵) مجھ میں تجھ میں کچھ معاملہ نہ رہا یا نہیں۔ (۹۶) میں تیرے نکاح سے بیزار ہوں (۹۷) بری ہوں (۹۸) مجھ سے دور ہو (۹۹) مجھے صورت نہ دکھا۔ (۱۰۰) کنارے ہو۔ (۱۰۱) تو نے مجھ سے نجات پائی (۱۰۲) الگ ہو (۱۰۳) میں نے تیرا پاؤں کھول دیا (۱۰۴) میں نے تجھے آزاد کیا (۱۰۵) آزاد ہو جا (۱۰۶) تیری بند کٹی (۱۰۷) تو بے قید ہے (۱۰۸) میں تجھ سے بری ہوں (۱۰۹) اپنا نکاح کر (۱۱۰) جس سے چاہے نکاح کر لے (۱۱۱) میں تجھ سے بیزار ہوا (۱۱۲) میرے لئے تجھ پر نکاح نہیں (۱۱۳) میں نے تیرا نکاح فسخ کیا (۱۱۴) چاروں راہیں تجھ پر کھول دیں (اور اگر

یوں کہا کہ چاروں راہیں تجھ پر کھلی ہیں تو کچھ نہیں جب تک یہ نہ کہے کہ (۱۱۵) جو راستہ چاہے اختیار کرے (۱۱۶) میں تجھ سے دستبردار ہوں (۱۱۷) میں نے تجھ پر تیرے گھر والوں یا باپ یا ماں کو واپس دیا۔ (۱۱۸) تو میری عصمت سے نکل گئی (۱۱۹) میں نے تیری ملک سے شرعی طور پر اپنا نام اتار دیا (۱۲۰) تو قیامت تک یا عمر بھر میرے لائق نہیں (۱۲۱) تو مجھ سے ایسی دور ہے جیسے مکہ معظمہ، مدینہ طیبہ سے یا دلی لکھنؤ سے (فتاویٰ رضویہ)

**مسئلہ:** ان الفاظ سے طلاق نہ ہوگی اگر چہ نیت کرے مجھے تیری حاجت نہیں۔ مجھے تجھ سے سروکار نہیں۔ تجھ سے مجھے کام نہیں۔ غرض نہیں۔ مطلب نہیں۔ تو مجھے درکار نہیں۔ تجھ سے مجھے رغبت نہیں۔ میں تجھے نہیں چاہتا۔ (فتویٰ رضویہ)

**مسئلہ:** کنایہ کے ان الفاظ سے ایک بائن طلاق ہوگی اگر یہ نیت طلاق بولے گئے اگرچہ بائن کی نیت نہ ہو اور دو کی نیت کی جب بھی وہی ایک واقع ہوگی مگر جب کہ زوجہ باندی ہو تو دو کی نیت صحیح اور تین کی نیت کی تو تین واقع ہوں گی (در مختار، ردالمحتار)

**مسئلہ:** بدخولہ کو ایک طلاق دی تھی پھر عدت میں کہا کہ میں نے

اسے بائن کر دیا یا تین یا تین تو بائن یا تین واقع ہو جائیں گی اور اگر عدت یا رجعت کے بعد ایسا کہا تو کچھ نہیں (در مختار)

**مسئلہ:** صریح صریح کو لاحق ہوتی ہے یعنی پہلے صریح لفظوں سے

طلاق دی پھر عدت کے اندر دوسری مرتبہ طلاق کے صریح لفظ کہے تو اس سے دوسری واقع ہوگی یوہیں بائن کے بعد بھی صریح لفظ سے واقع کر سکتا ہے جب کہ عورت عدت میں ہو اور صریح سے مراد یہاں وہ ہے

جس میں نیت کی ضرورت نہ ہو اگرچہ اس سے طلاق بائن پڑے اور عدت میں صریح کے بعد بائن طلاق دے سکتا ہے اور بائن بائن کو لاحق نہیں ہوتی جب کہ یہ ممکن ہو کہ دوسری کو پہلی کی خبر دینا کہہ سکیں مثلاً

پہلے کہا تھا کہ تو بائن ہے اس کے بعد پھر یہی لفظ کہا تو اس سے دوسری واقع نہ ہوگی کہ یہ پہلی طلاق کی خبر ہے یا دوبارہ کہا میں نے تجھے بائن کر دیا اور اگر دوسری سے پہلے کو خبر دینا نہ کہہ سکیں مثلاً پہلے طلاق بائن دی پھر کہا

میں نے دوسری بائن دی تو اب دوسری پڑے گی۔ یوہیں پہلی صورت میں بھی دو واقع ہوں گی جب کہ دوسری طلاق کی نیت ہو (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ:** بائن کو کسی شرط پر مُعَلَّق کیا یا کسی وقت کی طرف مُضَاف کیا

اور اس شرط یا وقت کے پائے جانے سے پہلے طلاق بائن دے دی مثلاً یہ

یا منسوب

کہا اگر تو آج گھر میں گئی تو بائن ہے یا کل تجھے طلاق بائن ہے پھر گھر میں جانے اور کل آنے سے پہلے ہی طلاق بائن دے دی تو طلاق ہوگئی پھر عدت کے اندر شرط پائی جانے اور کل آنے سے ایک طلاق اور پڑے گی (در مختار)

**مسئلہ:** اگر عورت کو طلاق بائن دی یا اس سے خلع کیا اس کے بعد کہا تو گھر میں گئی تو بائن ہے تو اب طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر دو شرطوں پر طلاق بائن معلق کی مثلاً کہا اگر تو گھر میں جائے تو بائن ہے اور اگر میں فلاں سے کلام کروں تو تو بائن ہے اور ان دونوں باتوں کے کہنے کے بعد اب وہ گھر میں گئی تو ایک طلاق پڑی پھر اگر اس شخص سے عدت میں شوہر نے کلام کیا تو دوسری پڑی یوہیں اگر پہلے کلام کیا پھر گھر میں گئی جب بھی دو واقع ہوں گی اور اگر پہلے ایک شرط پر معلق کی پھر اس کے پائے جانے کے بعد دوسری شرط پر معلق کی دوسری کے پائے جانے پر طلاق نہ ہوگی (در مختار، رد المحتار، عالمگیری)

**مسئلہ:** قسم کھالی کہ عورت کے پاس نہ جائے گا پھر چار مہینے گزرنے سے پہلے بہ نیت طلاق اسے بائن کہا یا اس سے خلع کیا تو طلاق واقع ہوگئی پھر قسم کھانے سے چار مہینے تک اس کے پاس نہ گیا تو یہ دوسری

طلاق ہوئی اور اگر پہلے خلع کیا پھر کہا تو بائن ہے تو واقع نہ ہوگی (عالمگیری)

**مسئلہ:** یہ کہا کہ میری ہر عورت کو طلاق ہے یا اگر یہ کام کروں تو میری عورت کو طلاق ہے تو جس عورت سے خلع کیا ہے یا جو طلاق بائن کی عدت میں ہے ان لفظوں سے اسے طلاق نہ ہوگی (درمختار)

**مسئلہ:** جو فرقت ہمیشہ کیلئے ہو یعنی جس کی وجہ سے اس سے نکاح نہ ہو سکتا ہو جیسے حرمت مصاہرت و حرمت رضاع تو اس عورت پر عدت میں بھی طلاق نہیں ہو سکتی۔ یوں اگر اس کی عورت کنیز تھی۔ اس کو خرید لیا تو اب اسے طلاق دے سکتے کہ وہ نکاح سے بالکل نکل گئی (عالمگیری)

**مسئلہ:** زن و شوہر میں سے کوئی معاذ اللہ مُرْتَد ہوا مگر دارالاسلام میں رہا تو طلاق ہو سکتی ہے اور اگر دارالحرب کو چلا گیا تو اب طلاق نہیں اور مرد مُرْتَد ہو کر دارالحرب کو چلا گیا تھا پھر مسلمان ہو کر واپس آیا اور عورت ابھی عدت میں ہے تو طلاق دے سکتا ہے اور عورت اگر واپس آجائے تو طلاق نہیں ہو سکتی (ردالمحتار)

**مسئلہ:** خیارِ بلوغ یعنی بالغ ہوتے ہی نکاح سے ناراضی ظاہر کی اختیار عتق کہ آزاد ہو کر تفریق چاہی ان دونوں کے بعد طلاق نہیں ہو سکتی (درمختار)

(جسکی قضا، نمازیں باقی ہیں وہ اسے ضرور پڑھیں)

بلا عذر شرعی نماز قضا کر دینا سخت گناہ ہے اس پر فرض ہے کہ اس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ بھی کرے۔ توبہ یا حج مقبول سے تاخیر

کا گناہ معاف ہو جائیگا۔ (در مختار)

جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں ان کا جلد سے جلد پڑھنا واجب ہے مگر

بال بچوں کی پرورش اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے

لہذا کاروبار بھی کرتا رہے اور فرصت کا جو وقت ملے اس میں قضا پڑھتا

رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں (در مختار) قضا نمازیں ادا کرنے والا جب

سے بالغ ہوا اسوقت سے نمازوں کا حساب لگائے اور تاریخ بلوغ بھی نہیں

معلوم تو احتیاط اسی میں ہیکہ عورت ”۵“ تو سال کی عمر سے اور مرد

”۱۲“ بارہ سال کی عمر سے نمازوں کا حساب لگائے۔

(قضا، نمازیں آسانی کیساتھ ادا کرنے کا مدنی طریقہ)

قضا ہر روز کی ”۲۰“ رکعتیں ہوتی ہیں۔ دو فرض فجر کے، چار ”۴“ ظہر،

چار ”۴“ عصر، تین مغرب، عشاء کے چار فرض اور تین وتر۔ نیت اس

طرح کریں۔ مثلاً سب سے پہلی فجر جو مجھ سے قضا ہوئی اس کو ادا

کرتا ہوں۔

پیارے اسلامی بھائیو! آج کے مصروف ترین دور میں قضاء نمازیں ادا کرنا ذرا مشکل محسوس ہوتا ہے تو اگر ہم اس طرح کر لیں کہ جیسے ہمیں دو فجر کی قضاء پڑھنی ہے تو ہم جب ظہر کی نماز پڑھیں تو ظہر کے آخر کے دو نفل کی جگہ پر **فجر کی قضاء پڑھ لیں**۔ اب ہمیں ظہر کے ۴ فرض قضاء پڑھنے ہیں۔ وہ مغرب کی نماز کے وقت ادا کر لیں کیونکہ سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی مغرب کی نماز کے بعد بات چیت کئے بغیر دو رکعت پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اسے (حَطِیْرَةُ الْقُدُسِ) یعنی جنت میں رہنے کی جگہ دے گا۔ اس نماز کو نفل اوابین کہتے ہیں جو کہ چھ رکعتیں بھی پڑھی جاتی ہیں۔ اب ہم نے مغرب کے ۳ فرض اور ۲ سنتیں پڑھ لیں۔ مغرب کے نفل اور دو اوابین کے نفل باقی ہیں ان ۴ نفل کی جگہ پر ہم **ظہر کے ۴ قضاء فرض پڑھ سکتے ہیں** اب ہمیں عصر کے قضاء ۴ فرض پڑھنے ہیں تو ہم عصر میں فرض نماز سے پہلے پڑھی جانے والی ۴ سنتیں غیر مؤکدہ کی جگہ پر **عصر کے ۴ قضاء فرض پڑھ لیں** (کہ علماء کرام فرماتے ہیں کہ جن کے ذمہ قضاء نمازیں باقی ہیں ان کا سنت غیر مؤکدہ اور نفل نماز کی جگہ قضاء عمری ادا کرنا افضل ہے اب ہمیں مغرب کے تین فرض قضاء پڑھنے ہیں تو ہم جب عشاء کی نماز پڑھیں تو



۴ سنت ۴ فرض دو سنت پڑھ کر دو نفل کی جگہ پر مغرب کے تین قضا، فرض پڑھیں۔ اب عشاء کے ۴ قضا فرض اور ۳ وتر پڑھنے ہیں۔ تو ہم عشاء کی نماز کے وقت شروع کے ۴ سنت غیر موکدہ کی جگہ پر عشاء کے ۴ قضا فرض پڑھ لیں۔ اور عشاء کے آخر کے دو نفل کہ جگہ پر ۳ وتر کی رکعتیں پڑھ لیں۔ تو اس طرح معمول کی نماز ادا کرنے کے ساتھ ساتھ پورے دن کی ۲۰ رکعتیں قضا پڑھنے میں بھی کامیاب ہو جائیں گے تو امید ہے کہ اللہ عزوجل ہمیں سنت غیر مؤکدہ اور ہر نفل کا ثواب بھی ان شاء اللہ عزوجل ضرور عطا فرمائے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! علیحضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس کی ۶۰ ساٹھ سال کی نماز قضا ہے وہ ادا کرنے نکلا اور اسکا انتقال ہو گیا تو اس کی تمام نمازیں ادا کہلائیں گی۔ اگر ہم وضو کرتے ہیں تحیۃ الوضو کی نیت ہے مگر نہیں پڑھتے، مسجد میں داخل ہوتے ہیں تحیۃ المسجد کی نفل کی نیت ہے مگر نہیں پڑھتے، سنت غیر موکدہ پڑھنا چاہتے ہیں مگر اسکی قضا عمری ادا کرتے ہیں تو سابقہ نیت رکھنے کی وجہ سے ہم پڑھیں گے تو اپنے قضا عمری مگر تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد اور سنت غیر مؤکدہ کا ثواب بھی پائیں گے۔ (ان شاء اللہ عزوجل) اس طرح قضا عمری ادا کرتے ہوئے ”۷۲“ مدنی انعامات پر عمل کرنے والے اسلامی بھائیوں کا (۱) تحیۃ الوضو

تحیۃ المسجد، (۲) سنت قبلیہ، نماز کے بعد کے (۳) نوافل، (۴) پہلی صف اور نفل اور (۵) اوّابین پر عمل ہونے کی وجہ سے (۵) انعامات) پر عمل استقامت سے حاصل ہو جائے گا اور ان شاء اللہ عزوجل ہم مکمل نماز پڑھنے میں بھی کامیاب ہو جائیں گے۔ جس پر بکثرت قضاء نمازیں ہیں وہ آسانی کیلئے اگر یوں بھی ادا کرے تو جائز ہے کہ ہر رکوع اور ہر سجدہ میں تین تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کی جگہ صرف ایک ایک بار کہے۔ مگر یہ ہمیشہ اور ہر طرح کی نماز میں یاد رکھنا چاہئے کہ جب رکوع میں پورا پہنچ جائے اس وقت سُبْحَانَ کا ”سین“ شروع کرے اور جب عظیم کا ”میم“ ختم کر چکے اس وقت رکوع سے سرائٹھائے۔ اسی طرح سجدے میں بھی کرے۔ ایک تخفیف تو یہ ہوئی اور دوسری یہ کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کی جگہ فقط سُبْحَانَ اللَّهِ تین بار کہہ کر رکوع کر لے مگر وتر کی تینوں رکعتوں میں الحمد شریف اور سورۃ دونوں ضرور پڑھی جائیں۔ تیسری تخفیف یہ کہ نَعْدَهُ خیرہ میں تشہد یعنی التحیات کے بعد دونوں درودوں اور دعا کی جگہ صرف اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي مُحَمَّدٍ وَآلِهِ کہہ کر سلام پھیر دے۔ چوتھی تخفیف یہ کہ وتر کی تیسری رکعت میں دعائے تَوَاتُ کی جگہ اللہ اکبر کہہ کر فقط ایک بار یا تین بار رَبِّ اغْفِرْ لِي کہے۔

**توجہ فرمائیں:** اگر حالتِ سفر کی قضاء نماز حالتِ اقامت میں پڑھیں گے تو قصر ہی پڑھیں گے اور حالتِ اقامت کی قضاء نماز سفر میں قضاء کریں گے۔ تو پوری پڑھیں گے یعنی قصر نہیں کریں گے۔

## زبان کے قفل مدینہ کے ۱۲ مدنی پھول

مدینہ ① سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا، جو چپ رہا اس نے نجات پائی۔ (ترمذی)

مدینہ ② انسان کے سرگناہوں کا بوجھ لدوانے میں زبان سب اعضاء سے بڑھ کر ہے

مدینہ ③ یاد رکھئے! بروز قیامت ایک ایک لفظ کا حساب دینا پڑے گا۔

مدینہ ④ حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، جو بات ایک لفظ میں ادا

کی جاسکتی ہو وہ اگر دو یا تین الفاظ میں کہی تو جتنے الفاظ زائد ہیں وہ فضول اور

وہال ہیں۔ (لہذا کم سے کم اور نپے تلے الفاظ میں گفتگو نمٹانے کی عادت

بنائیں۔)

مدینہ ⑤ ہر وہ بات فضول ہے جس میں نہ دین کا فائدہ ہو نہ دنیا کا۔

مدینہ ⑥ ہمارے پیارے آقا ﷺ نے کبھی بھی بلا ضرورت کوئی لفظ زبان اقدس

سے نہیں نکالا۔ ہاں اچھی اچھی باتیں کرنا سنت ہے۔

مدینہ ⑦ کم گوئی کی عادت بنانے کیلئے جہاں جہاں ممکن ہو بولنے کے بجائے اشارے

سے یا لکھ کر بات کرنے کی کوشش کیجئے۔

مدینہ ۸) خاموش رہنے کے لئے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ منہ میں پتھر لائے رہتے تھے۔ ہو سکے تو آپ بھی سنت صدیقی ادا کرتے ہوئے روزانہ کم از کم ۱۲ منٹ منہ میں اتنے حجم کا پتھر رکھتے کہ اسے باہر نکالے بغیر گفتگو کرنا ممکن نہ رہے۔ پتھر کو روزانہ دھویا کریں۔ پتھر میں معمولی سی بھی شکستگی نہ ہو ورنہ میل جمع ہو گا اور ایسا پتھر منہ میں رکھنا مضر صحت ہے۔

مدینہ ۹) آپ خاموشی کی عادت ڈالنے کی کوشش کریں گے تو شاید اس طرح آزمائش ہو سکتی ہے کہ آپ کا مذاق اڑے، یا تنقید ہو، اگر آپ ہمت ہار گئے یا غصہ کر بیٹھے تو شیطان خوش ہو گا۔ لہذا صبر سے کام لیں۔

مدینہ ۱۰) ممکن ہے آپ کے لئے خاموشی کی عادت ڈالنا کٹھن ثابت ہو مگر ہمت نہ ہاریں۔ بار بار کوشش کریں۔ ہو سکتا ہے کسی ایک دن فضول گوئی سے بچنے میں کامیاب ہو جائیں مگر پھر کئی روز تک خاموشی نصیب نہ ہو مگر پھر کوشش کریں..... پھر کوشش کریں..... ان شاء اللہ عزوجل کبھی تو کامیابی حاصل ہو ہی جائیگی۔

### نیت صاف منزل آسان

مدینہ ۱۱) جب بولنے کو جی چاہے تو غور کر لیا کریں کہ اس بات میں فائدہ بھی ہے یا نہیں۔ اگر بولے بغیر بھی گزارہ ہو سکتا ہو تو اتنی دیر تک درود شریف پڑھ

لیں۔ شیطان اپنا سر پیٹ لیگا۔ اور جب کوئی غیر ضروری بات منہ سے نکل جائے تو بطور کفارہ فوراً رو دیاک پڑھ لیا کریں۔

مدینہ ۱۲) رات سوتے وقت اگر غور کر لیا کریں کہ آج میں نے کون کون سی غیر ضروری بات کی پھر غیر ضروری باتوں پر اپنے آپ کو ملامت کریں اس طرح بھی خاموشی کی عادت بنانے میں ان شاء اللہ عزوجل مدد ملے گی۔ آہ وہ شخص بھی کتنا بد نصیب ہو گا جو صرف زبان کی بے احتیاطیوں کے سبب داخل جہنم ہو گا۔ واقعی اس سے تو گونگا ہی بھلا!

### آنکھوں کے قفل مدینہ کے ۱۲ مدنی پھول

- مدینہ ۱) ہمارے بیٹھے بیٹھے آقا ﷺ شرم و حیا سے اکثر نگاہیں نیچی کئے رہتے تھے۔
- مدینہ ۲) بلا ضرورت ادھر ادھر نظریں گھمانا سنت نہیں ہے۔
- مدینہ ۳) جس سے بات کر رہے ہیں اس کے چہرہ پر نظر گاڑنا سنت نہیں۔
- مدینہ ۴) گفتگو کرتے وقت بھی نگاہیں نیچی رکھنے کی عادت بنائیں۔
- مدینہ ۵) گاڑی میں سفر کرتے وقت احتیاط فرمائیں کہ آنکھیں فحش تو فحش فضول نظاروں میں بھی مشغول نہ ہوں

آنکھ اٹھتی تو میں جھنجھلا کے پلک سی لیتا  
دل بگڑتا تو میں گھبرا کے سنبھالا کرتا (ذوق نعت)

⑥ مدینہ لہجہ عورت کو دیکھنا یا مرد کو شہوت کے ساتھ دیکھنا حرام ہے۔ ”مکاشفۃ القلوب“ میں ہے جس نے اپنی آنکھ کو حرام سے پر کیا اللہ عزوجل بروز قیامت اس کی آنکھ کو آگ سے بھر دے گا۔

⑦ مدینہ نگاہوں کو قابو کرنے کیلئے قفل مدینہ کے عینک کا استعمال مفید ہے۔ اسے بنانے کا طریقہ یہ ہے دونوں GLASSES کے اوپری ایک تہائی (1/3) حصہ کی گرینڈر سے گھسائی کروالیں یا اتنے حصے پر TAPE لگائیں۔

⑧ مدینہ جس وقت قفل مدینہ کا عینک پہنا ہو اس وقت نگاہیں نیچی رکھیں اگر بار بار اوپر دیکھیں گے تو ہو سکتا ہے سر اور گردن میں درد ہو جائے بلکہ ابتدائی دنوں میں کچھ درد ہونے کا امکان ہے۔ عادت ہو جانے کی صورت میں ان شاء اللہ عزوجل درد نہیں ہوگا۔

⑨ مدینہ اس کی عادت بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ابتداءً چار دن صرف ۱۲ منٹ پہنیں پھر رفتہ رفتہ وقت بڑھاتے جائیں۔

⑩ مدینہ جب قفل مدینہ کا عینک پہنیں تو GLASS کے گھسے ہوئے حصے پر نظر ڈالنے کی کوشش نہ کریں کہ آنکھوں کیلئے نقصان دہ ہے۔

⑪ مدینہ GLASS پر انگلی وغیرہ لگنے سے دھبہ ہو جائے تو صاف کئے بغیر نہ پہنیں۔

مدینہ ۱۲) گاڑی چلاتے ہوئے قفل مدینہ کا اینک ہر گز نہ پہنیں۔

یا الہی! رنگ لائیں جب مری بے باکیاں

ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

گھر میں مدنی ماحول بنانے کیلئے ۱۲ مدنی پھول

مدینہ ۱) گھر میں آتے جاتے سلام ضرور کریں۔

مدینہ ۲) والدین کو آتا دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیں۔

مدینہ ۳) دن میں کم از کم ایک بار اسلامی بھائی والد صاحب کا اور اسلامی بہنیں ماں کا ہاتھ چوما کریں

مدینہ ۴) والدین کے سامنے ہمیشہ آواز پست رکھیں، ان سے آنکھیں ہر گز نہ ملائیں

مدینہ ۵) ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خلاف شرع نہ ہو فوراً کر ڈالیں۔

مدینہ ۶) ماں بلکہ گھر (اور باہر) کے ایک دن کے بچے کو بھی آپ کہہ کر ہی مخاطب ہوں۔

مدینہ ۷) بعد نماز عشاء (علمی مشاغل وغیرہ سے فارغ ہو کر) جلد تر سونے کی عادت

ڈالیں۔ کاش! تہجد میں آنکھ کھل جائے ورنہ کم از کم نماز فجر تو باآسانی

(باجماعت) میر آئے اور پھر کام کاج میں بھی سستی نہ ہو۔

مدینہ ۸) گھر میں اگر نمازوں کی سستی، بے پردگی، قلموں اور گانے باجے وغیرہ کا سلسلہ ہو تو بار بار ٹوکنے کے بجائے سب کو نرمی کے ساتھ مدینہ کے بیان کی کیسیٹیٹیں سننے پر راضی کریں۔ ان شاء اللہ ”مدنی“ نتائج پر آمد ہوں گے۔

مدینہ ۹) گھر میں کتھی ہی ڈانٹ بلکہ مار بھی پڑے، زبان ہر گز نہ چلائیں۔

مدینہ ۱۰) غصہ، چڑچڑاپن اور جھاڑنے وغیرہ کی عادت بالکل ختم کر دیں۔

مدینہ ۱۱) گھر میں روزانہ فیضان سنت کا درس ضرور ضرور دیں۔

مدینہ ۱۲) اپنے گھر والوں کی دنیا و آخرت کی بہتری کیلئے دل سوزی کے ساتھ دعا کرتے رہیں کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے

مدنی التجا: شادی شدہ اسلامی بہنیں جو سسرال میں رہتی ہیں۔ وہ جہاں گھر کا ذکر ہے وہاں سسرال اور جہاں والدین کا ذکر ہے وہاں وہی حسن سلوک ساس اور سر کے ساتھ بجلائیں۔

بہتر سوالات جو حل کرے گا  
وہی ”چل مدینہ“ ہو آئے مدینہ



## امیر اہلسنت کے ہزاروں بیانات کی منتخب کیسیٹیس

حضرت جلال کا اقد	پر اس لاش	اصلاح معاشرہ
حضرت و انبال کا اقد	پانچ فضیلتیں	لولا و کا اقد
حضرت عمر بن عبد العزیز	پیغام فنا	لطافت کے کہتے ہیں
حضرت حسن بصری کا اقد	پانچ قبریں	لقد عزوجل سے ازلے کی فضیلت
خوش نصیب عابد	تڑپ کھڑی کا الہام	اصلاح میں سب سے علاؤ کلاوت
خوف الہی عزوجل	عین قبریں (اکاڑہ)	خونگی توہ
خوف آخرت	عین قبریں	اچھی باتوں کا لٹو
خود کو سدھانے کا طریقہ	ہاں کے اسباب (معاذ)	لقد اچھے رہا ہے
خود کو بولی	جنت کی گائے	ایک عیاش کی توہ
دعا	عمر کے کہتے ہیں	قل قبر کی سرگزشت
دنیا کا اصل روپ	ترک کردہ کا انجام	اصلاح کا رتہ
دعائے عرفات	عمر کی طامات	اچھی رہی موت
دس جرائم	قہر کہہ کر جنم لٹو	آگ کی دکائی
دنیا و دوسرے	جنم کی چاہ کریں	آقا ﷺ کی پسند، قرین
درود	جہنم کی چاہ کریں	آنحضرت کی قبول
دعائیں کیوں قبول نہیں ہوتی	جرائم کی سزا کریں	باجیا نہ
دنیا کی تباہ کاریاں	جنوں موت	بھول دلا کا اقد
دنیا کے مسافر	جنت کی پھیلیں	بے نمانی کی سزا کریں
دنیا کی سب سے سلی گائے	جنتی نظام	بہ نصیب علم
دہشت گردی کا الہام	جہالت کے فضائل	بہ ایمانوں کا سانپ
دنیا کی لذت	جہنم کا اطمان	بہ پروا کی چاہ کریں
دعوت اسلامی کی بھاری	جنم کے طالب	بہ نصیب دعا کا ایک حصہ
دوزخ کے نئے	جنم کا سودا	دکھی کی موت
والا امر الی	جہنم سے چلے کا طریقہ	بھیاک انت
داخل جانے کی یہ جہلی	چند انہوں کی فکارتی	بھیاک کوی
رحمتوں کے امتحان	چہ نظرات	بہ سید نبی
رہنما تبلیغ کے دروازے	چند لی بھول	بادشاہوں کی موت
رہنوں کی تباہ	چند چاہ کریں	پر اس لٹو

راہ خدا میں نکلنے کا ثواب

روئے کی فضیلت

رضائے الہی عزوجل

روشن مستقبل

زمین کھاگی تو جون کیسے کہے

زبان کی حفاظت

سوت کا ثواب

سکرات موت

سزاؤں کے مناظر

سزاؤں کا دوا لانا

سچی توبہ کا انعام

سور طور تاجر

شیطان کے کرا فریب

شکتہ کھوپڑی

شیطان کے نمین دوا

شیطان کے کانائے

شرعیات کی فضیلت

شیطان کے ہاتھ

شیطان کے کامیاب اور

سزاؤں

سزاؤں کی توبہ

سزاؤں کے تمام عقوبت

عشق رسول ﷺ

سبب و فریب طوابع

سبب تک سواتی

طوابع کے کائنات

علم کے فضائل

سزا کا راز

سزاؤں کی اصلاح کا طریقہ

مہربان امیر خزانہ

فیضت امیر خزانہ

فیضت و عقلی کی خدمت

فصیح کی جاہ کاریاں

فصیح کا عروج

فلسفہ کی

فہم مسلطہ ﷺ

فہم عظیم کی اثرات

فہم

فرمان رسول ﷺ

فضائل آفات

فہم کوئی کے کچھ ہیں

قبر کی تہ کاریاں

قبر کا احسن

قوم لوط کی تہ کاریاں

قبر کا پتلا

قبرستان کی بھی تہ کاریاں

قبروں کا حال

قبر کا کڑوا

قبر کا کڑوا

قبر کی کلیات

قبروں کے مناظر

قبر کی پتلا

قبر میں کام آنے والے اعمال

قبر میں

کاش ہم سے اڑتے اڑتے

کر لیت طوابع فریب نواز

کھلی کا خراب

گناہ گار کی خدمت

گناہ گار کی جاہ کاریاں

گناہوں کا علاج

گناہوں سے بچنے کی فضیلت

گیہ وقت بھر ہاتھ آتا نہیں

گناہوں کی سزائیں

گناہوں سے بچنے کا طریقہ

گناہوں کا احساس

گناہوں سے بچنے کے فضائل

موت آکر پتے کی

مہربانوں کی جاہ کاریاں

مفت سزائیں

مغز و بادشاہ

مظلوم صحابی رضی اللہ عنہ

مظلوم صحابہ رضی اللہ عنہم

مقدس دوا لے

موت کا انتظار ہے ایسا

مرد سے کی ہے کسی

مرد کا آقا ﷺ

مہربان قیامت

مہربان کا صلہ

مہربان کا صلہ

مہربان کا صلہ

مہربان کا صلہ

مہربان کا صلہ

مہربان کا صلہ

مہربان کا صلہ

مہربان کا صلہ

مہربان کا صلہ

مہربان کا صلہ



تعلیمی  
 اسلامی و اسلامی تنظیموں کے لیے  
**سُنّت کے پہاڑ**

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

تبلیغِ قرآن و سنت کی مالگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی**  
 کے ہکے ہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سکھی اور کھائی جاتی ہیں آپ  
 بھی **دعوتِ اسلامی** کے مشکبار مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے  
 اپنے شہر کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی وقت کے ساتھ  
 شرکت فرما کر خوب خوب بہاریں لوٹیے کراچی میں سنتوں بھرا اجتماع  
 فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران منبری منڈی میں ہر ہفتہ کو نمازِ مغرب کے بعد  
 شروع ہوتا ہے **دعوتِ اسلامی** کے سنتوں کی تربیت کیلئے بیٹل  
 مدنی قافلے شہر بہ شہر گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی سنتوں بھرا  
 سفر اختیار فرما کر اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں

AEDHI PRINTERS, KARACHI PH: 2911533 / 68

تعلیمی  
 اسلامی و اسلامی تنظیموں کے لیے  
**سُنّت کے پہاڑ**

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

تبلیغِ قرآن و سنت کی مالگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی**  
 کے ہکے ہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سکھی اور کھائی جاتی ہیں آپ  
 بھی **دعوتِ اسلامی** کے مشکبار مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے  
 اپنے شہر کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی وقت کے ساتھ  
 شرکت فرما کر خوب خوب بہاریں لوٹیے کراچی میں سنتوں بھرا اجتماع  
 فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران منبری منڈی میں ہر ہفتہ کو نمازِ مغرب کے بعد  
 شروع ہوتا ہے **دعوتِ اسلامی** کے سنتوں کی تربیت کیلئے بیٹل  
 مدنی قافلے شہر بہ شہر گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی سنتوں بھرا  
 سفر اختیار فرما کر اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں

AEDHI PRINTERS, KARACHI PH: 2911533 / 68